

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الْعَلِيمَ  
صَدَقَ

اور جو دے تم کو رسول سونے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

# فتنہ انکار حدیث

○ غلام احمد پرویز کا انکار حدیث اور کفر خود انکی تحریر کی روشنی میں تنقیحات  
کی صورت میں!

○ ہر تنقیح پر بحیث قرآن کریم اور دوسرے آدہ سے منکر پرویزی  
کا ابطال!

○ پرویز اور دیگر منکرین حدیث کے بارے میں مختلف مسالک کے علماء کرام کا  
متفقہ فیصلہ

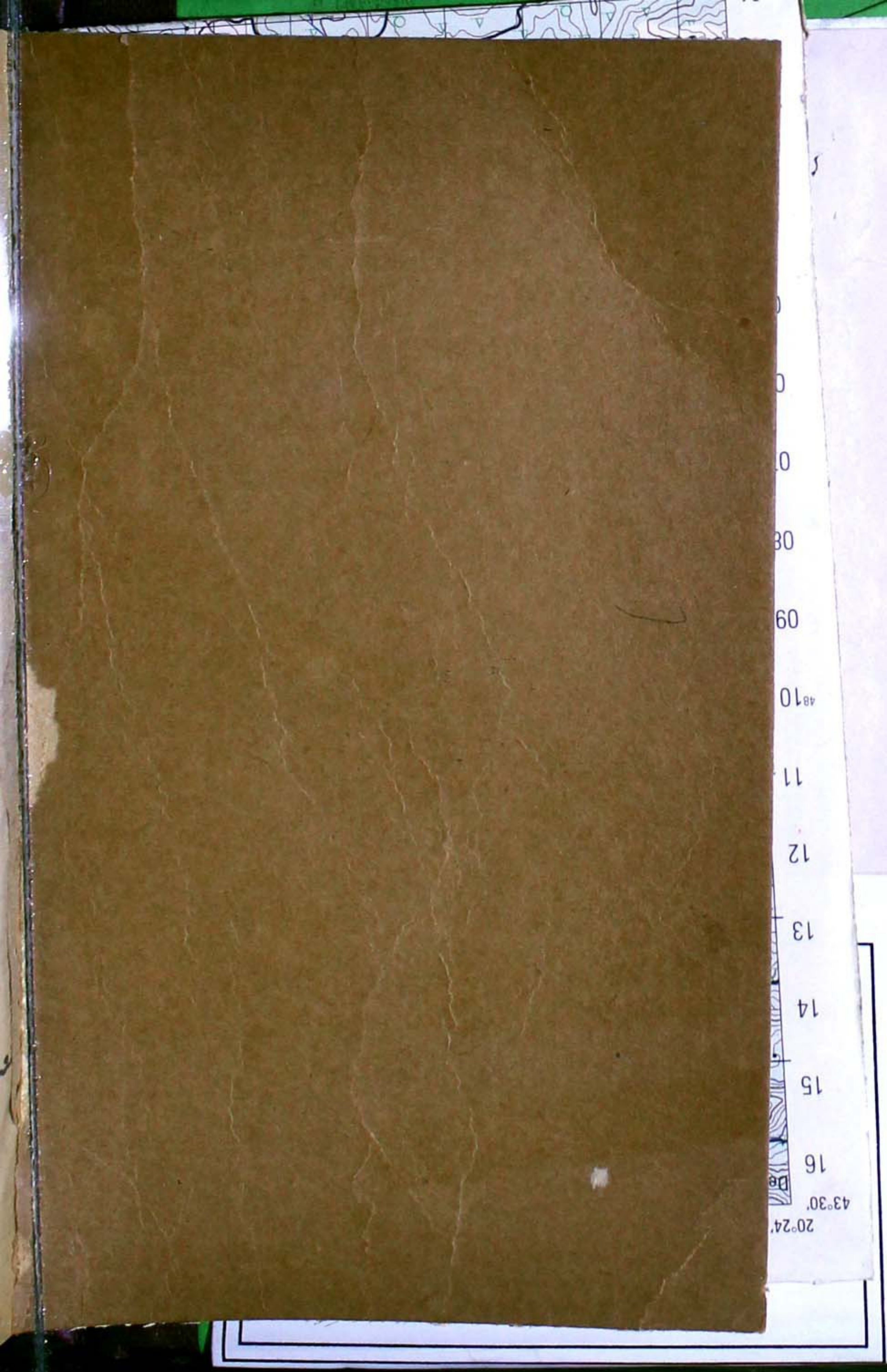
-: تالیف :-

شیخ الحدیث و مفتی اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی مد فیضہ

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ نبوری ٹاؤن کراچی

ناشر: المعین پبلسٹ - کراچی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۴۶۱۹۵

1815

## فتنہ انکار حدیث

یعنی پرویز و دیگر منکرین حدیث کے بارے

میں علمائے اُمت کا متفقہ

فُتُوٰحُ

تالیف

شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء  
معتد العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

شائع کردہ

المعین پبلسٹیز کراچی

ہدیہ دے گئے خیر

ایوب خان صاحب کے دور حکومت میں سیاسی طور پر  
میں کیا تبدیلیاں ہوئیں اور ان کا کیا انجام ہوا، اس کی طویل دست  
ہے اہل قلم نے اس پر لکھا اور لکھتے رہیں گے، دینی اعتبار سے کچھ  
تبدیلیاں کی گئیں مثلاً:-

۱۔ اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لے گیا، مسا جلا اور مزارات  
آمدنی واقفین کی شرائط کے علی الرغم حکومت کی صوابدید کے مطابق  
خرچ کی جانے کا اختیار لیا گیا اور اس طرح لاکھوں روپوں کی آمدنی  
سرکاری آفیسران کی گران بہا مشاہرات پر خرچ کی گئی، "شرط الوقف  
کنصر الشارح"، کے حکم شرعی کو پس پشت ڈالا گیا، پھر اس آرڈیننس  
کو مارشل لا کا تحفظ دیا گیا، غالباً کسی صحیح صاحب نے اوقاف کو حکومت  
کے تحویل میں لینے کا قانون کو توڑ دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ فقہاء کرام  
کے متفقہ فیصلہ کو تبدیل کرنے کا حق نہیں، اس قانون کے نفاذ سے  
کچھ فائدہ بھی ہوا، بعض مزارات پر جو شیطانی حرکتیں ہوتی ہیں، ان  
میں کمی تو آئی البتہ اسلامی فقہ کے قوانین اور قواعد کی خلاف ورزی کا  
جرم معاف نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ عائلی قوانین کا اجرا بھی اسی دور نامسعود میں ہوا انگریزی دور  
میں باوجود خرابی بسیار اسلامی عائلی قوانین کسی حد تک محفوظ تھے مگر  
حدیث اور بے پردہ اور دین سے برگشتہ قوانین کے اصرار اور کوشش سے

نئی قوانین جاری کئے گئے۔ علمائے حق نے ان کے خلاف تفصیلی  
 مقالات اور مضامین لکھے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ثابت  
 کیا کہ ان قوانین کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں، سرکاری مولویوں  
 نے اگرچہ ان کو اسلامی قوانین ثابت کرنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگایا  
 لیکن ثابت نہیں ہو سکا۔ اس زمانہ میں احقر نے ان کے خلاف سلسلہ  
 مضامین و مقالات شروع کیا جو اللہ زیور طبع سے آراستہ ہو رہے  
 ہیں اسی زمانہ میں راقم نے ایک طویل مقالہ میں یہ ثابت کیا کہ اسلام  
 سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں، منکرین حدیث اور غلام احمد پر ویزہ  
 کی تحریرات ان کے ماخذ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب  
 بس سرۃ العزیز اس سے بڑے خوش ہوئے کہ آپ نے سچی بات لکھی  
 ہفت روزہ شہاب لاہور میں یہ مضمون چھپا تھا۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کو زور شور سے شروع کیا گیا۔ سرکاری ذرائع  
 ابلاغ اس کے لئے بے دریغ وقف کئے گئے اس طرح دین دشمن ملکی و غیر ملکی  
 عناصر کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ و  
 قدس اللہ سرہ العزیز دین کے معاملہ میں بہت ہی حساس و دردمند دل رکھتے  
 تھے، دین پر اگر کوئی شخص حملہ کرے یا دینی حکم کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے  
 حضرت مولانا اس کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہو جاتے تھے اور  
 امکانی حد تک کوشش فرماتے، اسی دور میں مولانا کو باوثوق ذرائع سے

یہ خبر پہنچی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی صدارت کے لئے غلام احمد پرویز  
 علیہ ما علیہ پر حکومت کی نگاہ انتخاب پڑی ہے مولانا کو اس خبر سے فکر  
 مند ہونا ناگزیر تھا، مولانا چاہتے تھے کہ یہ شخص منکر حدیث ہی نہیں بلکہ  
 منکر قرآن ہے یورپ اور روس کی فکر مستعار اس کا نظریہ حیات ہے  
 جس کو وہ افسانوی زبان کے ذریعہ لوگوں کو پہنچا رہا ہے راقم کو  
 مولانا نے مقرر فرمایا کہ پرویز کی اس وقت تک لکھی ہوئی کتابوں کو دیکھ  
 کر میں تنقیحات قائم کروں اور پھر ہر تنقیح پر قرآن کریم اور اسلامی  
 ادلہ کی روشنی میں بحث کر کے ایک متفقہ فتویٰ تحریر کیا جائے۔ فتویٰ  
 تیار ہو گیا ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے علماء کرام سے تائیدی  
 و توثیقی دستخط لئے گئے اور فتویٰ پرویز کے نام اس کو طبع کرایا گیا،  
 تعداد دس ہزار تھی جو چند سالوں میں ختم ہو گیا، طبع ثانی پر لوگوں کا اصرار  
 تھا کیونکہ انکار حدیث کا فتنہ بددینی، بے حیائی - مادر پدر آزادی کے  
 سایہ میں پروان چڑھ رہا ہے کچھ دوسرے منکرین حدیث بھی میدان میں  
 آگئے ہیں یہ ایک فتنہ عظیم ہے جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں، مقامی کمیونزم  
 اور ناہیست بھی اسی کی شاخیں ہیں، دکلاء اور جج صاحبان کی ایک  
 بڑی تعداد کی آبیاری بھی اسی فتنہ سے ہو رہی ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ  
 ہم بھی پرویز صاحب کی طرح عربی زبان سے ناواقفیت بلکہ جہالت  
 کے باوجود "اجتہاد" کے منصب جلیل پر فائز ہوں اور یہ کہیں کہ  
 اجتہاد کے لئے عربی زبان جاننے کی قطعاً ضرورت نہیں، دوسرے

منکرین حدیث کا تانا بانا بھی پر ویز صاحب ہی کی کتابیں ہیں اس لئے اس فتویٰ کو بہ لباس جدید شائع کیا جا رہا ہے۔

ممکن ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے منقار و منصب جلیل کے مخالف یا اس کے دام تزویر میں پھسنے والے دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچ جائے اور راقم مذنب و خطاکار کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو جائے جن صاحب خیر نے اس کی طباعت سے ثانیہ کا انتظام فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے  
(وما ذالک علی اللہ بعزیز)

## کتبہ

منقہ ولی حسن خان ٹونکی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن

کراچی

۵ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات  
افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی "دعوت" کا نقیب ماہنامہ  
"طلوع اسلام" برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کیلئے  
ملک میں جا بجا "بزم طلوع اسلام" کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ  
موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علماء تو  
ان کے الحاد اور زندقہ سے واقف ہیں مگر عوام آٹے دن ان کی تلبیس کا  
شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء  
کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقیمان شرع متین اس  
مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ  
ان کی دعوت و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو،  
شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رو سے ایسے



شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد بطور مثبتہ نمونہ از خروارے مع حوالہ کتب و صفحات درج ذیل ہیں۔

۱) "اللہ رسول" سے مراد ہی "مرکز ملت" (Central Authority) ہے اور "اولی الامر" سے مفہوم "افران ماتحت"

(معارف القرآن از پرویز، ج ۴ ص ۶۲۶، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

۲) قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد "مرکز نظام حکومت" ہے۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۲۳)

۳) "بالکل واضح ہے کہ اللہ و رسول سے مراد مرکز حکومت ہے"۔ (معارف القرآن، ج ۴ ص ۶۲۴)

۴) "اللہ اور رسول سے مراد ہی "مرکز ملت" ہے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۵۴)

۵) "اللہ اور رسول سے مراد مسلمانوں کا امام ہے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۲۴)

۶) بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی "مرکز ملت" جو قرآنی احکام کو نافذ کرے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۳۰)

۷) قرآن کریم میں "مرکز ملت" کو اللہ اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے" (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۳۱)

۱۱) اللہ اور رسول کی اطاعت سے مراد "مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی" (اسلامی نظام اور

## اللہ اور رسول کی اطاعت

پرویز ص ۸۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

۱۲) اللہ اور رسول یعنی "مرکز نظام ملت" کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے۔

(معارف القرآن ج ۴ ص ۶۳۱)

۱۳) رسول اللہ کے بعد "خلیفۃ الرسول" رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا

رسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے۔

(معارف القرآن ج ۴ ص ۶۸۶)

۱۴) اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں اور اب

حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اسکی تشریح یوں کی جاتی

ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ

کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو

جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمائیے کہ دنیا میں کوئی نہ

حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک

قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے

اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دے

دے : لے

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسول

لے دین اور اہل دین سے برگشتہ کرنے میں مسٹر پرویز کا کردار بھی وہی ہے جو کمیونسٹوں کا ہے

سے مراد "مرکزیت" (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کے کہ وہیں مناقشات شروع کر دو اور متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دو۔ اُسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کر دو مرکز کا فیصلہ

سب کیلئے واجب التسلیم ہوگا۔ (اسلامی نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے

اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا گیا

کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں۔ (معارف القرآن

ج ۴ ص ۶۱۶)

رسول کی حیثیت

اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی

دھم کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچاتے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (سلیم کے نام از پرویز

ج ۲ ص ۳۲ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے

کے خاک بدہن گستاخ بدتمیزی کی حد ہو گئی۔

خود متعین کر دیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو بہ حیثیت مرکز ملت "آپ  
کی اطاعت فرض اولین تھی" (مقام حدیث از پرویز ج ۱ ص ۱۹ شائع  
کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

رسول کی اطاعت اس لئے  
نہیں کہ وہ زندہ نہیں

"عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ  
کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں  
اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا خدا

اور رسول کا "یعنی" مرکز نظام حکومت اسلامی" (اسلامی نظام ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب

ان ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب  
شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ

روٹما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے  
ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔ "سلیم کے نام از پرویز نپندر ہواں خط ص ۲۵ طبع  
اول۔ اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے  
معاملات کے فیصلے خود کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی  
فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا  
کئے ہیں اور جو اب قرآن کی دقتین میں محفوظ ہیں۔ "سلیم کے نام" اکیسواں خط  
ج ۲ ص ۱۲۰)

(۳) تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی  
راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے

لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آ رہا ہے (کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہے اور ان تفصیل میں اب کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے متافی ہے جس کیلئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا۔) (سلیم کے نام بیسواں

خط ج ۲ ص ۱۰۳)

قرآنی عبوری دور کیلئے

”اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سوا سکی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اسلئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرضہ، لبن دین، صدقہ و خیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے۔“ (نظام ربوبیت از پرویز تعارف ص ۲۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام - کراچی)

”قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کیلئے جس قدر ترغیبات و تحریکات یا احکام وضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور

(Period سے متعلق ہیں۔) (نظام ربوبیت ص ۱۶۷)

”اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے

متعلق ہیں؛ (سلیم کے نام) دوسرا خط ج ۱ ص ۲۴ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام لاہور

۱۱ "طلوع اسلام" بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب  
 پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں

## شرعیات محمدیہ منسوخ

کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہے جو ابد الابد تک کیلئے  
 واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ

صلعم والذین معہ نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا

یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد

کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کیلئے شریعت بنا دینے کا حق نہیں ہے

خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول

(بقول مودودی) کا دعویٰ دیکھوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط

پر قائم شدہ مرکز ملت اور اسکی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول

کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کر سکے جن کی قرآن

نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر

تبدیل کی جاسکتی ہیں۔ یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں؛ (مقام

حدیث ج ۱ ص ۳۹۱ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

۱۲) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی

جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر و تبدل)

ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اسی لئے پرویز نے قرآنی اصول

کو متشکل کرنے کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "والذین معہ" کا بھی اضافہ کیا

تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ متعین کر دیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جائیں..... اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کیلئے اڑھائی فی صد ہونی چاہیے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشا ہے خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے۔“

(مقام حدیث ج ۲ ص ۲۹۲، ۲۹۳ شائع کردہ ادارہ طلع اسلام کراچی)

”قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا

ساری شریعت میں رد و بدل

ہوئی ہے اسلئے جن امور کی تفصیل قرآن نے

خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے

بصیرت متعین کی جائیگی۔ یہی رسول اللہ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشا ہے قرآنی اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا“ (مقام حدیث ج ۱ ص ۴۲۴)

(۲) جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ رد و بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔“

(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱۴ و ۱۵ شائع کردہ ادارہ طلع اسلام کراچی)

اسلام کراچی

انکار حدیث [۱] ”مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اسکی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ کو

اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پلہ (مثلاً معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے، اسلئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اسکے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا.... اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور ”دین“ مدون کر کے رکھ دیا اور اسے ”اتباع سنت رسول اللہ

قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا“ (مقام حدیث ج ۱ ص ۲۲۱)

مسلمانوں کا مذہب  
حدیث یعنی جھوٹ ہے [۲] ”بہر حال جھوٹ پہلی سازش کے تحت بولا گیا یا بعد میں ”ابلیہان مسجد“ نے ”بنک کاموں“ کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا

ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرایا گیا“

(مقام حدیث ج ۲ - ص ۱۲۲)

احادیث کا مذاق اڑانا [۳] ”آئیے ہم آپ کو چند ایک نونے دکھائیں ان احادیث مقدسہ کے جو حدیث کی صحیح ترین

کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملا کی غلط انگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جزو بن رہی ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جکے حصول کا قرآنی



طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آجاتی ہے؟  
 لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدیے۔ دیکھئے  
 کتنی سستی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کیجئے اور ہاتھ ملاتیے لیجئے! جنت ال  
 گئی۔ ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ”جب دو مسلمان مصافحہ  
 کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انھیں بخش دیتا  
 ہے۔“ اب مسجد میں چلیئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کر نیوالے کے تمام گناہ پانی کیساتھ  
 ٹپک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری  
 گناہ کو ساتھ لیکر ٹپکتا ہے۔ . . . .

کہیئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے  
 پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ  
 سے بھی آگے آگے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص موزن کے  
 جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے۔ . . . . تو یہ شخص جنت میں جائیگا  
 جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ  
 کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کیلئے تو سوسا  
 میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس ملا کے مذہب نے جرائم  
 کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام تک

جرم پر جرم کتے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ، سب جرم معاف ہوتے جائینگے... ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اولہ نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ کبھی نہیں جاسکتے؛ (مقام حدیث ج ۲ ص ۹۶ تا ۱۰۱) احادیث نبوی کے ساتھ تمسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ تک چلا گیا ہے۔

**آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں** | اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے ”مذہب“ میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں۔  
 ”سلیم کے نام“ پندرہ ہواں خط ص ۲۵۱ و ۲۵۲ طبع اول، اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ (کراچی)

**ذات باری تعالیٰ** | ”اور چونکہ“ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے تو انہیں خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے لوازم کی اطاعت ہے؛ (معارف القرآن ج ۴ ص ۴۲۰)

## آخرت سے مراد مستقبل | قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے

ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ اسی کا نام "ایمان بالآخرت" ہے اور یہ بجائے نویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے سالتا محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے۔ یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی **وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ**۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی؟ (سلیم کے نام اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲۴-۱۲۵) **جنت و جہنم** | بہر حال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم مقامات نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں، لغات القرآن از پرویز ص ۱-۱۔

ص ۳۴۹ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام - لاہور) **ملائکہ** | (۱) اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں "ملائکہ" سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں (ابلیس و آدم از پرویز ص ۹۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی) (۲) قرآن کریم نے "ملائکہ" پر ایمان کو "اجزائے ایمان" میں سے قرار دیا ہے (مثلاً  $\frac{۲}{۲۸۵}$ ) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ، کتب، رسل، آخرت پر ایمان لائے کیساتھ **ملائکہ پر بھی ایمان لائے**۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انہیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے

ان کیلئے متعین کی ہے۔ ملائکہ کے متعلق قرآن میں ہے کہ انھوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ <sup>۱۱</sup> یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جا چکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔ لہذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنہیں انسان مسخر کر سکتا ہے۔ انھیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیے۔ کائنات کی جو قوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، انھیں چھوڑیے۔ جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہیے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رو سے) صفتِ آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں، چہ جائیکہ اسے "جماعتِ مومنین" کہا جائے کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے۔ (لغات القرآن از پرویز نجف ص ۲۳۴)

**جبریل** | "انکشافِ حقیقت کی روشنی" درذریعہ یا واسطہ کو جبریل سے

تعبیر کیا گیا ہے: "ابلیس و آدم ص ۲۸۳)

**قرآن پاک کے مفہوم میں السجاد** | نمونہ کے طور پر صرف "سورۃ فاتحہ"

کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبر و التشریح ہے۔ (۱) زندگی کا ہر حسین نقشہ اور کائنات کا ہر تعمیری گوشہ خالق کائنات کے عظیم القدر نظامِ ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ دادِ حسین لے لیتی ہے۔

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضمحل صلاحیتوں کی نشوونما سے تکمیل تک لئے جا رہا ہے۔ عام حالات میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامانِ نشوونما بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے، لیکن اس کی ذات کی نشوونما اور اس کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانونِ مکافات کی رو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے! ہم تیرے اسی قانونِ عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطہ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشوونما کر سکیں اور پھر انہیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اسکی منزل مقصود تک لیجانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے، نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر پچھلی تاریخ میں، سعادت مند جماعتیں زندگی کی شادابی و خوشگوار سی، سرفرازی و سر بلندی اور سامانِ زلیلت کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ نخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے

انسائنت سوز جراثم کیوجہ سے یکسر تباہ و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے بھٹک کر اپنی کوشمتوں کو نتائج بدوش نہ بنا سکیں، اور اس طرح ان کا کاروان حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستیوں کے پیچ و خم میں کھو کر رہ گیا۔ ”مفہوم القرآن از پرویز پارہ اول ص ۱۰ شائع کردہ میزان پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور“

پرویز کی پوری کتاب ”مفہوم القرآن“ اسی تحریف والحاد سے بھر پور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں

**آدم علیہ السلام** ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ”آدم“ جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲) بنی تھے۔

قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصہ آدم کی جو تفصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظِ دیگر: قصہ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود ”آدمی“ کی داستان کا ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (PRIMITIVE) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (SOCIAL LIFE) شروع کی۔

(لغات القرآن از پرویز ج ۱ ص ۲۱۴)



حضرت کو کوئی محسی | (۱) رسول اکرم کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا  
معجزہ نہیں دیا گیا (سیلم کے نام ج ۳ ص ۳۶)

(۲) مخالفین بار بار نبی اکرم سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی محسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صرف دو ہیں۔

(۱) یہ کتاب جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا (۲۹/۵)

اور

(۳) خود اس رسول کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے (۱۱/۱)

ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے تو قُلِ الْغُفْرَانِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ اَرْضٌ وَسَمَوَاتٌ مُّغْرَرٌ - قدم قدم پر  
معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم کو تو کوئی محسی معجزہ نہیں دیا جاتا، سلیم کے  
نام ج ۳ ص ۹۱ و ۹۲)

(۳) ”نبی اکرم کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ) ہے کوئی اور معجزہ نہیں  
دیا گیا“ معارف القرآن ج ۴ ص ۱۳۷)

انکار معراج | ”سورہ بنی اسرائیل کی آیت اسری میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے

بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے  
گیا تاکہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے... بخیاں ہے کہ اگر یہ واقعہ

نواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب بھرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجدِ اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا؟

(معارف القرآن ج ۳ ص ۷۳۶)

**عقیدہ تقدیر کا انکار** | مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے

کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹری پر جا پڑی انھوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزو

ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں **والقدر خیرہ وشر من اللہ**

تعالیٰ کا چھٹا جزو ابھی کا داخل کیا ہوا ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۱۹)

**وزن اعمال کی ایون** | اس پیشوا بیت نے جس کا ہمارے یہاں

ملا تیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ ایون پلانی شروع کی کہ

دنیا کے معاملات دنیا داروں کا حصہ ہیں جو اس مڑاؤ کے پیچھے پڑے ہوئے

ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کیلئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم

دے رکھے ہیں انکے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ

خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام

نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرنا ہے

اور اس کا ثواب تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام

پرزبیاں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں

لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

(قرآنی فیصلے ص ۶۷)



## نظریہ ارتقاء | یہ سوال کہ دنیا میں "سب سے پہلا انسان" کس طرح وجود

میں آگیا۔ ذہن انسانی کیلئے وجہ ہزارہ ہجرت و استعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذہب میں جنہیں توہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب و غریب افسانہ طرائیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اسکے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد انسانی صورت میں متشکل ہو گئے یعنی سب سے پہلے

کوئی ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی، ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں سمٹی ہوئی ہے۔ (ابلیس و آدم از پر ویز ص ۶۳ و ۶۴ شائع کردہ طلوع اسلام کراچی)

## ارکان اسلام | اسلامی نظام زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہو گئی جب

دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برکت، ہماری زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر لپکا کرتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یا ترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے "ثواب" ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں آئی کو پن کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات دہکتی یا SALVATION ملتی ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین و نظام زندگی ایکس مذہب بن

کر رہ گیا۔ اب تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دینا تھی؟

(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱۳۱ و ۳۲ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

**نماز** (۱) عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا

تھا۔ (یہ لفظ ان کے ہاں کلہ ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہذا

صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح ”اقیموا الصلوٰۃ“

کا ترجمہ ہو گیا۔ نماز پڑھو۔ جب گاڑی نے اس طرح پٹری بدلی تو اس

کے پیسے (۹) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب

حالت یہ ہو چکی ہے کہ اقامت الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ

کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا

کی پرستش کرنا۔ قرآنی فیصلے ص ۲۶ و ۲۷)

(۲) قرآن کریم نے ”نماز پڑھنے“ کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوٰۃ۔ یعنی

نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے مسلمان

نماز میں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انھوں نے نظام الصلوٰۃ کو قائم نہیں

کیا انکی نماز ایک وقت معینہ کیلئے، ایک عمارت و مسجد کی چار دیواری

کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے۔ ”معارف القرآن ج ۳ ص ۳۳۸

پرویز کے نزدیک ”اقام الصلوٰۃ“ سے مراد ہے:-

(۳) معاشرے کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوعی انسانی

(رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی جلتے، قلب و نظر کا وہ انقلاب

جو اس معاشرے کی روح ہے۔ "نظام ربوبیت ص ۱۷"

کم از کم دو وقت کی نماز | سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء

کا ذکر ضمناً آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو

چاہیے کہ وہ تمہاری (PRIVACY) کے اوقات میں اجازت لیکر کرے

کے اندر آیا کریں۔ یعنی مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُو

ثِيَابَكُمْ مِنَ الظُّهُيْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

(۲۴) "صلوٰۃ الفجر" سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو

اور صلوٰۃ العشاء کے بعد اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ کے زمانے میں اجتماعاً

صلوٰۃ کے لئے "کم از کم" یہ دو اوقات متعین تھے۔ جسے تو قرآن کریم نے الکا

ذکر نام لیکر لیا ہے۔ "لغات القرآن" پر ویز ج ۳ ص ۱۰۴۳ اور ۱۰۴۴

نماز میں رد و بدل | جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ

قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہو گا یعنی اگر جانشین رسول اللہ (یعنی

قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے

زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ رد و بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے

کی اصولاً مجاز ہوگی۔ (قرآنی فیصلے ص ۱۴ و ۱۵)

زکوٰۃ (۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر

عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اسلئے کہ شرح ٹیکس

کا انحصار ضروریاتِ ملی پر ہے۔ جتنی کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت

وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زیادہ ہو، لہذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی۔ (قرآنی فیصلے ص ۳۵)

(۲) ظاہر ہے کہ ہماری حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لیے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہو گئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اسکے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ قبضہ اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۳۷)

(۳) اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق ارٹھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اسکی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پاجائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہو گا تو اسکی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔

سلیم کے نام۔ پانچواں خط ج ۱ ص ۷۷ و ۷۸)

(۴) زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر و تبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جسکے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی۔

(قرآنی فیصلے ص ۱۲)

(۵) زکوٰۃ سے مراد ارٹھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے

یعنی جب اشتراکی نظام مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائے گا تو زکوٰۃ کی ضرورت سے ختم ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ کا حکم تو پرویز کے نزدیک عبوری دور سے متعلق ہے۔

جس کی سرانجام دہی مومنین کے ذمہ ہے۔ (نظامِ ربوبیت ص ۱۶۴)  
 (۶) ایتبارِ زکوٰۃ۔ نوعِ انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا تزکیہ کے  
 معنی میں نشوونما۔ بالیدگی) (نظامِ ربوبیت ص ۸۷)

**صدقات اور صدقہ فطر**  
 (۱) صدقات ان ٹیکوں کا نام ہے جو حکومتِ اسلامیہ کی  
 طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے عائد کئے

جاتے ہیں، انہی میں صدقہ فطر ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۰)  
 (۲) اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے  
 پہلے صدقہ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔  
 اگر ایسا نہ کیا جائیگا۔ تو روزے معلق رہ جائینگے۔ خدا تک نہیں پہنچیں  
 گے۔ گویا صدقہ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کیلئے نہیں بلکہ ڈاک کے  
 ٹکٹ ہیں جنھیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا  
 ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں بغور فرمایا  
 آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی..... لیکن جب تک  
 دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ  
 دی جاتی رہے گی۔ قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہینگے  
 اور قوم بدستور بے گھر، بے در، بھوگی، ناشکی، اسلام کے ملحقے پر کلنگ  
 کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہر اللہ برس سے  
 اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کیلئے آلہ کار  
 کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے؟ (قرآنی فیصلے ص ۵۱ و ۵۲)

حج (۱) نماز انکی پوجا پاٹ، حج انکی یا ترا۔ رسوم باقی۔ خود وقتنا..... حج کرنے جاتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لیتے آئیں تاکہ اسے مُردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اسکا وہ سکر ات موت کی ہچکیاں جنہیں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے۔ (معارف القرآن ج ۳ ص ۳۹۲)

(۲) اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض ”یا ترا“ بنکر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تاکہ اپنے تمام سابقہ گناہ آب زمزم سے اس طرح کے واپس آجائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔“

(قرآنی فیصلے ص ۶۳)

(۳) حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس غرض کیلئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی روش سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے۔ (لغات القرآن ج ۲ ص ۴۷۴)

قربانی (۱) حج عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد و نوش کیلئے جالوز ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بنکر رہ گئی ہے (رسالہ قربانی انٹرویو ص ۳-۱)

(۲) قرآن کریم میں جالوز ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے۔

عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمازندگان ملت ایک لائحہ عمل طے کر لیں گے تو اسکے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہونگی، آج صبح پاکستان والوں کے ہاں شام کو اہل افغان کے ہاں۔ اگلی صبح اہل شام کی طرف۔ و قس علی ذلک۔ ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لئے جائیں گے۔ امیر بھی، غریب بھی۔ اس مقصد کیلئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۵)

(۳) مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کیلئے کوئی حکم نہیں.... اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے.... ذرا حساب لگائیے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے.... اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر چھپاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔ اب اس حساب کو پورے پاکستان پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں!

لیکن اگر ہمیں سوچنا آجائے تو پھر ہماری بریلوی کیوں ہو، (قرآنی فیصلے ص ۵۶، ۵۵)

۴۴) مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے  
 طرح طرح کے سہاے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار  
 دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحبِ نصاب پر واجب ٹھہرایا جاتا ہے کہیں  
 اسے تقرب الہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جاتی  
 سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے؛ (قرآنی فیصلے ص ۶۴)

۵) قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اب  
 جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود  
 خداوندی ہے اور نہ ہی انکی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا  
 بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔ وہاں بھی سب کچھ  
 ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی ذلک خسران البین (قرآنی فیصلے ص ۶۵)

**تلاوتِ قرآن کریم** | یہ عقیدہ کہ بلا کچھ قرآن کے الفاظ دہرنے سے ثواب

ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت عہدِ محمد

کی یادگار ہے؛ (قرآنی فیصلے ص ۱۰۴)

**ایصالِ ثواب** | اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ ایصالِ ثواب کا عقیدہ

کس طرح "مکافاتِ عمل" کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام

کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو

پھر سے لے لیا جنہیں مٹانے کیلئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں

جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں انکے پاس موجود ہے۔ اس سے بڑا

تغیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا (قرآنی فیصلے ص ۹۸)



دین کے ہر گوشہ میں | وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا  
تحریف ہو چکی ہے | اس کا کونسا گوشہ اور کونسا شعبہ ہے جس میں

تحریف نہیں ہو چکی | (قرآنی فیصلے ص ۶۶)

برہموسماجی مسلمان | یہ ہر رنگ کی "خدا پرستی" میں "نیک عملی" کی راہیں

بنانے والے "برہموسماجی مسلمان" کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے "خدا پرستی"  
کے کہتے ہیں اور "نیک عملی" کیا ہوتی ہے؟ "سلیم کے نام اٹھا رواں

خط - ج ۲ ص ۱۵

قرآن کی رو سے سارے | اسی حقیقت کو قرآن نے سورہ آل عمران میں  
مسلمان کافر ہو گئے | زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں پہلے

یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کونسی ہے اور اسے حضرات انبیاء کرام نے

کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز

وفلاح اور سعادت و برکات کی یہی ایک راہ ہے۔ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ

الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

(۳/۸۵) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کر لے گی تو

اسکی یہ راہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ

آخر الامر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا

گیا ہے کہ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَافِرًا وَاَبَعْدَ اِيْمَانِهِمْ سَجَلًا سُوْجُوْا

کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کر دیکھا جس نے

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو و شَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ  
 حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ حالانکہ انکی طرف خدا کا واضح ضابطہ حیات  
 آچکا تھا اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ انکے رسول  
 نے اس ضابطہ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا  
 کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس  
 قوم نے کفر کی راہ اختیار کر لی۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ سوائے  
 ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادتوں کی راہ دکھائے! اُولٰٓئِكَ جَزَاؤُهُمْ  
 اِنَّ عَلَيْهِمُ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان کی اس  
 روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہو گئی  
 جو نظام خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام  
 آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو مستحکم کرنے سے ملتی تھیں  
 حتیٰ کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انہیں اپنے پاس  
 نہیں آنے دیتی اور دور دور رکھتی ہیں لَا يَخْفٰ مِنْهُمْ الْعَذَابُ  
 وَكَانَ لَهُمْ فِيْنَا مَرْوَاتٌ۔ اس بنا پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا  
 ہے انکی اس تباہی میں کسی طرح کمی واقع نہیں ہو سکتی، نہ ہی انہیں  
 اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی حتیٰ مہلت خدا کے قانون امہال  
 و تدریج کی رو سے ملا کرتی ہے ...

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ اس امت کو جو  
 سرورازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بیانات و قرآن کے

دافع قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے  
پھر جب انھوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے  
محروم ہو گئے (سلیم کے نام سینٹیساواں خط ج ۳ ص ۷۷ تا ۱۹۹)

رویزی شریعت میں صرف | محمد صبح ایڈوکیٹ نے دارالاشاعت قرآن  
پارچیزیں حرام ہیں ٹھٹھ سے ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع

یہ تھا جس کا نام ہے "حلال و حرام کی تحقیق" ماہنامہ "طلوع اسلام" بابت مئی  
۱۹۵۱ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو ادراہ تحقیق دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

”سید محمد صبح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو  
سے صرف مردار، بہت خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف  
منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں؛  
یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں  
ہمارے مروجہ اسلام میں حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ  
سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل  
نہیں کہ کسی شے کو حرام قرار دیرے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے (طلوع اسلام  
مئی ۱۹۵۱ء ص ۶۹)“ چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد و نظریات سے  
پر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انھوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کر لیا ہے۔  
حضرات علماء کرام اذروئے شرع بیان فرمائیں کہ اس  
فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا

یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلق  
 رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان  
 میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا  
 اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟ اور کیا وہ  
 کسی مسلمان کے وارث ہو سکتے ہیں؟ بینوا و توجیر و

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## الجواب فی اللہ الموفق للصواب

الحمد لله رب العالمین، والعاقبة للمتقین، ولا عدوان الا على الظالمین  
 والصلوة والسلام على سیدنا محمد وآله واصحابہ اجمعین اما بعد  
 اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس  
 کی تشریح و تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا  
 چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل اور تقریب سے قرآن کریم  
 کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت  
 نے آپ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور اس طرح  
 قرآن کریم کی تعبیر و تشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہو گئی جس طرح اس کے  
 الفاظ محفوظ ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل و توارث نے اس کی حفاظت پر مہر سے مثبت  
 بن، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریات  
 بین اللہ و رسول، آخرت، جنت و نرج، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ  
 کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے  
 جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے خلاف ہو۔  
 اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم  
 کے بموجب اطاعت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا اور  
 اس سے انحراف کو کفر و النحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات و شرعی مصطلحات میں نئی  
 نئی تعبیر و تشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ و قرامطہ نے برپا کیا، امت  
 نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل کفر الزنادقة والملاحدة  
 - الی ان قال - تلعبوا بجمیع  
 آیات کتاب اللہ عز وجل  
 فی تاویلها جمیعاً بالبوطن  
 التی لم یدل علی شیء منها  
 دلالة ولا اشارة دلالتها فی عصر  
 السلف لصالح اشارة وكذلك  
 من بلغ مبلغهم من غیرهم

محقق محمد بن ابراہیم الذہیری ایشاراہی میں  
 فرماتے ہیں: جیسے زنا و قہ اور ملاحدہ کا کفر  
 ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات  
 کو کھلونا بنا لیا اور ان کی تاویل ظاہری  
 معنی سے پھیر کر ایسے خود ساختہ معانی سے  
 کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ  
 اور نہ سلف امت سے اس بارے میں  
 کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے

فی تعقیبة آثار الشریعة ورد العلوم جو آثار شریعت کے ثنائے اور ضروریات دین کے

الضروریة التي نقلتها الامة خلفها (جو سلف سے خلف تک بتوارث چلے آ رہے ہیں)

من سلفها۔ رص ۲۳۵، ملاحظہ ہو انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

اور علامہ محمد امین شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں:-

یعلم مما هنا حكم الدرر والیتامنتہ یہاں سے دروز اور یتامنتہ کا حکم معلوم ہوا

فانهم في البلاد الشامیة یظهرون یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ و نماز

الاسلام والصوم والصلاة مع کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ

انهم یعتقدون تناسخ الارواح ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو

وحل الخمر والزنا وان الاوهیة حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں

تظہر فی شخص بعد شخص و کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص

یحدثن الحشر والصوم والصلاة میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر روزہ، نماز

والحج ویقولون المسلمی بھا غیر اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ

المعنی المراد وینکلون فی جناب ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ

بنینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حفصہ علیہ الصلوٰۃ

کلمات فطیعة، وللعلامة المحقق والسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ

عبد الرحمن العمادی فیہم فتویٰ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق

مظولة۔ و ذکر فیہا۔ انہم عبد الرحمن عمادی کا ان کے بارے میں ایک

ینتکلون عقائد النصیریة و طویل فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے

الاسماعیلیة الذین یلقبون کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد

بالقرامطة والباطنية الذين  
 ذکر ہم صاحب مواقف ونقل  
 عن علماء المذاهب الاربعه انه  
 لا یحل اقرارهم فی دیار الاسلام  
 بجزیة ولا غیرها ولا تحل منا کتم  
 ولا ذبا کفرهم - (ج ۳ ص ۳۱۱ -  
 رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ  
 کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا  
 ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء  
 ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو خبریہ  
 لیکر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں  
 رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا  
 حلال ہے اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا -  
 طبع استنبول)

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذہب اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد  
 آنجنابی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و  
 نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا  
 آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از  
 اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا  
 استہزار و استخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول  
 کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک تیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے  
 اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔  
 غرض علماء امت کا ہمیشہ یہ اہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندلیوں  
 اور ملحدوں کے کفر و الحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل  
 حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الہی پورا کریں۔ جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

یجمل هذا العلم من كل خلف ہر کچھلی نسل میں سے ارباب دیانت اس  
 عدولہ ینفون عند تحریف علم کے حامل ہوں گے جو عالی لوگوں کی  
 الغالین وانتحال المبطلین تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور  
 وناویل الجاہلین۔ جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے۔  
 اب اس دور کے محدثوں اور زندقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد  
 پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استفتار میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات  
 پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے  
 مذکورہ ذیل عقائد ہیں:-

## ”تقیحات“

(۱) قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ ورسول“ کا نام آیا ہے اس سے مراد  
 ”مرکزیت“ ہے۔

(۲) جہاں اللہ ورسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد ”مرکزی حکومتوں  
 کی اطاعت“ ہے۔

(۳) قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد افسران ماتحت ہیں۔

(۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

(۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک

پہنچانے والا ہے۔



(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بہ حیثیت ”مرکزیت“ آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔  
(۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے قبضے آپ کرنے ہوں گے۔

(۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

(۹) شریعتِ محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک کے لٹری تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی ”شریعت“ وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکزیت اور اس کی مجلسِ شوریٰ مرتب و مدون کرے۔

(۱۰) مرکزیت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق وغرض جس چیز میں چاہے رد و بدل کر دے۔

(۱۱) ”مرکزیت“ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔

(۱۲) حدیثِ عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔

(۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

(۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ

اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے  
اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ  
سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

(۱۸) جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

(۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ ایمان بالملائکہ کا مطلب  
یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔

(۲۰) جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

(۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔

(۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے  
اس سے مراد نوعِ انسانی ہے۔

(۲۳) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسی  
معجزہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور ”مسجد اقصیٰ“  
سے مراد مسجد نبوی ہے۔

(۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

(۲۶) ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو  
مسلمانوں کو پلاتی گئی ہے۔

(۴۷) انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریہ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے۔

(۲۸) نماز "پوجا پاٹ" روزہ "بیت" اور حج "یا ترا" ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان امور کو نہ افادت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔

(۳۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ "قیام صلاۃ"، یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر بوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

(۳۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشا) متعین تھے۔

(۳۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔

(۳۲) آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(۳۳) صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جانا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔

(۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس ہے۔

(۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شریکار کانفرنس کے لئے ”راشن“ مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

(۳۶) تلاوت قرآن کریم ”عہد سحر“ یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

(۳۷) ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

(۳۸) دین کے ہر گوشے میں تخریف ہو چکی ہے۔

(۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔ اور موجودہ مسلمان برہمن سماجی

مسلمان ہیں۔

(۴۰) صرف چار چیزیں مردار، بہتانوں، لحمِ خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف

منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ

سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

سس : سس

مذکورہ بالا عقائد و نظریات نصوص قرآن و حدیث، اجماع اور

چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر نتیجہ

کا قرآن و حدیث و اجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ

علامہ احمد پرویز نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے الحاد و زندقہ

کو جنم دیا ہے۔

”قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ ورسول“ کا نام آیا ہے

اس سے مراد مرکز ملت ہے۔

یہ کھلی ہوئی تحریف و الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے  
واضح رہے کہ لفظ ”اللہ“ کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر و قطعی ہے اور اسی طرح لفظ  
”رسول“ کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر و قطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے  
معنی مراد لینا الحاد و زندقہ کے سوا کچھ نہیں

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور  
”اللہ ورسول“ کی دلالت ”مرکز ملت“ پر ان تینوں دالاتوں میں سے کوئی سی  
بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی لغت میں بھی اللہ ورسول کے  
معنی مرکز ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک  
عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت ہے، قرآن کریم اسی  
زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ  
ہے، اللہ ورسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔ عربی زبان کے  
اشعار و محاورات محفوظ ہیں۔ پرویز نے اللہ ورسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے  
منتعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جاسکتا  
ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذات گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ ورسول کے

معنی مرکزِ ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوسِ قدسیہ کو قرآنِ کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔ پھر قرآنِ کریم کی بشمار آیات میں اللہ ورسول کا ذکر آیا ہے اگر اس سے مرکزِ ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآنِ کریم میں اللہ ورسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا مرکزِ ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہوگا؟ اللہ ورسول پر ایمان نہ لانا کفر ہے، کیا مرکزِ ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ کفر ہوگا؟ اللہ ورسول کے خلاف ذرا بھی عقیدت میں فتور آجائے تو کفر ہے، کیا مرکزِ ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ جو قرآنِ مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکزِ ملت کی ہوں گی؟

الغرض اللہ ورسول سے مراد مرکزِ ملت قطعاً نہیں ہو سکتا یہ صراحتاً الحاد و زندقہ ہے اور الفاظِ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآنِ کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

انَّ الَّذِينَ يُجَادُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرًا مِّنْ يَّأْتِيْنَا أَمِنَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِعْمَلُوا مَا تَشَاءُونَ إِنَّكُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرُونَ

(حمر ۴۴ پک ۲)

بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد (کجروی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالاجائیںگا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئیںگا قیامت کے دن امن سے کئے جاؤ جو چاہو بیشک جو تم کرتے ہو وہ دیکھا ہے آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں واہی تباہی شبہات پیدا

کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا "اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ"، یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اسکی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیازہ جھگتنا پڑے گا۔

\*~~~~~ (۲) ~~~~~\*

جہاں اللہ و رسولؐ کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے،

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و ظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہونگے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظام حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ و رسولؐ کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟ یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی مقام پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کیساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ  
الْكُفْرَيْنَ ۝  
د آل عمران ع ۴۳ پ ۱

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول  
کی اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض  
کو تو دیا رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو  
پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انحراف  
کرنے والوں کو کافر کہا جا رہا ہے تو کیا نظام حکومت کی اطاعت سے انحراف  
کرنے والوں کو بھی کافر کہا جائے گا۔

\* (۳) \*  
\* \* \* \* \*

”قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد

افسران ماتحت ہیں“

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تخریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ  
”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ کی جو تعبیر و تشریح  
پرویز کی عبادت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے  
خلاف ہے ”اللہ کی اطاعت“ سے مراد وہ اوامر الہیہ ہیں جو قرآن کی صورت میں امت  
کو دیئے گئے ہیں اور ”اطاعت رسول“ سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتب  
حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور ”اولی الامر“ سے مراد وہ بااقتدار طبقہ ہے  
جو تفقہ فی الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلا کلمۃ اللہ اور اجر اہل احکام



شریعت میں دل و جان سے ساعی ہو، نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما "ترجمان قرآن" اور "جبر امت" کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں ان سے "اولی الامر" کی جو تفسیر الدر المنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے:-

یعنی اهل الفقه الدين و اهل طاعة یعنی وہ حضرات جو فقه و دین کے حامل ہوں

الله الذين يعلمون المتاس اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور

معانی دینہم ویأمرهم بالمعروف و یتھونہم عن المنکر فواجب اللہ

کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں

طاعتہم علی العباد۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے

بندوں پر فرض کی ہے۔

(ج ۲ ص ۱۷۶)

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبد اللہ الصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ

سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو الدر المنثور۔ ج ۲ ص ۱۷۶)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن و سنت کی مزاوت میں

گزری ہو اور جو سرتاپا شریعت مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس

کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی

اطاعت کو واجب قرار دیا جاسکتا ہے، جاہل بے دین، یا فاسق اور بد عقیدہ افسران

ماتحت اور حکام وقت جنہوں نے انگریزی کی اطاعت و خدمت گزار ہی میں اپنی

زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں ”اولوالامر“ کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں اور بعض روایات میں صرف صحابہ کرام کو ”اولی الامر“ کا مصداق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ ”اولی الامر“ سے افسرانِ ماتحت اور اللہ و رسول سے ”مرکزیت“ یا ”نظام حکومت“ مراد لینا صریح کفر و الحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

## (۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعتِ رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امتِ محمدیہ علی صاحبہا التیمات والتسلیمات نے اطاعتِ رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا ہے، رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض و لازم تھی، دیکھتے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے:-

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ  
بِإِذْنِ اللَّهِ ط (النساء و پ) اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:-

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ  
اللَّهَ (النساء ۱۱۵) کی اطاعت کی۔

اور محبتِ الہی کے دعویٰ داروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر و عیاں ہوگی جب کہ تم اتباع و اطاعت میں سرگرم ہو گے۔ معلوم ہوا اتباعِ رسول کے بغیر محبتِ الہی اور اتباعِ قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے:-

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ  
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔  
آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو  
تو میری راہ پر چلو تاکہ تم سے اللہ محبت  
کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے  
والا مہربان ہے۔ (آل عمران ۴۴ پی)

اطاعتِ رسول کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے  
چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي  
الْكٰفِرِينَ۔ (آل عمران ۴۴ پی)  
آپ کہیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول  
کی پھر اگر اعراض کریں تو سنا دیجئے کہ اللہ کو  
کافروں سے محبت نہیں۔  
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ  
تُرْحَمُونَ۔ (آل عمران ۴۴ پی)  
اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ  
تم پر رحم ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ  
رَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا أَعْنَافًا وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ اس کے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور

(الانفال ع ۳ پ ۹) پھر دسن کر۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَتَازَعُوا  
فَتَفْسَلُوا وَتَذْهَبَ رِجَالُكُمْ۔ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی

(الانفال ع ۶ پ ۱۰) اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَجُنَّحِ اللَّهُ  
وَيَتَّقِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ۔ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے

(النور ع ۱ پ ۱۱) رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ  
عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ  
تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا عَلَى الرَّسُولِ  
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔ آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت

(النور ع ۱ پ ۱۱)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ  
تُرحَمُونَ۔ (النور ع ۱ پ ۱۱) کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

(النور ع ۱ پ ۱۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ  
اس کے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور

وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا  
اَعْمَالَكُمْ (محمد ع ۴ پ ۱) نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکید ہی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کا لعدم ہے، اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان و قلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے ارشاد ہے :-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ  
يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ  
لَا يَجِدُوا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا  
مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے  
یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس  
جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں  
اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلہ سے

(النساء ع ۹ پ ۵) اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعت رسول کے بارے میں شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ قیامت تک اس کے ملنے کی مکلف ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں

رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ اِذَا

اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں

قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ  
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ  
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
فَقَدْ صَلََّ صِلًا لَا مُبَدِّلَ لَهَا  
کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا  
فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے  
کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور  
اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف  
گمراہی میں پڑ گیا۔

(الاحزاب ع ۵ پ ۲۲)

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو  
فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت و سلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ  
رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں  
ضلال و گمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقمطراز ہیں :-

ای ان یختاروا من امرهم ماشاءوا  
بل یجب علیہم ان یجعلوا راءہم  
تبعاً للرأیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
واختیارہم تلوا الاختیارہ۔  
یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق  
جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ  
اپنی آراء کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند  
کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

(روح المعانی ص ۲۲ ج ۲۲)

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکید حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت  
کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے :-  
فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ  
أَمْرِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (النور ع ۹ پ ۱۱)  
سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے  
ان کو کچھ خرابی پہنچے  
ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:-

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ  
مَا بُيِّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ  
سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ  
وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

(النساء ع ۲، آیت ۱)

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت کرے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے جدا راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے، العباد باللہ

ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو امت پر فرض و لازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دستوار ہے چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون  
الجنة الا من ابی قیل من ابی  
قال من اطاعنی دخل الجنة  
ومن عصانی فقد ابی۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں  
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میری ساری امت جنت میں جا کے گی سوائے ان  
لوگوں کے جو انکار کریں اور عرض کیا گیا کہ یہ کون  
لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں  
داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اسے انکار کیا۔  
(رواہ البخاری)

عن جابو فی حدیث طویل - فی  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل  
حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ

فن اطاع محمدًا فقد اطاع  
اللہ ومن عصی محمدًا فقد  
عصی اللہ و محمد فرق بیان  
الناس -

جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اور  
اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ  
کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی  
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خط امتیاز کھینچنے والا  
ہے، میں مومن اور کافر کے درمیان۔

(رواہ البخاری)

عن مالک بن انس مرسلًا قال  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ترکت فیکم امرین لن تضلوا  
ما تمسکتما بھما کتاب اللہ و  
سنة رسولہ - (موطا)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد  
فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں  
چھوڑی ہیں جبت تک تم اس پر عمل کرتے رہو  
گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس  
رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم: والذی نفس  
محمد بیدہ لو بد اکرموسے  
فاتبعموہ و ترکتمونی لضللتکم عن  
سوا السبیل ولو کان حیًا و  
ادریک نبوتی لا تبعنی -

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد  
حیاں ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ تشریف  
آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ  
تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ بھی بقیہ  
حیات ہوتے اور میری نبوت کو پاتے  
میری ہی اتباع کرتے۔

(دارمی)



پرویز کے کفر و ضلال کا نقطہ اولیں اطاعت رسول کا انکار ہے اسی لئے  
 علماء امت نے اطاعت رسول کو اصل دین قرار دیا تھا اور اس سے سرمو تجاوز  
 تو زیغ و ضلال کا سرچشمہ، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل الشیبانی کے  
 الفاظ پڑھئے پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد في رواية الفضل امام احمد نے فرمایا جیسا کہ فضل بن زیاد کی  
 ابن زياد - نظرت في المصحف روایت ہے کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو  
 وجدت طاعة الرسول صلى الله تینتیس مقامات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم في ثلاثة وثلاثين عليه وسلم کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر  
 موضعاً ثم جعل تيلو فليحذر آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے فليحذر

الذين يخالفون عن امره ان الذين الخ (چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول کے  
 تصيرهم فتنه، الآية وجعل مكيروها حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو

ويقول وما الفتنه الشرك لعله کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے امام ممدوح اس آیت کو

اذا رد بعض قوله ان يقع في قلبه بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ

شيء من الزيغ فيزيغ قلبه فيهلكه فتنہ کیلئے، بشر کہ ہے، ہو گا یہ کہ جب کوئی

وجعل تيلو هذه الآية رقل شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے

وذلك لا يؤمنون حتى يحكمواك دل میں کجی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل

فيما شجر بينهم، کجی میں مبتلا ہو جائیگا تو اس کو ہلاک کر دیگا۔

والصام السلول على شاتم الرسول اور پھر آپ یہ آیت پڑھنے لگے فلا وربك

رترے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے

یہاں فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ کو حکم قرار دینے سے انکار کرے گا تو اس کو ہلاک کر دیگا۔

اطاعتِ رسول کا انکار و حقیقت رسول سے برائت و بیزارگی ہے جو

سراسر کفر ہے۔ علامہ شامی شفا قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ

قال ابو حنیفۃ واصحابہ من برئ من امام ابو حنیفۃ اور ان کے اصحاب نے فرمایا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم او کذب یہ جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

فہو مرتد۔ (رد المحتار ص ۲۰۱) بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلانے وہ مرتد ہے

رسول کے فیصلوں سے انکار و حقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار

کفر ہے۔ آیت کریمہ "وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ" کی تفسیر کے

سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں:-

یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا ہے وہ اس کی

اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضامندی کا

اظہار کریں لہذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں

وہ اس کی رسالت سے کھلی راضی نہیں وہ اپنے فرض

کا تارک و کافر ہے قاضی عیاض نے فرمایا

گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور دلیل بیان

فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضامند

نہ ہو اگرچہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے آیت

کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول

کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر

بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں

ای الا لیطیعہ من بعث الیہ

ویرضی بحکمہ فمن لم یرض بہ لم

یرض برسالتہ فہو تارک لما

یحیب علیہ کافر.... قال

القاضی کانہ ای اللہ اجمع بذلک

علی ان الذی لم یرض بحکمہ وان

اظہرا لاسلام کافر وقیل فی

توجیہہ ان لم یرض بحکمہ لم

یرض بحکم اللہ تعالیٰ ومن لم

یرض بحکم اللہ تعالیٰ فہو کافر۔

رئیم الریاض ج ۳ ص ۱۵۲

لطف یہ ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے" غلام احمد پر وزیر خود بھی اپنے فتوے کی رو سے کافر ہے۔ وزیر کا یہ فتویٰ ۱۳۵۵ھ میں دارالمصنفین کے موقر ماہنامہ "معارف" میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے قفاط حسب ذیل ہیں:-

"اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کونسی ہو سکتی ہے لہذا یہ واضح ہو گیا کہ بعض وقتی اور خالفتہ عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت حیثیت امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بہ حیثیت رسول مستقل اور قیامت تک کیلئے فرض بلکہ شرط ایما نہ ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے مرتابی ابدال آباد کے جہنم کا موجب ہوتی ہے۔"

(ایشیالاہور، ۱ اپریل ۱۹۳۲ء جلد ۱۱، شمارہ ۱۲، ص ۱۰، کالم ۳)

— (۵) —

یہ کہنا کہ "رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ

اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے"

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، معلم، مربی، شارح کتاب الہی، امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم،

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریحی اختیارات کے حامل ہیں یہی وجہ ہے جس کی بنا پر آپ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امور مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کے لئے آیات ذیل پر نظر ڈالئے۔

رَتَبْنَا وَالْبَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا  
مِنْهُمْ لِيُتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ  
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ  
يُزَكِّيَهُمْ (البقرہ ع ۱۵۱ پ)

اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں (۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا، (۲) انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دینا (۳) ان کا تزکیہ و تربیت کرنا۔

وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ  
الَّذِي كُرِّئَتْ لَهُمْ عَلَىٰ نَحْوِ  
الْمَنْشُورِ لِيُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ  
وَيُحْفَظُوا لَكَ وَالْحَقِّ  
بَيْنَ يَدَيْكَ  
وَالْحَقِّ بَيْنَ يَدَيْكَ  
وَالْحَقِّ بَيْنَ يَدَيْكَ

اور اے نبی، یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اسلئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کر دو وہ چیز جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

(النحل ع ۶ پ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہی یہ ہے کہ کتاب اللہ کے مضامین کو خوب کھولی کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب و معنی جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ  
وَالْحَقِّ بَيْنَ يَدَيْكَ  
وَالْحَقِّ بَيْنَ يَدَيْكَ  
وَالْحَقِّ بَيْنَ يَدَيْكَ

ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان

آرَاكَ اللهُ (النساء ۱۶۴ پ) جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔  
 یت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم نے اپنی سچی کتاب  
 تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان  
 فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا  
 جا رہا ہے لہذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ کے فیصلوں سے سرمو  
 تجاوز نہ کریں اور آپ کے فیصلوں کے سامنے گروہیں جھکا دیں۔

يَا مَرْهَمُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ  
 الْمُنْكَرِ وَيُعَلِّمُهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَالْمُنْكَرِ  
 عَلَيْهِمُ الْكِبَائِتِ وَيَضَعُ عَنْهُمْ  
 اَصْرَهُمْ وَاَلْغُلَالَ الَّتِي كَانَتْ  
 عَلَيْهِمُ (الاعراف ۱۶۷ پ) دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔

اس آیت شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذیل کے تشریحی اختیارات  
 تفویض کئے جا رہے ہیں (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا (۲) پاکیزہ چیزوں  
 کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور  
 قیدیں اتار دینا جن میں کچھلی امتیں مبتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن  
 حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی  
 قرآن کا انکار ہے۔

— (۶) —

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موت ہو رہے تھے تو بحیثیت ”مرکز ملت“ آپ کی اطاعت فرض تھی آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔“

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس قیامت تک کے لئے واجباً لا طاعت ہے اور آپ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول و نبی ہیں اور جب آپ کی رسالت و نبوت باقی ہے تو آپ کی حیثیات بھی باقی ہیں گی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ ”اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے“ قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی تردید نہیں پیش کی جاسکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی یار بار حکم آیا ہے اس کی پرویز کیا تاویل کرے گا۔

— (۷) —

”ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے“

یہ صریح الحاد و زندقہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے "رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ نے ہمیں دیا اور بس اس سبب سے آج ہمیں آپ کے لئے مطاع تھے نہ امر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت العیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہو چکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھہرا۔ یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی یا یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا بتا کید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابو بکر و عمر و دیگر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل آپ کی وفات کے بعد آپ کی احادیث و ارشادات کے ساتھ کیسا رہا، اسلام

کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

— (۸) —

## قرآن کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں

یہ بھی کفر صریح ہے، کتاب و سنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔  
قرآن کریم کے متعلق اس قسم کا عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار و جحود ہے، قرآن کریم نے واشکاف الفاظ میں علان کیا ہے۔  
وَأَنَّمَتُ كَلِمَاتُ رَبِّي صِدْقًا تِرْبِ رَبِّكَ كَلِمَةٌ صِدْقٍ وَعَدْلٍ كَسَاهِدٍ  
وَعَدْلًا لِّلْمُبَدِّلِ لِكَلِمَتِهِ مَكْمَلٌ هُوَ كَوْنِي بَدَلْتُهُ وَاللَّيْنِ اس کی  
بات کو۔ (الانعام ۱۲۷ پ)

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلْ مِمَّا أُنزِلَ اللَّهُ بِهِ جُزْءًا مِّنْهُ لِيُطِيعَ مَا نَزَلَ اللَّهُ بِهِ



فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَالْمَادَّة ہوتا ہے فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔  
 میں تمام احکام مذکورہ داخل ہیں اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو  
 تبدیلی کی جاسکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق  
 قرآن نے کہا ہے :-

اَفْتَوْا مَنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ كَتَفَرُوا وَنَ بَعْضِ الْبَقَرَةِ ۝۱۰۰ (اپ) اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔  
 اصل یہ ہے کہ غلام احمد پریز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشتراکی نقطہ  
 نظر اختیار کئے ہوتے ہے، اور اس کا نام اس نے "قرآنی نظام ربوبیت" رکھا ہے  
 اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، فرضہ، لین وین،  
 زکوٰۃ وغیرہ کے احکام صراحتاً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو  
 قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے  
 متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائیگا اور نظام ربوبیت کا سورج طلوع  
 ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ  
 قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً ضرور فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظام ربوبیت  
 قائم کرنا ہے البتہ صدقہ و خیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت تک کیلتے  
 وے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا  
 کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے در سعادت میں پر ویز کا

تصنیف کردہ نظامِ ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ در صورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھلایا جاسکتا ہے کہ جمہوری دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؛ اور در صورت نفی جیب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہو سکا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا عہد سعادت آگیاں بھی جیب اس کا متحمل نہ ہو سکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

سیر ۹

اشریعتِ محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے رکھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہی ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلسِ شوریٰ مرتب و مدون کرے۔

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار اشریعتِ محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے اور جیب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلسِ شوریٰ کو شریعتِ جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا۔

پھر اطاعتِ رسول یا اتباعِ رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارہ

یا کنائیہ بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اُس کے بعد جدید شریعت مدون کر لی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے دین و شریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی پر قائم و دائم رہنا۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ  
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ  
قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ لَوْ مَن  
يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنُيَضِرَ اللَّهَ  
شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ  
اور محمد تو ایک رسول ہیں، گزر چکے آپ سے  
پہلے بہت سے رسول پھر کیا اگر وہ وفات  
پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم  
پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائیگا  
اُلٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا  
اور اللہ ثواب دیکھا شکر گزاروں کو۔

آل عمران ع ۱۵ پ ۱

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَ  
الْيَوْمَ الْآخِرَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِهِ  
تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی صرف آپ کے  
عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیت کریمہ تمام  
مسلمانوں کو بلا استثنا کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہرچے مومن  
کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ کامل ہیں۔

صحابہ کرامؓ اسی آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجہ ابن ابی حاتم عن ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم  
 حفص بن عاصم قال قلت لعبد اللہ سے روایت کی ہو کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما رأیتک فی السفر عنہ سے عرض کیا میں نے آپ کو سفر میں دیکھا  
 لا یصلی قبل الصلاة ولا یعدھا ہو کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے سنتوں کو نوافل  
 فقال یا ابن اخی صحبت رسول اللہ پڑھتے ہیں اور نہ اس کے بعد اس پر آپ نے فرمایا  
 صلے اللہ علیہ وسلم کذا وکذا فلم براورزاوے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 اذہ یصلی قبل الصلاة ولا یعدھا علیہ وسلم کے ساتھ کافی عرصہ ہا ہوں لیکن  
 ویقول اللہ تعالیٰ لقد کان میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوں  
 لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرماتا  
 واخرج عبد الرزاق فی المصنف ہو لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ  
 عن قتادة قال سمعہ بن حسنة - محدث کبیر عبد الرزاق مصنف  
 المخطاب رضی اللہ عنہ ان میں ہر روایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت  
 مینہ عن الحبیرة فقال رجل عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے  
 الیس قدرایت رسول اللہ کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص  
 صلے اللہ علیہ وسلم ینبیسھا قال نے کہا کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 عمر بنی قال الرجل المرسل علیہ وسلم کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں  
 اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی دیکھا حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں

رسول اللہ اسوۃ حسنۃ واخرج  
 الشیخان وغیرہما عن ابن عباس  
 قال اذا حرم الرجل امراته  
 فهو یمن بکفرها وقال  
 لقد کان لکم فی رسول اللہ  
 اسوۃ حسنۃ الی غیر ذلک  
 من الاخبار

اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں  
 فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ  
 اسوۃ حسنۃ بخاری و مسلم میں روایت ہے  
 کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
 کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کر لے  
 تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے  
 اور پھر اپنے یہ آیت پڑھی لقد کان لکم

فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔  
 (روح المعانی ج ۲ ص ۱۶۸)

مزید برآں ہر ملت کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اسکی  
 تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَا تَأْكُمُ الرَّسُولُ فخذوا وادوا  
 اور جو دے تم کو رسول سولے لو اور جس سے  
 فاجتنبوا عنہ فانتهوا (عشر آیت) منع کرے سو چھوڑ دو۔

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فقی اور غنائم  
 کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ  
 خصوص سبب آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں:-

هذا محمول على العموم في جميع

او امر لا نواہیہ لانہ لایامر الا

بصلاح ولا ینہی الا عن فساد

وان کانت الکلیۃ نزلت فی

یہ حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے تمام ادا مرد و نواہی کیلئے عام ہے کیونکہ

آپ کسی خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی

خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں

الفی والغنائم اذا العبرة  
 لعموم اللفظ لا لخصوص  
 السبب -  
 اور گویہ آیت فی اور غنائم کے بارے میں آری  
 ہوتا ہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ  
 خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیت ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف  
 تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ساری  
 امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ بِحُرْمَةٍ  
 فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ  
 لَا يَعْلَمُونَ - (البقرہ ۲۱۷)

پھر ساری امت کو رسالت سے لیکر آج تک اس پر متفق اللسان ہو کہ شریعت  
 محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت  
 کا مافی حاصل کر سکتی ہے۔ اور سورہ الجعمہ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

مسئلہ ۱۰ و ۱۱

مرکزیت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ  
 معاملات، اخلاق میں رد و بدل کر سکتا ہے یا مرکزیت  
 اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل  
 میں رد و بدل کر سکتا ہے۔

صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے یہ خیال باطل و راصل دو لغو

۴۴ کی بابت صرف اس بند کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آیتوں کے والی نلوں کیلئے ہے۔ ارشاد ہے: وَأَخْوَيْنِي مِنْهُمْ لَسَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (اور اس رسول کو بدبخت کیا  
 دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو ان میں شامل ہیں تو نے) پھر یہ کہنا کہ شریعت محمدیہ صرف اس بند کیلئے خاص تھا برا کفر تہذیب ہے۔

نظریوں پر مبنی ہے۔

(۱) اللہ ورسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلافت اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کی ابدی ہونے اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور یہ بات صاف ہو گئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہوگی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوگی "چنانچہ ارشاد باری ہے۔

آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا  
اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دیا اور تمہارے  
واسطے اسلام کو میں نے دین کیلئے پسند کیا۔  
اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین  
چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔

مِنَ الْمُحْسِنِينَ۔ (ال عمران ۹۴) اور اللہ آخرت میں خیر دے والوں سے ہے  
پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ  
قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کیلئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند

کر دیا گیا تو خالق کے قطعی قانون کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جاسکتا  
 ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے! لیکن حقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم  
 قابل قبول نہیں اس لئے جدیدین کی ضرورت ہے اور یہ وہ ہے جس کی  
 تشکیل پر وزیر کر رہا ہے یا کوئی نام کی اسلامی حکومت اس کے مشورہ سے کرے اس  
 بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہو گا۔ گویا وحی آسمانی کو جو ابیدی اور قطعی ہے چند و عمریے اور  
 اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرات اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی تاریخ  
 میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پر وزیر کی کتربایت میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس  
 تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی

پر وزیر جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے  
 کہ دین اسلام صرف ہدینوت تک کے لئے تھا اب ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک  
 کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے  
 اور جو کچھ الٹا سیدھا وہ قانون بناوے بس وہی دین اسلام ہے اور وہی اس  
 کی شریعت ہے۔ بتلایئے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندگی  
 ملحد نے بھی دی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ  
 کیا موثر تندیہ ہو سکتی ہے!

— ۱۲ —

حدیث صحیحی سازش اور جھوٹ ہے جو مسلمانوں کا مذہب ہے  
 حدیث کو صحیحی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے،



فطریہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث و سنت کا انکار و تحقیقیت  
رسول کی بادی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیت حکمرانی کو پہنچنے سے، حدیث و سنت  
کا حجت ہونا ظاہر و عیاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا الصلیات والسلامات کا غیر منقطع  
تعال و توارث اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجت حدیث کے تمام دلائل کا  
استقصا مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کو  
جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ

رب العزت میں دست بدعا ہیں:-

اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں  
خود اہنی کے اندر سے ایک رسول مبعوث  
فرما جو انہیں تیری آیات پر پڑھ کر سنائے اور  
ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور  
ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی ہے بہت  
الْحَكِيمُ

والبقہ ۱۵۷ پ ۱

زبردست بڑی حکمت والا۔

تحویل قبل کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:-

كَمَا ارْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ  
يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَ  
يُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ  
وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُم مَّا تَلُونَا وَ

جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے  
ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر  
سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب  
اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں

تَقْلَمُونَ (البقرة ع ۱۸ پ) سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔  
 سورۃ آل عمران میں مسلمانوں پر احسانِ خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا ہے  
 لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
 اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ  
 اَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ  
 يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ  
 الْحِكْمَةَ وَانْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي الْحِكْمَةَ وَانْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي  
 ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔ (آل عمران ع ۱۰ پ) صریح گمراہی میں تھے۔

اور سورۃ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:-

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ  
 رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ  
 وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ  
 الْحِكْمَةَ، وَانْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (الجمعة ع ۱ پ) اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) تلاوت آیات۔

(۲) کتاب و حکمت کی تعلیم۔

(۳) تزکیہ و تطہیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم تلاوت آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہو سکتی ہے ورنہ اس کا علیحدہ ذکر بے معنی تھا۔ اسی طرح "تذکیہ" بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زائد ہے ورنہ تذکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ، بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت و تذکیہ کی علمی و عملی تفصیل "حدیث و سنت" کہلاتی ہے۔ صحابہ و تابعین جن کی بصیرت قرآنی ہر زمانہ میں سند و حجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد "سنت رسول اللہ" ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصریؒ، قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے۔ امام محمد بن ادریس الشافعیؒ نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:-

فذكر الله الكتاب وهو القرآن      الله تعالى انى الكتاب كاذكره كما جس ہے  
 وذكر الحكمة فسمعت من ارضى      مراد قرآن کریم ہے اور الحكمة كاذكره كما جس ہے  
 به من اهل العلم بالقرآن      جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان  
 يقول الحكمة سنة رسول الله      علماء جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ  
 وذلك انما مقرونه مع      کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ہے  
 كتاب الله وان الله افترض      اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی  
 طاعة رسوله وحتم على      ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے  
 الناس اتباع امره فلا يجوز      رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع

لہ ملاحظہ ہو الدر المنثور ج ۱ ص

ان یقال لقول فرض الا لکتاب رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہذا کسی امر کو  
 اللہ تم سنتہ رسولہ لما وصفنا کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض  
 من ان اللہ جعل الایمان نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ  
 برسولہ مقرر ونا بالایمان بہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ  
 اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

(ص ۷۸)

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ  
 لِمُبَيِّنٍ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ  
 إِلَيْهِمْ۔

اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف  
 اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم واضح کر دو  
 لوگوں کے لئے اس کو جو ان کی طرف

نازل کیا گیا ہے۔

(النحل ۶۷ پ ۱۵)

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی  
 ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس  
 کے لئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے  
 کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی  
 تبیین و تشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی و مطالب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ  
 ہیں جن کی آیتیں اپنے معانی سے تشریح فرمائی ہے وہ "احادیث فعلیہ" یا "تقریریہ"  
 مثلاً قرآن کریم میں "اقیموا الصلوٰۃ" واروئے اکثرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں فرمایا

صلوا كما رأيتمو في تم بھی اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز  
پڑھتے دیکھتے ہو۔  
اصلی۔

یاجب قرآن پاک میں اتوا الزکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس  
کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں مقادیر زکوٰۃ اور وجوب زکوٰۃ کے احکام بتا دیئے۔  
یا چور کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا کہ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اُورچوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت

اَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کی کمائی کی

مِّنَ اللّٰهِ (المائدہ ۶۷ پلے) سزا میں (یہ) تہنیه ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ نے بتلا دیا کہ ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان و توضیح بھی وحی  
ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجت شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیات  
ذیل ملاحظہ ہوں :-

وَنَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ ادرہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو

عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون

الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلٰی تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا

حَقِيْبَةً۔ (البقرہ ۱۴۴ پلے) اُلٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی جا رہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رخ  
کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں

ہیں ملتی جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو لہذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔  
 (۲) مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْبَةٍ أَوْ تَرَكْتُمْوهَا تَمَّ نَعْمَ كَجُورِ كَا جُودِ رَحْتِ كَا طُ وَا لَا يَا  
 قَائِمَةٌ عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ ابْنِي جُرْمٍ كَهْرٍ ارهتے دیا (یہ) اللہ  
 (المحشر ۱۷-۱۸) کے حکم سے دیکھا۔

غزوة خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اجاڑ دیئے جائیں تاکہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تاکہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں اس آیت میں اس طعن کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دیا گیا تھا جس کی تعمیل آپ نے کی پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

(۳) لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا  
 بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ  
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ  
 رُؤُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ  
 فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ  
 أُولَٰئِكَ آيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ  
 اور اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کا  
 خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے  
 مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے  
 بال ہونڈتے ہوئے اپنے سروں کے  
 اور کترتے ہوئے بے کھنگے۔

دُونِ ذَالِكَ فَتَحَا قَرِيْبًا وَالْفَتْحُ ع ۵۶ پ ۱

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سرمنڈا کر اور بال کتر واکر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاقاً اسی سال آپ کا قصد عمرہ کا ہو گیا صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلافت توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہونے لگی تو بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن و امان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے، آپ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس سال ایسا ہوگا، عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن و امان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جا رہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیا کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

(۱۳) وَاذْ اَسْرَا النَّبِيَّ اِلَى بَعْضِ  
اَسْرٍ وَاَجِبَ حَدِيثًا فَلَمَّا  
نَبَأَتْ بِهٖ وَاظْهَرَكَ اللهُ عَلَيْهِ  
عَرَفَ بَعْضَ بَعْضِهٖ وَاَعْرَضَ  
عَنْ بَعْضِ فَلَمَّا تَبَاہَا بِهٖ  
قَالَتْ مَنْ اَنْبَاكَ  
هٰذَا قَالَ نَبَاؤُنِي

اور جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی  
بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب  
اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتلائی  
اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کر دی تو پیغمبر  
نے اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو تھوڑی  
سی بات تو جلا دی اور تھوڑی سی بات کو  
ٹال گئے پھر پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ

الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

(التحریم ع ۱۲)

⋮ ⋮

⋮

بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس  
کی کس نے خبر دیدی آپ نے فرمایا کہ مجھے کو  
بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی  
اللہ تعالیٰ) نے خبر کر دی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہہ دی  
ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر منلوہی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں منلو، غیر منلو ہونا قرآن کریم

کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں تواتر کی حد تک  
پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور  
اس کے حجت شرعی ہونے پر تمام امت کا اتفاق و اجماع ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

لولا السنة فافهم احد منّا اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص

القرآن ریزان شعرانی ص ۲۵ قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

وسنة رسول الله مبيته عن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اللہ تعالیٰ

اللہ معفا ما اراد ايملا على ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہے

خاصہ وعلمہ ثم قرن الحكمة اور قرآن کے الفاظ عموم وخصوص کی ولالت

به فاتبعتها اياها ولم کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکمت کو



یجعل هذا الاحد من غیر  
خلقہ غیر رسولہ  
قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو  
اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔ (ص ۷۹)

اور امام غزالی <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> مستصفیٰ میں رقمطراز ہیں:-

وقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم حجۃ لک لانه المعجزۃ علی  
صدقہ ولا مرادہ تعالیٰ ایانا  
باتباعہ ولا نہ لا یطق عن  
الہوی ان ہوا لا وحی یوحی لکن  
بعض الوحی بتلی قسمی کتابا و  
بعضہ لا یتلی و ہوا السنۃ و  
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم حجۃ علی من سمعہ  
شفاہا فاما نحن فلا  
تبلغنا قولہ الا بلسان المخیرین  
اما علی سبیل التواتر و اما  
بطریق الاحاد۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات  
حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر  
دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری  
کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے حق میں وارد ہے  
لا یطق عن الہوی الا یہ ولعنی آپ  
اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی  
کے ماتحت فرماتے ہیں (لیکن وحی کی ایک قسم  
وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ  
موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت  
نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا قول اس شخص کے لئے ہے جس نے آپ  
سے رو برو سنا ہو حجیت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی  
طرف آپ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے

ہیں تو اتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ  
(ص ۸۳)  
اور قاضی شوکانی ارشاد القول میں لکھتے ہیں:-

اعلم انه قد اتفق من يعتد به  
من اهل العلم على ان السنة  
المطهرة مستقلة بتشريع  
الاحكام وانها كالقران في تحليل  
الحلال وتخریم الحرام وقد ثبت عنه  
صلى الله عليه وسلم انه قال لا واني  
ارتيت القران ومثله ومعه ....

جاننا چاہیے کہ تمام معتبر علماء اس امر پر  
متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا  
مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال  
اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہی صحیح حدیث  
میں داروہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن دیا گیا ہے  
اور اس کے ساتھ اس کا مثل ....

والحاصل ان ثبوت حجیة السنة  
المطهرة واستقلالها بتشريع  
الاحكام ضرورية دينية ولا يخالف  
في ذلك الا من لا يحفظه في دين  
الاسلام. (ص ۲۹) واسطر نہ ہو۔

الغرض سنت کا حجت ہونا اور احکام  
اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں  
سب سے اس کی مخالفت صرف وہی شخص  
کر سکتا ہے جس کا دین اسلام سے کوئی

اور علامہ محقق ابن الہمام الترمذی فرماتے ہیں  
حجیة السنة ضرورية دينية (ج ۲۲۵) سنت کا حجت ہونا ضروریات دین میں داخل ہے  
ان دلائل کی روشنی میں حدیث و سنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر و عیاں ہے۔  
غور فرمائیے کہ دین کے ایک متفق علیہ ماخذ کو جنہوٹ کہنا اسلامی نقطہ نظر  
سے کتنا بڑا جرم ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس جنہوٹ میں سائے محدثین فقہاء متکلمین  
صوفیاء کو شریک بنانا الحاد و زندقہ نہیں تو کیا ہے۔  
دنیا کا کتنا بڑا عجوبہ ہے کہ پڑوینر اور اس کے ہمناؤں کے زعم باطل میں

اب تک امت ضلالت و گمراہی کی واویلوں میں سرگرواں بٹھک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی اسب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور رہنما۔

————— (۱۳۰) —————

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا یا آپ کی کسی ایک سنتِ ثابتہ کا استخفاف کرنا سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسائرہ میں رقمطراز ہیں:-

اللهم الا ان رده استخفافا  
اذ كان اى لكونه انما قاله  
النبي صلى الله عليه وسلم ولم ينزل  
في القرآن صريحا في كفر  
لا استخفافا بحجاب النبي صلى الله  
عليه وسلم. (ص - ۳۶)

ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر  
رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور قرآن میں  
صراحتہ نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے  
کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بک الرائق میں فرماتے ہیں:-  
او عيبه نبيا بشئ او عدم  
الرضا بسنة من سنن المرسلين  
(ن ج ۵ ص ۱۳۰)

اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کا عیب لگا  
یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو  
ناپسندیدہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔

حد ہو گئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کیونزیم کا ادنیٰ پرستار ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مذاق اڑائے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے  
کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک و شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے اب ہم  
یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے خاک بہن گستاخ زبان ملعون و راز کی ہے ان کے  
مسیح معافی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

پہلی حدیث جو سنن ابوداؤد کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلقیان

فی صافحان الا عفر لهما قبل ان

یفتوقا۔ (ص ۷۷)

جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ معفرت فرمادیتا ہے۔

غور فرمائیے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب

دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص

و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ

معاف فرمادیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے

کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صفات ہوں

یا کیا ٹراؤد خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں

”ما من مسلمین“ کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی

احکام پر عمل کرتے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت و فضیلت بے معنی الفاظ

ہیں اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔  
 حالانکہ وحیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں جس معاشرت  
 کو قرآن نے بطور اصل کلی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے، قرآن میں سلام و تحیۃ کا حکم ہے۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان کی ہے:-  
 دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت
صلی اللہ علیہ وسلم قال	کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندہ مومن
اذا توضأ العبد المسلم او	وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے
المؤمن فغسل وجهه خرج	تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی
من وجهه کل خطیئۃ نظر	کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ
الیہا بعینہ مع الماء او	ٹپک پڑتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی
مع آخر قطر الماء فاذا	آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے
غسل یدیه خرج من	دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں
یدیه کل خطیئۃ کان	ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ
بطشتہا ید الا مع الماء	یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ چھڑ جاتی ہیں

اسے راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بندہ مسلم کے الفاظ  
 او اہوئے یا بندہ مومن کے لئے راوی کو شک ہے کہ اپنے پانی کے ساتھ فرمایا یا پانی  
 کے آخری قطرہ کے ساتھ۔

او مع آخر قطر الماء فاذا  
 غسل وجلیہ خرجت کل  
 خطیئة مشرھا رجلا مع الماء  
 جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں سے چل کر کیا تھا  
 او مع آخر قطر الماء وحتى يخرج  
 پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل  
 نقیا من الذنوب۔  
 جاتی ہیں تاکہ وہ گناہوں سے پاک و صاف  
 ہو کر نکل آتا ہے۔ (ج ۱ ص ۱۲۵)

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندہ  
 مومن رجوایان و اسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو و وضو کرے تو اس وضو سے  
 اس کے صغائر معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔  
 امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:-

والمراد بالخطايا الصغائر  
 حدیث میں جو لفظ خطایا آیا ہے اس سے صغائر  
 دون المکبات کما تقدم بيانه  
 مراد ہیں، کبائر مراد نہیں اس کا ذکر پہلے بھی  
 و كما في الحديث الآخر  
 آچکا ہے، چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی  
 ما لم يغش الكبائر۔  
 مذکور ہے کہ عالم یعنی الکبائر یعنی جبت تک  
 کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث  
 گناہوں کے لائنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، طواغیت سب کچھ کر لو اور پھر صرف  
 وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

غور فرمائیے کس طرح تعلیم رسول کو منع کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہرِ عبودیت ہے، اس میں ایک بندہ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے، اور عبودیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضو ہے۔ قرآن کریم نے وضو کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ سورۃ المائدہ میں وضو و تیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

فَايُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ  
حَجٍّ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَّلِيُقِيمَ  
نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ - کرے تاکہ احسان مانو۔

(المائدہ ع ۲ پ ۱)

اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً  
لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ  
الشَّيْطَانِ (الانفال ع ۲ پ ۱) - اور کہوے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندہ مومن سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر یہ وہی چیز ہے جو کہ وساوسِ شیطانی میں گرفتار ہو کر اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت

کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث تَحِیۃُ الْوُضُوءِ کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:   
 مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضْؤِي هَذَا حَسِبْتُ أَنَّ شَخْصًا نَزَعَتْ مِنْهُ حَبَابًا مِثْلَ حَبِّ بَدْرِيٍّ  
 ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَجِدُ فِيهَا نَفْسًا عَفْرًا لَهُ مَا تَقْدَمُ مِنْ  
 زَيْنَةٍ -   
 اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جی ہی جی میں   
 کوئی بات نہ کہ یعنی وہ خیالات و خطرات   
 سے خالی رہیں، تو اس کے پھلے گناہ معافی

کر دیئے گئے۔

(ج ۱ - ص ۱۲۰)

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے۔

وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِيَّ النَّهَارِ   
 وَرُفُقًا مِّنَ اللَّيْلِ وَرِاتٍ   
 الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ   
 ذَالِكَ ذَكَرْ أَى لِلذَّكَرِ يَنْ -   
 اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں   
 سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے   
 کچھ حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے   
 ہیں بُرے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے

نصیحت ماننے والوں کیلئے۔

(ہود ۱۰۷ پ ۱)

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صافات تفریح ہے کہ نیکوں سے برائی   
 ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارکہ میں اس نماز کی   
 بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پر ویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ   
 سرے سے وہ حقیقت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے اس لئے یہ ساری حدیثیں   
 اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے:-



عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه رواية  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه كرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم اذا قال المؤذن الله اكبر نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا  
 فقال احدكم الله اكبر ثم قال اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا پھر  
 اشهد ان لا اله الا الله قال مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ  
 اشهد ان لا اله الا الله ثم کہا اور اس نے بھی اشہد ان لا الہ الا  
 قال اشهد ان محمدا رسول الله اللہ کہا پھر اس نے اشہد ان محمدا  
 قال اشهد ان محمدا رسول الله رسول اللہ کہا تو اس نے بھی اشہد ان  
 ثم قال حمى على الصلوة قال محمدا رسول الله کہا پھر اس نے حمى على  
 لا حول ولا قوة الا بالله الصلاة کہا اور اس نے لا حول ولا  
 ثم قال حمى على الفلاح قوة الا بالله کہا پھر اس نے حمى على الفلاح  
 قال لا حول ولا قوة الا کہا تو اس نے بھی لا حول ولا قوة الا  
 بالله ثم قال الله اكبر الله کہا پھر اس نے اللہ اکبر اللہ  
 اكبر قال الله اكبر الله کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر اللہ  
 ثم قال لا اله الا الله اكبر کہا پھر اس نے لا الہ الا اللہ کہا  
 قال لا اله الا الله من قبلہ اور اس نے بھی دل سے لا الہ الا اللہ  
 ودخل الجنة۔ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلمات  
 اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص

ان کلماتِ ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان و قلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا  
وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتائیے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟  
اب آخری حدیث جس سے تمسخر کیا گیا ہے وہ لیجئے اس حدیث کے  
الفاظ یہ ہیں :-

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى عليه وسلم  
من صلى لله اربعين يوماً  
في جماعة يدرك التكبيرة  
الاولى كتب له براءتان  
براءة من النار وبراءة من  
النفاق.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت  
کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس  
روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جماعت سے  
نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اولیٰ  
سے شریک جماعت رہا تو اس کیلئے دو  
برائت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک

دورخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق سے  
(جامع ترمذی ج ۱ ص ۳۳)

براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ **انَّ الْحُسْنَیٰ یُذْهِبُ السَّیِّئَاتِ** کی تفسیر ہے  
کہ "صلاة" جب اپنی اصلی شکل میں شرائط و حدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی  
تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں جس شخص کے پیش نظر نماز جماعت یا تکبیر  
کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو  
اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاکم  
کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

لیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمائیے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائر اسلام سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو اس کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہوگی، اس کا قلب جذبہ ایمان و اخلاص سے لبریز ہوگا، عیدیت اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہوگی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جا رہا ہے تو اس پر پروینہ کیوں براغ پائے۔

سلسلہ ۱۳

ہا کہ آج جو اسلام و دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جا رہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دین حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟

اصل یہ ہے کہ پروینہ کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:-

(۱) اطاعت رسول سے انکار و تجرد اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعت رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی و عارضی۔

(۲) سارے صحابہ تابعین تبع تابعین حدیث فقہاء متکلمین صوفیاء لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے قرآن کریم ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور اس جی سے لغت کے نئے نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ثواب، طاعت، قیامت، حشر، زین اعمال وغیرہ تمام مصطلحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظام ربوبیت کو منہائے اسلام قرار دینا یہ جو روس کے اشتراکی نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکتہ میں لیکن کے جذبہ محرکتہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تعیین میں بھی اس کے دوسروں کی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تصادم تھاقت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے ابنیاء و رسل کی تعلیمات کی آخری ہدف اسی نظام ربوبیت کو بتلاتا ہے یہی پرویز کا قرآنی دین جس کا بنا پر اس کے لئے اس کے سراسر ماہی اور سارے مسلمان کافر۔

(۱۵)

تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء سب داخل ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُوا كُفْرًا  
إِلَّا كَذِبًا۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو "خیر امت" فرمایا ہے اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے چنانچہ ارشاد ہے!

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ  
تَمُّهُمُ بِهَيْبَتِ امْتِنَانِهِمْ  
قَامِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَهْوُونَ  
مِنْ أَمْرِهِمْ خُشْيَانًا  
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ  
مِنْ أَمْرِهِمْ خُشْيَانًا

تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھی گئی عالم میں، حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لائے ہو

اللہ تعالیٰ پر۔

(آل عمران ۱۱۰، ۱۱۱)

دیکھیے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو "سب امتوں سے بہتر" بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہو گا۔ لیکن پھر دنیوی کے نزدیک معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا

سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ  
 نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی خیر نہیں  
 رہتی۔ پرویز چونکہ سمرایا کلام الہی کی تحریف میں مہمک ہے اس لئے اس سے اس کے  
 سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے، قرآن مجید میں  
 ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ لَيَسْمَعُونَ

كَلَامَ اللَّهِ تَمَّ بَعْضُ فَوْنَهُ مِنْ بَعْدِ

مَا عَقَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (البقرہ، ۹۷)

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے  
 ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے:-

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ

مَا بُيِّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ

غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ

مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ

مَصِيرًا۔

اور وہ بری جگہ ہے جہنم کی۔

(النساء، ۱۷)

ملاحظہ فرمائیے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لے  
 اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور پرویز کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہٹ گئے اور

دین حق کو مٹانے میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہذا یہ مستحق عذاب ہیں۔  
 اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہو سکتی  
 اور یہ شخص پوری امت کو پک قلم کا قرار دے رہا ہے۔  
 فقہا اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت  
 کی تکفیر لازم آئے نسیم الریاض میں ہے۔

وَكذلك يقطع بتكفير كل من قال اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر  
 قولاً صد وعنه يتوصل به لا تضليل کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے  
 الامۃ ای کو ختم فی ضلالٍ عن پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ  
 الدین والصرط المستقیم (۱۶) سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

~ (۱۶) ~

”اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے نہیں انسان

اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے“

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذات واحد  
 متصف بجمع المہماد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔  
 وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ اور وہی جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو  
 الْأَرْضِ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ طور پر اور جس دن کہے گا ہو جا تو وہ  
 فَيَكُونُ قَوْلَهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يَأْتِيهِ السَّاعَةُ وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ  
 يَنْفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمِ الْغَيْبِ بادشاہت ہے جس دن پھونکا جائے گا صَوْرُ

وَالشَّهَادَةُ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ  
جلنے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی

(انعام ۹۴ پ)

وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہی

وَ الْأَرْضِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ  
آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج

النَّجْمَ لِيَقُولُوا اللَّهُ فَايَ  
اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کہ ہر

يَوْمٍ فَكُونُوا الْعَابِدِينَ  
اُنے چلے جا رہے ہیں۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
تو کہہ کے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو

مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَ لَنْفَعًا  
اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان

وَ اللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
اور نہ نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا

اور جلنے والا۔

وَالرَّحْمَنُ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اور تم سب کا معبود و ایک ہی معبود ہے،

هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان

نہایت رحم والا۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ  
تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہی

لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ وَ لَمْ يَكُنْ  
نہ کسی کو جنما، نہ کسی سے جنما، نہیں ہے

لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (الاحصاء ۱۷ پ)

اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیان سماویہ کا دار مدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ملنے پر ہے اور

تمام انبیاء و رسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید

ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے



اسی طرح اس کی ذات پر بھی پرویز کی اس عبارت میں رجواستفتار ہیں ورنہ ہے  
اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر  
کیا گیا ہے یہ صریح کفر و الحاد ہے۔

— ۱۷ —

## ”آخرت سے مراد مستقبل ہے“

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی  
آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے الفاظ قرآنی کو اپنے معروف و مشہور معانی سے  
پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنا نا ہی با طینت ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح

اسے واضح رہے کہ حال میں مسٹر پرویز نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے  
اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں،  
لیکن اس عبارت کے متعلق کہ۔

”خدا عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر

منعکس کرنا چاہتا ہے“

نہ تو اس نے کسی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزارگی کا اظہار حالانکہ قاعدہ یہ ہے  
کہ جب آدمی ایک بار کفر کا مرتکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزارگی کا اظہار  
نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس بنا پر اتنا ہرگز کافی نہیں کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارات  
اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط  
اور کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے  
قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جو جس کے جی میں آئے معنی  
بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہو تو قرآن العیاذ باللہ باز بچہ  
اطفال بن جلتے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم  
ہو کر رہ جائیں، اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ

والمصوص من الكتاب السنة  
تخل علی ظواہرہا عالم یصرف  
عہا ولیل قطعی .....

کتاب و سنت کی لفظوں کو ان کے ظاہری  
معانی ہی پر محمول کیا جائیگا جب تک کہ کوئی  
ذیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے .....

والعدل عنہا ای عن الظواہر  
الی معانیہا اهل الباطن  
وہم الملاحذۃ لادعائہم ان

اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی  
طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی  
ملاحذہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ

النصوص لیست علی ظواہرہا  
بل لہا معانی باطنیہ لا یعرہا  
الا المعلم وقصدہم بذلک

لفظوں اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے  
باطنی معانی مراد ہیں جن کو درجہ ان کے مضمون  
معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے

تفی الشریعۃ بالکلیۃ، الحادای میل  
وعدول عن الاسلام واتصال  
والتصاق بکفر لکونہ تکذیباً للنبی

ان کا مقصود شریعت حقہ کی بالکل نفی کرنا ہے۔  
الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کفارہ  
کشی کرنا اور کفر سے جڑ جانا اور اس سے جا ملنا

صلی اللہ علیہ وسلم فیما علم بحیث  
یہ بالضرورۃ شرح عقائد ص ۱۱۵

کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم  
کی تکذیب ہے جس کے متعلق یہی طور سے معلوم ہے

اس تعلیم کے سیکھنے والے اس تعلیم کے سیکھنے والے

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:-

فان هولاء زعموا ان ظواهر المشرع کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور  
والکثر باجاءت بہ الرسل من انبیاء علیہم السلام جو کچھ خبریں لیکر آئے ہیں  
الاحترار وما یكون فی المستقبل اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت  
من امور الاخرۃ ومن الحشر حشر، قیامت، جنت اور زخ ان میں سے  
والقیامۃ والجنۃ والنار لیس کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے  
مماشی علی مقتضی ظاہر من لفظہا ظاہری لفظ کا تقاضا ہے... غرض ان کے  
... فضمن مقالہ اقم ابطال المشرع تمام مقالات کا مضمون شریعت کا ابطال  
وتعطیل کاوامر التواہی ریم ایضاً ص ۵۳۹ اور اوامر ذواہی کا معطل کرنا ہے۔

— (۱۸) —

”جنت و جہنم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں“

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر و الحاد ہے۔ قرآن، حدیث  
اور اجماع پر دیکھ کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہو پر  
تمام مسلمانوں کا نزول قرآن سے لیکر آج تک اجماع و اتفاق رہا ہے۔ جنت و  
جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ  
عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام  
کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے  
لکھتے ہیں:-

والمحاصل ان ثبتوا الرسل  
لكن لا على الوجه الذي يثبت  
اهل الاسلام كما ذكر في شرح

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلا سفہ اگرچہ رسولوں  
کے قائل ہیں لیکن اُس طرح نہیں جس طرح  
اہل اسلام کا عقیدہ ہے اس لئے وہ کافر

المسايوه (ردالمجتار ج ۳ ص ۹۶)

ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے

اور اسی اصول پر جو شخص جنت و جہنم کے وجود یا ان کے محل و مقام ہونے کا انکار  
کے کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں :-

وكذلك تكفر من انكر الجنة  
والنار نفسها او محلها.

اور اسی طرح ہم اسی کو بھی کافر کہیں گے  
جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کرے

(ج ۲ ص ۵۵۵) یا ان کے مقامات کا انکار کر دے

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پروردگار کے نظریہ کا ابطال  
واضح ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ  
زُمْرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاؤُهَا فُتِحَتْ  
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا  
أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ  
يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ  
رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ  
يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا ابْلُوا  
بِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ  
گروہ بنا کر نکلے جائیں گے یہاں تک کہ  
جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے  
دروازے کھل دیئے جائیں گے اور ان کو  
دوزخ کے داروئے کہیں گے کہ کیا تمہارے  
پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے  
جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا  
کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی

ملاقات سے ڈرتے تھے، وہ بولیں گے  
کیوں ہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر  
ثابت ہو کر رہا۔

الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝  
(الزمر ۸ پک)

پھر ان سے کہا جائیگا کہ جہنم کے دروازوں  
میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں اور وہ  
متکبرین کا برا ٹھکانا ہے۔

قِيلَ ادْخُلُوا ابْوَابَ جَهَنَّمَ  
خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوًى  
الْمُتَكَبِّرِينَ (الزمر ۸ پک)

اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں  
دوزخ کے داروغوں سے عرض کرو اپنے  
رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ مُخْرَجَةٌ  
جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ  
عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ۔

تھوڑا سا عذاب۔

والمومن ۵۴ پک

اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے  
تھے اور جنہوں نے نیک کام کئے تھے تو باغوں  
میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے  
ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی  
میل ملاقات آپس کا سلام ہے۔

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
بِإِذْنِ رَبِّهِمْ فِيهَا مِنْهَا  
سَلَامٌ۔ (ابراہیم ۴ پک)

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورہ الفرقان (رکوع ۶) میں جنت و جہنم کے لئے  
بالتفصیل لفظ "مستقر و مقام" وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے۔  
بیشک وہ بُری جگہ ہے پھرنے کی اور  
بُری جگہ ہے رہنے کی۔

إِنَّمَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا أَوْ مَقَامًا

(الفرقان ۶ پک)

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:-

حَسُنْتَ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا  
خوب جگہ پر ٹھہرنے اور خوب جگہ پر رہنے کی۔

## سرد ۱۹

”فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں“

”ملائکہ“ کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پروردگار نے ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے، اسلام کی رو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے بشرح عقائد میں ہے:-

والملائكة عباد الله تعالى عالمون فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے

پامرا لا یوصفون بالذکور والانیثہ واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مؤنث۔

”ملائکہ پر ایمان“ کے وہ معنی قطعاً نہیں ہیں جو پروردگار نے بتلائے ہیں بلکہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے جو نسیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ

والملائكة اجساد نورانية سالمة ملائکہ نورانی اجسام ہیں، جسمانی کدورتوں سے

من المکدورات الجسمانیة قابلتہ پاک ہیں مختلف اشکال قبول کر لیتے ہیں اور

للمتشکل والایمان بهم ان ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر

قومن بانهم عباد الله معصومون ایمان لانے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، معصوم

لا یفعلون غیر ما یومرون لایعلم ہیں بغیر حکم الہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی

عد تھمراً لا اللہ (ج ۳ صفحہ ۳۴۵) تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔  
قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پر ویزہ کے زعم باطل کی تردید کرتی ہیں، چنانچہ ان میں سے بعض  
یہاں درج کی جاتی ہیں:-

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا  
سُبْحَانَہٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ  
لَا یَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ  
بِمِصْرٍ کَافِعُونَ۔

اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمن نے (فرشتوں کو)  
اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ  
(فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس  
پر جو کہ بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر  
کام کرتے ہیں۔

(الانبیاء ۲۷-۲۸)

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ  
عِبَادُ الرَّحْمَنِ اِنَّا اَشْهَدُ وَا  
خَلَقْنَاهُمْ سَتَاتٍ شَهَادَةً وَّوَدَّو  
یُسْئَلُونَ (الزخرف ۲۷-۲۸)

اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں  
عورت قرار دے رکھا ہے کہ یہ ان کی پیدائش  
کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا  
اور قیامت میں ان سے باز پرس ہوگی۔

اللہ یصطفیٰ مِنْ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا  
وَمِنَ النَّاسِ (الحج ۱۰-۱۱)

تو محمد ﷺ فَاِطْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا اُولٰٓئِ  
اَبْنِیَّةٍ مِّثْنٰی وَتَلٰثٍ وَرُبْعٍ  
یَزِدْنٰی فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ۔

انسانوں میں سے۔  
تمام تر حمد اسی اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا  
پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں  
بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین  
اور چار چار پرواز باز رہیں۔ وہ پیدائش  
میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔

(الفاطر ۱۱-۱۲)

## ”جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے“

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے مشخص کی ہے، اسلامی عقائد کی رو سے جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پر ویزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں۔  
 قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ ۖ  
 فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ  
 بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا  
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرًا  
 لِلْمُؤْمِنِينَ  
 جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور  
 اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا  
 اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ  
 دشمن ہے ان کا فرد کا۔  
 خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ  
 وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ  
 فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ  
 (البقرہ ۱۲۴ پ)

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارج



ہذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے  
ورن کو محض قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

— (۲۱) —

**قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد** پرویزی مذہب کی مایہ ناز خصوصیت

ہے۔ اس الحاد کا ایک مختصر سامونہ استفتائیں درج ہے جو اس کے زعم باطل  
میں سورہ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرویزی کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ  
ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک

۱۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جو تبیین و تشریح اپنے قول و  
عمل سے کی ہے وہ سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹا ہے۔

۲۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہار، ائمہ لغت سب کے سب  
عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

۳۔ جدید سائنسی اکتشافات، مغربی علماء و مفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے  
مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بنا پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویزی کے لئے الحاد و ناگزیریتھا لہذا ان اصول کو  
لمحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح قطالی جو اپنی فتنہ سالہوں  
میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت،  
وزن اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام الفاظ شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شرعیات محمدیہ کے

مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماء امت نے ہمیشہ الفاظِ قرآن و حدیث کو اس کے ظاہری مفہام سے ہٹا کر نودساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:-

صرف الفاظ الشرع عن ظواہر  
المفہومۃ الی امور باطنیۃ لایسبغ  
منہا الی الافہام فائدۃ کدأب  
الباطنیۃ فی التاویلات لہذا ایضاً  
حرام و ضررہ عظیم فان الالفاظ  
اذا صرفت عن مقتضی ظواہرہا  
بغیر اعتصام فیہ بنقل  
عن صاحب الشرع و من غیر  
ضرورتہ قد عوایہ من دلیل العقل  
اقتضی ذلک بطلان المثقۃ  
بالالفاظ و سقط بہ متفعدۃ کلام  
اللہ تعالیٰ و کلام رسولہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فان ما یسبق منہ الی افہام  
لا یوثق بہ و الباطن لا ضبط لہ بل  
تتعارض فیہ الخواطر و یکین

شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم  
معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لیجانا  
کہ جرم تصور اولاً ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ  
تاویلات کرتے ہیں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ  
بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے  
کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات  
سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں  
صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی  
ایسی ضرورت کے کہ جس کی طرف دلیل عقلی  
رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ الفاظ پر سے  
اعتماد اٹھ جائے گا اور اللہ کے کلام اور اس کے  
رسول کے کلام کا نفع ختم ہو جائیگا کیونکہ جو  
معنی ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو  
اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ  
نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے

تفزیلہ علی وجہ شتی و هذا ایضاً اور اس کو مختلف وجہ پر حمل کیا جا سکتا ہے  
 من البدع الشائعة العظيمة اور یہ کبھی ان بدعتوں میں سے ہی جو عام ہیں  
 الضرر و اتما قصد اصحابها اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے  
 الاعراب لان النفوس ماثلتہ معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا  
 الی الغریب و مستلذاتہ بهذا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ بہر نئی آئے کہ طرف ذہن  
 الطریق توصل الباطنیۃ الی ہدم مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذت سمجھتا ہے اور اسی  
 جمیع الشریعۃ بنا و یل ظواہرہا طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انہوں نے  
 و تنزیلہا علی رأیہم۔ تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے  
 (ج ۱ ص ۲۳۳)

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں۔

و كذلك وقع الاجماع من علماء الدین اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے  
 علی تکفیہ کل من واقع بعض الکتاب اس شخص کی تکفیر پر جو بعض قرآنی کو دفع کرے  
 ای منع و نازع فیما جاء صریحاً یعنی قرآن میں جو چیز صراحتاً مذکور ہے اس کو  
 فی القرآن کبعض الباطنیۃ نہ ملنے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہی  
 الذین یدعون لہا معان آخر کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے  
 غیر ظاہرہا۔ (ج ۲ ص ۵۲۵) معانی کا اوجا کرتے ہیں۔

— (۲۲) —

”اوم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس

## آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے!

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، مگر عقائد میں صاف تصریح ہے۔

اول الانبیاء وادم واکھرم محمد نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں  
 علیہ السلام، اما نبوة ادم اور آخری جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ السلام فی کتاب الموال وسلم ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت  
 علی انہ قد امر ونہی..... قرآن شریف سے جس سے معلوم ہوتا ہے  
 وکذا السنۃ والجماع فانکار کہ آپ کو امر و نہی کی گئی تھی..... اور اسی طرح  
 نبوتہ علی ما نقل عن البعض سنت اور جماع سے بھی لہذا آپ کی نبوت کا  
 یکون کفراً۔ انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے۔

اور علامہ ابن نجیم کے المراقب میں لکھتے ہیں:-

وبقوله لا اعلم ان ادم علیہ السلام اس شخص کی تکفیر کی جائیگی جو یہ کہے کہ میں  
 نبی اولاد۔ (ج ۵ ص ۱۳۰) نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں

اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے اور اس دور  
 کے سب سے پہلے انسان جو اس سے تھا، اس سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے  
 ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور ان ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے  
 ملاحظہ فرمائیے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پر ویزی فکر کی کس طرح واضح

تردید کر رہی ہیں:-

ان مثل عیسیٰ عند اللہ مکمل  
بلاشبہ مثال علیؑ کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے  
جیسے آدمؑ کی کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر  
اس سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و  
ابراہیم و آل عمران علی  
العالمین۔ آل عمران ۷۶ پی

دونوں جہانوں پر۔  
دونوں آیتیں بالقرآن بتلا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے  
مرا کوئی نوع نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

سلسلہ ۲۳

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ کوئی  
معجزہ حسی نہیں دیا گیا“

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

۱) قرآن کریم جو لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا

اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

(۲) آپ کی سمیرا نہ زندگی۔

(۳) وہ خوارق عادات جو آپ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر وغیرہ

کا آپ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ

یہ سب معجزات حسیہ ہیں جن کا ثبوت تو اتنے سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں :-

والذی اظہر اللہ تعالیٰ لبیننا صلی اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 اللہ علیہ وسلم من المعجزات ثلاثہ تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین  
 امور اعظمها القرآن، ثم الامر الثاني معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی  
 حالہ فی نفسہ التي استمر علیہا ذاتی حالت یعنی آپ کے وہ بلند اور عالی خلاق  
 من عظیم الاخلاق و شریف الاوصاف و اوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر  
 .... ثم الامر الثالث ما ظهر علی فانزہ ہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات  
 یدیدہ من الخوارق۔ امور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے

اور پھر بہت سے خوارق عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :-

فالقدر المشقوك بيها هو طهور الخارق ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک

علی یدیدہ متواتر بلا شك۔ خارق عادات امر کا صدور ہے جو بلا شبہ متواتر ہے

اور جب معجزات حسیہ کا ثبوت تو اتنے سے ہوا تو سرے سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے  
 انکار کر دینا کفر محض ہے۔

سر ۲۴

”معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان ہے۔ اور

مسجد اقصیٰ سے مراد مسجد نبوی ہے!“

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ

والمعراج لرسول الله صلى الله عليه وسلم كالمعراج سیداری  
 وسلم في اليقظة بشخصه الى السماء میں ہوتی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ  
 ثم الى ما شاء الله من العلیٰ آسمانوں کی طرف لیجا یا گیا اور پھر وہاں سے  
 (شرح عقائد ص ۱۰۱) جن بندیوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاور ہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:-

- (۱) مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے
- (۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لیجانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر ملحد و زندقہ ہے۔
- (۳) آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف برسی، اس کا ثبوت اخبار آحاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:-  
 وقد تواترت الروایات فی حدیث واقعا سرار کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب  
 الاسراء عن عمر بن الخطاب و علی ابن علی، ابن مسعود، ابو ذر، مالک بن صعصعة  
 مسعود و ابی ذر و مالک بن صعصعة و ابو ہریرہ، ابو سعید، ابن عباس، شداد بن  
 ابی ہریرہ و ابی سعید و ابن عباس و اوس، ابی بن کعب، عبد الرحمن بن قرط،  
 شداد بن ادس و ابی بن کعب، عبد الرحمن ابوجہ، ابویلی، انصاری حضرات۔ غیر اللہ  
 ابن قرط، و ابی جہ و ابی لیلی الانصاریین ابن عمرو، جابر، خذیفہ، بریدہ، ابوالیوب  
 و عبد اللہ بن عمرو و جابر و خذیفہ ابو امامہ، سمرہ بن جندب، ابوالخیر  
 و بریدہ و ابی ایوب ابی امامہ و صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء  
 سمرہ بن جندب و ابی الخیر و دختران صدیق اکبر رضی اللہ عنہم سے

صہیب الرثی وام ہانی وعائشہ و اسماء  
 اینتی ابی بکر الصدیق رضوانہ عنہم  
 اجمعین منہم من ساقہ بطولہ و منہم  
 من اختصرہ علی ما وقع فی المسابند  
 ..... فحدیث الاسراء و اجمع علیہ المسلمون  
 و اعرض عنہ الزنادقہ و الملحدون -  
 (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴)

بتواتر و آیات آن ہیں، ان حضرات  
 میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام و  
 کمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصاراً  
 کے ساتھ جیسا کہ کتب مسابند میں موجود  
 ہے..... غرض حدیث اسرار پر  
 مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ و  
 ملحدین نے اس سرور گردانی کی ہے۔

— (۲۵) —

## ”تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے“

تقدیر کا عقیدہ اہل سنت و الجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا  
 منکر ضال و مبتدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل  
 کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدریۃ مجوس ہذا الامۃ درواہ

تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت

احمد و ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 کے مجوس ہیں اے

ان مجوسی ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک نیکی کا پیدا کرنے والا ”یزدان“  
 یعنی خدا ہے اور بدی کا وجود میں لاتے والا ”اہرمن“ یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین  
 کو مجوسی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ جس طرح مجوسی خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے، اسی طرح  
 منکرین تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں۔

❖



تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن و حدیث کی تصریحات اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کی بنا پر داخل ہوا ہے، مجوس ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پروتیز چونکہ شریعت محمدیہ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ کے عقائد و اعمال کا مذاق و استخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور مفکرین کی آرا کو اولیت و اہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ و امریکہ کے مستشرقین پر یہ خیبط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے ممکن ہے کہ کسی سر پھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پروتیز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ لگائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن و حدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمائیے آیات ذیل:-

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۗ وَإِلَيْنَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ ۗ وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۗ

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ مُّقَدَّرًا ۗ وَرَكَّازًا ۗ

اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص

انداز مقرر کر دیا۔

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اس کا خاص انداز رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تجاوز نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَ  
لَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ  
أَنْ نُبْرَأَهَا، إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ  
يَسِيرٌ لِّكَيْلًا فَاسْوَأِ عَلَيَّ مَا فَا تَكْمُدُ  
وَلَا تَقْرَحُوا بِمَا آتَاكُمُ وَاللَّهُ لَا  
يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ۔

کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص  
تہا بسا جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی  
ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں  
یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز  
تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو  
تم کو مل جائے تم اس پر نہ اترنا اور اللہ تعالیٰ  
کسی اترانے والے کی سختی باز کو پسند نہیں کرتا۔

(الحديد ۳۷-۳۸)

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے  
مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی  
مشیت و علم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق  
ہو کر رہے گا ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہو سکتی ورنہ اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی  
کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ سخت  
پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خودکشی  
تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور و سرکش  
بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدہ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی  
کیفیت مختلف ہوگی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہمکنار رہوگا اور دوسری صورت

میں شکر و انابت سے۔

ان آیات کے بعد احادیثِ نبویہ کی طرف آئیے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں اس باب میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔ علیؑ، ابن مسعودؓ، ابو موسیٰ اشعریؓ، عمران بن حصینؓ، عبید اللہ بن عمرؓ، عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ، ابو ہریرہؓ، سہیل بن سعدؓ، عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

وفي هذا الأحاديث كلها دلائل ظاهرة  
لهذا هب هل السنة في اثبات القدر  
وان جميع الواقعات لقضاء الله تعالى  
وقدره خيرها وشرها تنعها و  
صوفا (ج ۲ ص ۳۳۴) ہیں اچھے ہوں یا بُرے سو مند ہوں یا نفضادہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقیہ حیات تھے جیسے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ و حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ انہوں نے منکرین تقدیر کی وا شکاف تردید کی علامہ ابن القیم کا بیان ہے:-

و بدعت القدر ادرکت انحر الصحابۃ تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کے آخری دور  
 فانکرھا من کان حیاً کعبد اللہ میں رونا ہوا اور اس کا ان حضرات نے  
 ابن عمر ابن عباس و امثالہما انکار کیا جو اس وقت صحابہؓ سے زندہ تھے  
 رضی اللہ عنہم و تہذیب السنن جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس

ج ۷ ص ۶۱ طبع مصر اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے  
 اور اس کے کسب و اختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ناخیز توڑ کر  
 بیٹھ جانا چاہیے بلکہ تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور  
 انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا و سزا دی جاتی ہے۔

— ۲۶ —

”ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک فیون  
 ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی“

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہتا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت

قرآن کریم سے ہے، ارشاد ربانی ہے :-

وَالْوِزْنَ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ، مَنْ ثَقُلَتْ  
 اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا  
 موازینہ، فأولئك هم المفلحون پتہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے  
 وَمَنْ خَفَّتْ موازینہ، فأولئك  
 اور جس شخص کا پتہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ  
 الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ يَٰۤأَنۡفٰٓسُ كَانُوا  
 ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب

بَايْتِنَا يَظْلِمُونَ (الاعراف ع ۱۵) اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔  
دوسری جگہ وارد ہے:-

وَلَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ  
الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا  
وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرَجٍ  
أُتِينَا بِهَا وَكُنَّا حَاسِبِينَ  
اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازو میں  
قائم کریں گے سو کسی جی پر ایک ذرہ ظلم  
نہ ہوگا اور اگر کسی کا عمل (رائی کے دانہ کے  
برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم  
کافی ہیں حساب کرنے کو۔  
(الانبیاء ع ۴۷ چ ۱)

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن  
یقینی ہے اور احادیث متواترہ و مشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے  
کہ کتب عقائد میں مرقوم ہے:-

والوزن حق و وزن اعمال حق ہے

(شرح عقائد ص ۷۴)

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:-  
وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ فَلْيَمْسِكْ ثَوَابَهُ  
مِنْهَا (آل عمران ع ۱۵۷) اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم  
اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:-

مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ  
ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - وَكَانَ اللَّهُ  
سَمِيعًا بَصِيرًا (النساء ع ۱۹) جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں  
ثواب دنیا و آخرت کا ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اور سورۃ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے :-

اَلَّذِي لَا اُصْنِعُ عَمَلًا حَامِلًا مِّنْكُمْ  
 مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْتَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ  
 بَعْضٍ فَاَلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاخْرَجُوْا  
 مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْدُوْا فِى سَبِيْلِ  
 وَ قَتَلُوْا اَوْ قُتِلُوْا اَلَا كَفَرْنَا  
 عَنْهُمْ سُبْحٰنًا هُمْ وَاَلَا دُخِلْتُمْ  
 جَنَّتِ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ  
 تُوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، وَاَللّٰهُ  
 عِنْدَ اَحْسَنِ التَّوَابِ .

یہ کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہو  
 اکارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو  
 تم آپس میں ایک دوسرے کے جزد ہو سو جن لوگوں  
 نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکل گئے  
 اور تکلیفیں دینے میری راہ میں اور جہاد کیا  
 اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی خطائیں معاف  
 کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں  
 داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی  
 یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی  
 کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اور سورۃ قصص میں فرمایا ہے :-

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيُكَلِّمُوْ  
 تُوَابٌ اَللّٰهُ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ  
 وَعَمِلَ صَالِحًا دَعَاۤءًا نَّجِيًّا

اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس  
 تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے  
 جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیاتِ بلا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کی صاف تصریح ہے  
 اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا  
 صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا وزن اعمال کے عقیدہ کو ایمنوں سے تعبیر کرنا  
 صریح کفر ہے۔ اسی بنا پر فقہائے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھتے کو کفر کہا ہے

چنانچہ علامہ ابن الجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:-

ولعدم رؤیة الثواب علیٰ اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب

الطاعة (ج ۵ ص ۱۳۳) ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔

— (۲۷) —

"انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں ہوتی بلکہ لفظ یہ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے"

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم و حوا سے ہوئی ہے ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَرِجَالًا كَثِيرًا

دیکھئے آیت مبارکہ میں "نفس واحدہ" (ایک جان) کی صاف تفسیح موجود ہے پھر

یہ کہتا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوتی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم

وجود میں آگئی۔ قطعاً کفر و ضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

— (۲۸) —

"نماز پوجا پاٹ، روزہ برت، اور حج یا تہ ہے اور اب یہ تمام

عبادات اس لئے سہل انجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہو ورنہ  
ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہرگز عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ ہے۔

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات و ارکانِ اسلام کا استخفاف و استہزار صریح کفر ہے،  
قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَأَيُّهَا وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ  
تَسْتَهْزِئُونَ (التوبہ ع، ۷۷) سے استہزار کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکانِ اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزار  
استخفاف و حقیقت آیاتِ الہی کا استہزار ہے اور آیاتِ الہی کا استہزار و استخفاف  
بلاشک و شبہ کفر ہے۔

— (۲۹) —

”نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کیلئے  
نہیں کہا بلکہ قیامِ صلوة یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے۔  
جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر نبوت  
نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہو۔“

”قیامِ صلوة“ کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے قرآن کریم ہے

جہاں بھی ”اقامتِ صلوة“ کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آدابِ ظاہرہ و باطنیہ  
کے ساتھ اس معروف عبادت کی ادائیگی ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامتِ



عملی تشریح خود اپنے اقوال و افعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ  
 صَدُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ وَ حَسْبُ طَرَحٍ لِّمَنْ نَظَرَ بَصِيْرًا وَ كَيْفُو اَسِيْ طَرَحٍ لِّمَنْ نَظَرَ بَصِيْرًا  
 پھر پوری امت ہر رسالت سے لیکر آج تک مسلسل و متواتر اس فریضہ پر  
 مار بند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء  
 نے تشریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے  
 پتا نچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:-

وان صفات الصلاة المذكورة بدائشہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن  
 المشهورة المخصوص عليها میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ  
 فی القرآن وهي التي فعلها صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم و شرح کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس کے احکام  
 مراد الله بذلك و ابان حددها اور اوقات کی تبیین و تشریح کی ہے ...  
 و اوقاتها... ولا ترتاب بذلك اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو  
 بعد المرتاب في ذلك المعلوم شخص کہ اس میں شک کرے کہ جس کا ضرورت  
 من الدين بالضرورة والمنكر لذلك دین میں ہونا معلوم ہو اور پھر علم ہو جانے اور  
 بعد البحث عنه وصحة المسلمين مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس  
 كافرًا بالاتفاق . (ج ۲ ص ۵۵۳) سے منکر ہو وہ بالاتفاق کافر ہے۔

— — — — —

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلاۃ کیلئے

## کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء متعین تھے

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیہ دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے اوقات پنجگانہ تواتر منقول ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔  
علامہ سرخسی اپنے "اصول" میں تواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:-

تحو نقل اعداد الرکعات اعداد  
الصلاة ومقادیر الزکاة والدیات  
وما اشبه ذلك (ج ۱ ص ۲۸۳) منقول ہوتی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

والحق ان المسائل الاجماعیة تارة  
یصعبها التواتر عن صاحب الشرع  
کوجوب الخمس وقد لا یصعبها فالاول  
یکفر جاحدا لمخالفة التواتر  
لا لمخالفة الاجماع۔

در المختار ج ۳ ص ۲۹۳ سو نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔

اور اسی لئے علمائے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے نسیم الریاض میں ہے:-

وذلك اجمع على كفر من قال من اورا سی طرح اجماع ہے ان خوارج کے  
الخوارج ان الصلاة الواجبة طرفی کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے  
النهار فقط والمراد بطرفی النهار دونوں سمروں پر فرض ہے یعنی دن کے  
اولہ و آخرہ (ج ۲ ص ۵۵۰) شروع میں اور آخر میں۔

— (۳۱) —

زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر  
حائد کرے اس ٹیکس کی کوئی مشرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت  
اشدھ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسبت  
مجھا تھا تو اس وقت یہی مشرح شرعی تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی  
حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے  
تو یہی بیس فی صدی مشرح شرعی قرار پائے گی۔

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک  
بہایت اہم عبادت ہے قرآن کریم نے اس عبادت کی بجا آوری کا بار بار حکم دیا ہے اور  
اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمام جوئیات  
کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوٰۃ واجب ہوگی، نصاب زکوٰۃ کیا کیا ہیں، شرائط و وجوب کیا  
ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہہ دیتا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے۔ زکوٰۃ کی شرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لیکر آج تک قاطبہ اس پر عمل پیرا چلی آئی ہے اس میں شک و انکار کی گنجائش کہاں ہے۔

— ۳۲ —

آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام ایسا آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

یہ بھی صریح الحاد و کفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے، قرآن نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکید و حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں پھر یہ کہنا کہ "آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارہ یا کنایہ یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوی دور کے لئے ہیں پھر یہ کہ حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

— ۳۳ —

"صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکسوں میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوباً لیا جائے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جائیں" یہ صحابہ کے ساتھ مذاق ہے، صدقہ فطر واجب ہے اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالت سے لے کر  
آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آ رہا ہے پرویز نے اس عبارت میں جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا استہزاء و استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

(۳۲)

## " حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس ہے "

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی  
آیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت  
ہونے پر شاہد عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا  
ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں! ارشاد ہے!

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ ارْتَضَىٰ لِنَفْسِهِ لِرَجُلٍ مِّنْ ذٰلِكَ اِسْتِطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا عَلِمَ اَنَّهٗ سَبِيْلًا  
فَاِنَّ اللّٰهَ عَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ . وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہو تو  
آل عمران ع. ۱۰۱ (پ)

اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے عنی ہیں۔  
حج جیسی اہم عبادت کو محض کانفرنس کہہ دینا صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے  
نیم الریاض میں ہے:-

وَكٰذٰلِكَ يٰعٰلَمِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ اللّٰهَ يَكْفُرُ عَنِ الْمُنٰكِفِيْنَ . اور اسی طرح اگر کسی شخص نے حکم یا بیت اللہ  
البیت او المسجد الحرام او اندر صفتہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے  
الحج التي ذكرها الفقهاء من اجبانه انكارها جس کو فقہاء نے واجبات حج یا

واركانه ونحوها او قال الحج واجب ارکان حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا  
 فی القرآن واستقبال القبلة كذلك کہ حج قرآن میں فرض ہے اور اسی طرح  
 ولكن كونه ای المذکور من الحج والاستقبال قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔ لیکن شریعت  
 علی هذه الهيئة المتعارفة شرعاً عند کی اس ہیئت متعارفہ کو جو لوگوں میں الحج  
 سائر الناس وان تلك البقعة المعروفة ہر اور اس مشہور مقام کو جو کہ مکہ یا بیت اللہ  
 ہی حکمتہ والیبت المسجد الحرام لا ادري... اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا.....  
 ولعل التأقلم ان النبي صلى الله عليه اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ  
 وسلم قسرها وبينها للناس بهذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی  
 التفاسير غلطوا في نقلها وهموا یہ تفصیلات بیان کی ہیں انہوں نے اس کے  
 فهذا القائل مثله من يشك بیان کرنے میں غلطی کی ہو اور ان کو وہم  
 في معاني النصوص المتواترة ہو گیا ہو تو یہ کہنے والا اور اس جیسا شخص  
 لامرية في تكفيره ای المحکم جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے  
 بكفره لا نكاره ما علم من الدين کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک  
 بالضرورة وابطاله الشرع و نہیں کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر  
 تكذيبه لله ورسوله اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ  
 (۲۷ ص ۵۵۲)

— (۳۵) —

"قرآنی کیلئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی

اس کی حیثیت شرکاء کا نفرس کیلئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی،

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے :-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ اِنَّمَا لِلَّهِ طَائِفَةٌ مَّا عَنِ النَّاسِ غَيْرِ شَيْءٍ لَّيْسَ بِاِنَّ يَتَّقُوا لَئِن كَانُوا يَفْقَهُوْنَ اِنَّ اِنَّ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اِنَّ اِنَّ رَبَّكَ لَکَ لَکٰرِمْۙ

اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کیلئے

(الانعام ۲۰۷ پ ۱) ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

اس آیت میں نُسُکِ کا لفظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیت کریمہ توحید و تفلویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحتاً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہو کرتی ہے نُسُک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکوتر میں ہے :-

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ  
پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر

اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا عہد رسالت سے لیکر آج تک برابر اس پر امت کا عمل درآمد چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں :-

ولاخلاف فی كونها من شرائع

اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی

شعائر اسلام میں سے ہے۔

الدين - (ج ۱۰ ص ۲)

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ  
ابن نجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:-

ويكفر بانكاره اصل الوثور والاهنية اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتر

یا قربانی کا انکار کرے۔

(ج ۵ ص ۱۳۱)

—————(۳۶)—————

”تلاوت قرآن کریم عہدِ سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے“

تلاوت قرآن کریم کو عہدِ سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت  
قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منصب نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے۔ اسی طرح  
قرآن کریم میں ان لوگوں کی مدح و ستائش مذکور ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے  
ہیں، ارشاد ہے:-

الَّذِينَ اتَّبَعُوا هُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَ

حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ

بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْخَاسِرُونَ (البقرہ ۱۲۶ پ)

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو

پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہر وہی

اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس سے منکر

ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

۱۲ چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر ۱۲ میں گزر چکی ہیں۔



لَيْسُوا سَوَاءً وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ  
 قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ  
 وَهُمْ يَسْجُدُونَ - (آل عمران ۱۳۴) پی  
 وہ سب برابر نہیں، اہل کتاب میں ایک  
 فرقہ ہے سیدی راہ پر جو اللہ کی آیتیں پڑھتے  
 ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں  
 اس لئے تلاوتِ قرآن کا رشتہ جا دو منتر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

— (۳۷) —

## ”ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے“

یہی سراسر غلط ہے، ایصالِ ثوابِ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے اور  
 اس پر جمہور امتِ محمدیہ کا عقیدہ ہے، قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل  
 بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدر میں ان کو تفصیل سے نقل  
 کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے :-

فہذہ الآثار و ما قبلہا و ما  
 فی السنۃ ایضاً من نحوہا عن  
 کثیر قد ترکناہ لحال الطول  
 ینبغی القدر المشترك بین الكل  
 و ہوان من جعل شیئاً من  
 الصالحات نفعہ اللہ بہ مبلغ  
 التواتر و کذا ما فی کتاب اللہ تعالیٰ  
 من الامر بالدعاء للوالدین جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہے چنانچہ  
 غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکی  
 نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور  
 بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے  
 طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا  
 قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصالِ ثواب سے  
 اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تو اتر کی حد  
 تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں  
 جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہے چنانچہ

فی قولہ تعالیٰ (وقل رب ارحمہما اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم یہ دعا کرو کہ اے  
 کما رتبیانی صغیراً) ومن الاخبار میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما  
 باستغفار الملائکۃ للمومنین جس طرح کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش  
 قال تعالیٰ (والملائکۃ یسبحون کی تھی اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا  
 بحمد ربکم ویومنون بہ ہے کہ فرشتے یومنین کیلئے مغفرت کی دعا کرتے  
 ویستغفرون للذین آمنوا) ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے اپنے  
 پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے  
 حصول الانتفاع بعمل الغیر ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں کیلئے  
 یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے  
 (ج ۲ ص ۳۰۹)

کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے۔

— (۳۸) —

”دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے“

یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے  
 اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہد رسالت میں  
 تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ  
 لَكَا فِظُونَ۔ (النخ ۱۴۱ پ ۱)

بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی  
 ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے

محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

— (۳۹) —

”قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور جو ہر مسلمان ہر مسلمان ہیں“

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے۔  
العیاذ باللہ تعالیٰ۔ پرویز نے اس سلسلہ میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود  
پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا

اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو

فَلَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت

مِنَ الْخَاسِرِينَ (آل عمران ۸۴ پ) میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئے دین  
کے مقابلہ میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چلی ہے  
کہ اپنی ان ناپاک ماسعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

— (۴۰) —

”صرف چار چیزیں حرام ہیں“

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی  
حرمت صریح کتاب و سنت میں وارد ہے کیونکہ کتاب، ملی، شیر، بھڑیا، رچیہ، بندر  
سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تنقیحات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل  
 حدیث پڑھیے اور دیکھئے کہ پرویز پراس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے:-  
 عن المقدم بن معد یکرِب حضرت مقدم بن معد یکرِب رضی اللہ عنہ سے  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن تے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا  
 ومثلہ معہ الا یوشک ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک اور چیز  
 رجل شبعان علی اریکتہ (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا  
 یقول علیکم بهذا القرآن ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص  
 فما وجد تم فیہ من حلال اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس  
 فاحلوہ وما وجد تم فیہ تم صرف اس قرآن کو لازم پکرو، اور جو اس میں  
 من حرام فحرموہ وان ما حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام  
 حرم رسول اللہ کما پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس  
 حرم اللہ چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح حرام ہے  
 (الحديث) جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

جستجوئیے

اب ہم تاویل و تحریف اور الحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے  
 سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کی  
 تصنیف ”اکفار الملحدین“ سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب  
 کفر و ایمان کی تنقیح میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف

علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر و الکھاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور شاہیر ائمہ کی آرا کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علماء عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے اس کتاب پر تصدیق و تائید کی موافقت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے جتہ جتہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں :-

و اما ما يتعلق من هذا الجنس امام غزالی فیصل لتفرقة بين فراتين دين  
 باصول العقائد المهمة فيجب تكفيره كے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد  
 من يغير بغير برهان قاطع كالذي سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے  
 يتكر حشر الاجساد وينكر العقوبات جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنی  
 الحسية في الآخرة بظنون واهام سے پھیر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے  
 واستبعادات من غير برهان جیسا کہ کوئی شخص محض وسم وگمان کی بنا پر  
 قاطع فيجب تكفيره قطعاً حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے  
 (الكفار الملحدين من منقول از فيصل لتفرقة) ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجتماعيات الصحابة اجماعات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک  
 رضی اللہ عنہم عند الطحاوی وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح  
 في معاني الآثار وبعض طرقه معانی الآثار میں حدیث کے سلسلہ میں بروایت  
 الأخرى فتح الباری من حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور

حد الخمس عن علي رضي الله عنه  
 قال شرب نفر من اهل  
 الشام الخمر وعليهم يومئذ  
 يزيد بن ابي سفيان وقالوا  
 هي حلال وتاؤلوا ليس  
 على الذين آمنوا وعملوا  
 الصالحات جناح فيما  
 طعموا الايت، فكتب فيهم  
 الى عمر فكتب عمر ان  
 ابغتهم الى قبل ان يفسدا  
 من قبلك فلما قدموا  
 على عمر استشار فيهم  
 الناس فقالوا يا امير المؤمنين  
 نرى انهم قد كذبوا على  
 الله وشرعوا في دينهم  
 ما لم يأذن به الله  
 فاضرب اعناقهم وعلى  
 ساكت فقال ما تقول  
 يا ابا الحسن فيهم؟ اري  
 اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں  
 جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب  
 پئی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید بن  
 ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے  
 کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور آیہ  
 کریمہ لیس علی الذین آمنوا وعملوا  
 الصالحات جناح فيما طعموا سے  
 جواز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی  
 اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو  
 لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیجو  
 اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں  
 جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو  
 آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا، صحابہ نے عرض  
 کیا امیر المؤمنین ہمارے رائے تو یہ ہے کہ  
 ان کو قتل کر دیں کیونکہ ان لوگوں نے  
 اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور دین میں ایک  
 ایسی حرکت کی جسکی اللہ نے اجازت نہیں  
 دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھیٹے تھے تو حضرت

ان تستیبرہم فان تابوا  
 ضربتہم ثمانین ثمانین  
 لشرہم الخمر وان لم یتوبوا  
 ضربت اعناقہم قد کذبوا  
 علی اللہ وشرعوا فی دینہم  
 ما لم یاذن بہ اللہ  
 فاستتابہم فتابوا فصرہم  
 ثمانین ثمانین -

عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ  
 میں کیا فرماتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا  
 خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر  
 وہ توبہ کر لیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں  
 اسی اسی کوڑے لگائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو  
 ان کو قتل کر دیں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ پر  
 جھوٹے بولائے اور اپنے دین کے بارے میں  
 ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں  
 دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا  
 انھوں نے توبہ کر لی پھر انکو اسی اسی کوڑے  
 لگائے گئے

و اکفار الملحدین منقول از طحاوی  
 ص ۸۹ ج ۲ - فتح الباری ص ۶ ج ۱۲  
 و کنز العمال

وقال ابن القیم المجاز والتاویل  
 لا یدخل فی المتصوص وانما  
 یدخل فی الظاہر المحتمل لہ و ہا  
 نکتۃ ینبغی التفطن لہا وہی ان  
 کون اللفظ نصاً یعرف بشئین  
 احدہما عدم احتمالہ لغير  
 معنایہ وضعاً کا لعشرۃ و  
 الثانی ما اطر د استعمالہ

علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے  
 ہیں، مجاز اور تاویل کی "منصوص" میں گنجائش  
 نہیں، تاویل تو صرف "ظاہر متحمل" میں ہو سکتی  
 ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش  
 نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا  
 "نص" ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔  
 (۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی  
 دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ

علیٰ طریقۃ واحدة فی جمیع  
 مواردہ فانہ نص فی معنایہ  
 لا یقبل تاویلاً ولا مجازاً  
 وان قد تطرق ذلک الی  
 بعض افرادہ وصار ہذا  
 بمنزلۃ الخبر المتواتر لا یطرق  
 احتمال الکذب الیہ وان تطرق  
 الی کل واحد من افرادہ و ہذہ  
 عصمت نافعۃ تدلک علی خطأ  
 کثیر من التأویلات فی السمعیات  
 التی اطرحت استعمالہا فی ظاہرہا  
 وتاویلہا والحالۃ ہذہ غلط  
 فان التأویل انما یکون لظاہر  
 قد ورد شاذاً مخالفاً للخیرہ  
 من السمعیات فیحتاج الی  
 تاویلہا لیوافقہا فاما اذا  
 اطرقت کلہا علی وتیرۃ  
 واحدیۃ صارت بمنزلۃ النص  
 واقوی وتاویلہا ممتنع

کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔  
 (۲) وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک  
 ہی معنی کے لئے استعمال ہوا ایسا لفظ بھی اپنے  
 معنی میں "نص" ہی کہلائے گا جس میں کسی  
 تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے  
 بعض افراد میں تاویل ہو سکتی ہے جس طرح  
 کہ "خبر متواتر" میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا  
 احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ  
 اس کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ خطا سے  
 محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے  
 ہمیں قرآن و حدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات  
 کا غلط ہونا معلوم ہو جائیگا جن کا استعمال  
 اپنے ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت  
 میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے  
 کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں  
 ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور دوسری  
 نقول سے معارض ہو ایسی صورت اس کی  
 تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا  
 جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں



مماثل استمال ہوتا چلا آتا سو وہ لفظوں  
کی طرح ہوجاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی  
اس کی تاویل بالکل منع ہے

اجماع ائمتہ علی تکفیر من خالف  
الدين المعلوم بالضرورة والحکم  
بردتہ (اکفار الملحدین ص ۶۵ منقول از

ایشیاری الخی از محمد بن ابراہیم وزیر بمانی

اعلم ان اصل الکفر هو التکذیب  
المتعمد لشي من کتبہ لله المعلومہ  
اولا حد من رسالہ علیہم الصلوٰۃ والسلام  
اولشي بما جاوا به اذا كان ذلك  
الامر المكذب به معلوقاً بالضرورة  
من الدين ولا خلاف ان هذا القدر هو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

کفر ومن صدر عند فہوکا قس

(اکفار الملحدین ص ۶۵ منقول از ایشیاری الخی

علامہ محمد بن ابراہیم وزیر بمانی)

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پرویز کے  
کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردید نہیں ہو سکتا۔  
غلا وہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استنقار میں دیے گئے

ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اس امر پر  
مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات بیانات کو اپنی باطل تاویلات  
و تحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ  
لینن اور بارکس کا نظریہ حیات جو سراسر روح اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک  
عین قرآنی نظریہ ہے اس نظریے کی دعوت و اشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل  
کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "قرآنی نظام ریویٹ" یہ کتاب اس کی تحریف  
معنوی کا آئینہ ہے، سرکاری کلوکیم میں بھی جو ۱۹۵۰ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا  
اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کمیونزم کی حمایت کی  
تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس  
تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصروف نام بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس وقت  
اس کی تردید کی تھی اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے) علماء نے اس کے  
مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب  
نہ پڑا تھا۔ خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلام  
عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صفا آرائی درحقیقت اسی کمیونزم کے  
راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن یزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں  
میں نہیں کرتا۔ اسی طرح ڈارون کا نظریہ ارتقا جس کو خود فقہان یورپ نے شدید  
اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ  
بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام  
شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب و غریب مضحکہ خیز تاویلات کرتا ہے

دنیا آج تک غلام احمد پر پوز کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام  
 مذکورہ بالا انکشاف و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث  
 بلکہ منکر قرآن و منکر اسلام ہے وہ پورے دین اور اسلام کو عجی سازش کتا ہے  
 اور سارے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین  
 اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنہوں نے اپنی خدایات جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت  
 کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیا ہے اس کے نزدیک قرآن کا کوئی بھی  
 نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو اور  
 اس طرح مسلمانوں کو ان کے تائبانہ اور شاندار ماضی سے کاٹ کر ہمدردی کے باطل  
 فلسفوں اور غلط نظامہائے محبت مسلمانوں کو وابستہ کرنا چاہتا ہے اور اس پر ہم طرفی  
 یہ ہے کہ اپنی ہر تخریف و غلط تاویل اور ہر تخریب و افساد دین کو عین اسلام کتا،  
 اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور  
 تصور نا تمام ہے ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی  
 اس کی روادار نہیں ہو سکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دیکر  
 ختم کر دیا جائے قدیم و جدید قرامطہ اور بلا حدہ نے آج تک دنیا میں اسلام کے خلاف  
 جو محاذ قائم کیا تھا پر پوزی لٹریچر میں اس کو نئی تعبیر و نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے  
 تاکہ کمیونزم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف  
 سخت خطرناک ترقی میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائے اور اس کی جل  
 و تریب کو سمجھنے کے لئے ہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریاتِ دین نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور اطاعتِ رسول وغیرہ کے معانی و مدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں، ہر مسلمان سمجھتا جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے روزہ کسے کہتے ہیں حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور و معروف معانی و مصداقی کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ ہرگز گمراہ و ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امتِ محمدیہ میں تو اتر و تعال و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امتِ ایمان لائی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن و حدیث اور اجماع امت سے براہِ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقائد کو خوب جانتا سمجھتا اور ان پر ایمان لانا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اب ان کے متعارف مضمومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تخریب اور تلاعب بالذین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جاسکتا

لہذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پر ویزہ شریعتِ محمدیہ کی رو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقدِ نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرتا جائے گا اور یہ حکم صرف پر ویزہ کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے

اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقاً رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## کتبہ

۱۳۵

ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہ، مفتی و شیخ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۳۶  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فتویٰ دارالعلوم دیوبند

الجواب - غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلاشبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنے سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دائروں میں رہ کر ارتکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب و سنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تخریج باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا حتیٰ کہ ذات باری سبحانہ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جن میں انسان اپنے اندر منعکس کر لینا چاہتا ہے حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بجمیع کمالات و المحامد سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور اللہ لا الہ الا هو المحی القيوم الایہ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد لیس کمثلہ شیء وهو السمیع البصیر الایہ وما قدما واللہ حق قدما الایہ لا تدرك الا الایمان وهو يدرك الا بصار الایہ بدیم السموت والارض الایہ

جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ سوال اقتباسات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کر دینے والے ہیں جہاں پھر ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے امام وقت کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی ہیں جن کو ان مسخر کر سکتا ہے اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر دیا گیا ہے جس کو اسلام نے مستحضر کیا ہے یعنی بل عباد مکرمون (قرآن عظیم) والملائکۃ عباد اللہ تعالیٰ عالمون باہرہ لایو صفون بذکورۃ ولا الوثر الخ (عقائد نسفی) اور آدم شخص معین اور نبی ابو البشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انھیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن لغات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے علی ہذا ارکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات مہموی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفیات باطلہ کا انبار ہیں اور جہن فون الکلم من بعد مواضعہ کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا

ظاہر ہے۔ عقائد نسفی اور شرح نسفی للتقارانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل على ظواهرها ما لم يعرف عنها دليل قطعي والعدول عنها الى عن الظواهر الى معان يدعيها اهل الباطن وهو الملاحدة وقصد ههنا بذلك نفي الشرعية بالكلية المحادى ميل عدول عن الاسلام والاتصال والتصاق بكفر لكونه تكذيباً للنبى عليه السلام والخ اور فریات و مسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اور پرگز رگئی اور تحریف کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے تبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں وراہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک و اختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے فقط۔

محمد جمیل الرحمن غفرلہ، نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳۱۶ھ

۱ الجواب صحیح۔ نصیر احمد عفی عنہ

جواب درست سے محمد حسین غفرلہ

۱ الجواب صحیح۔ ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کو لتا ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس کے تبعین کے خارج از اسلام ہونے میں شک کرے

واللہ تعالیٰ اعلم سید تہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

۱ الجواب حق محمد جمیل غفرلہ۔



الجواب صحیح: مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: استفتاریں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقدہ فقط ضروریاتِ دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسوا کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا۔ یہ سب امور باتفاق امت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریاتِ دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس و اظہر من الشمس ہے۔ کتب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریاتِ دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذا فی الخیالی وغیرہ من کتب اهل الفن۔ واللہ اعلم  
فخرالدین احمد غفرلہ شیخ الحدیث



# عالم اسلام کے

## جن مشاہیر علماء کے اس قلوب پر دستخط ہیں

ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

- ۱ - حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان
- ۲ - حضرت مولانا مفتی بہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)
- ۳ - حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
- ۴ - حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری
- ۵ - حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات  
صدر وفاق المدارس پاکستان معتمد اسلامک اکاڈمی اوقاف
- ۶ - حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم، ناظم  
وقاف المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان
- ۷ - حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار
- ۸ - حضرت مولانا محمد عبدالحامد صاحب القادری الیدالیونی
- ۹ - حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان السنۃ
- ۱۰ - حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غور غشتی)
- ۱۱ - فضیلہ الشیخ الات ذیحییٰ امان المحنفی قاضی القضاة مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ

۱۲ - فضیلۃ الشیخ الیّد علوی عیاس الممالکی

مکہ مکرمہ

۱۳ - فضیلۃ الشیخ الیّد حسن مشاط الممالکی

مکہ مکرمہ

۱۴ - فضیلۃ الشیخ الیّد محمد امین الکتبی

۱۵ - فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبدالرحمن الصّیّغ الحنبلی مکہ مکرمہ

۱۶ - فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف الحنفی

۱۷ - فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحنبلی، رئیس المحکمۃ الکبریٰ حدّہ

مدینہ منورہ

۱۸ - فضیلۃ الشیخ محمد قاسم الاندجانی

"

۱۹ - فضیلۃ الشیخ الیّد محمود الطرازی

"

۲۰ - فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الحنفی

"

۲۱ - فضیلۃ الشیخ حامد القرغانی

۲۲ - حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

۲۳ - حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث

مدیر سندھ و آلہ یار سندھ

۲۴ - حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ شرقیہ لاہور

۲۵ - حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدارس ملتان

۲۶ - حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)

۲۷ - حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند

۲۸ - حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور

- ۲۹ - حضرت مولانا محمد صادق صاحب بھاولپور
- ۳۰ - حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان
- ۳۱ - حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روپڑی
- ۳۲ - حضرت مولانا محمد یونس صاحب مدرسہ مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی
- ۳۳ - حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد
- ۳۴ - حضرت مولانا محمد نقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی
- ۳۵ - حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری
- ۳۶ - حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
- ۳۷ - حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب
- ۳۸ - حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب مفتی ہزارہ
- ۳۹ - حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ
- ۴۰ - حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ
- ۴۱ - حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کا کا خیل -
- ۴۲ - حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان
- ۴۳ - حضرت مولانا ستمس الحق صاحب فریدپوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
- ۴۴ - حضرت مولانا طاہر علی صاحب
- ۴۵ - حضرت مولانا احمد حسن صاحب جمیری
- ۴۶ - حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب چاٹ گام
- ۴۷ - حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ - چاٹ گام -

- ۴۸۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ پٹیہ چانگام
- ۴۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ پٹیہ چانگام
- ۵۰۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابونگر
- ۵۱۔ حضرت مولانا حفاظت الرحمن صاحب، راج گھاٹا
- ۵۲۔ حضرت مولانا نور اللہ صاحب نواکھالی۔
- ۵۳۔ حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن بارڈیہ
- ۵۴۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فیضی
- ۵۵۔ حضرت عبدالخالق صاحب ہیبت نگر
- ۵۶۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب، نتروکتہ
- ۵۷۔ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب، بارڈیہ
- ۵۸۔ حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب، بریساں
- ۵۹۔ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، جسر
- ۶۰۔ حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، جسر
- ۶۱۔ حضرت مولانا عبدالعلی، فریدپور
- ۶۲۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب، فریدپور
- ۶۳۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب، کھلنا
- ۶۴۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مشتم دارالعلوم ہاشمیری چانگام
- ۶۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد اللہ صاحب عرف حافظ جی حضور ڈھاکہ
- ۶۶۔ حضرت مولانا مفتی عظیم الاحسان صاحب ڈھاکہ

- ۶۷ - حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، کھلنا  
 ۶۸ - حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب، کھلنا  
 ۶۹ - حضرت مولانا عبدالحق صاحب، چاندپور  
 ۷۰ - حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قتلہ شین  
 ۷۱ - حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کاتانی گھاٹ

## توقیعات علماء کراچی

علماء مدرسہ دارالعلوم - شرافی، لاندھی

- ۱ - الجواب صحیح - بندہ محمد شفیع عفی عنہ (اہتم مدرسہ مفتی اعظم)  
 ۲ - رشید احمد عفی عنہ (محدث)  
 ۳ - نور احمد (ناظم مدرسہ)  
 ۴ - رعایت اللہ مدرس  
 ۵ - محمد سلیم اللہ مدرس  
 ۶ - سبحان محمود مدرس  
 ۷ - محمد شمس الحق مدرس  
 ۸ - محمد رفیع مدرس  
 ۹ - محمد تقی عثمانی مدرس

## علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ، تیرہواں

۱۰ - محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث و ہتیم مدرسہ

۱۱ - ولی حسن عفی عنہ مفتی و مدرس

۱۲ - محمد لطف اللہ عفی عنہ مدرس

۱۳ - فضل محمد عفی عنہ مدرس

۱۴ - محمد ادریس عفی عنہ مدرس

۱۵ - محمد عبدالرشید نعمانی عفا اللہ عنہ (مؤلف لغات القرآن)

ورفیق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ

۱۶ - عبدالمتقی عفی عنہ مدرس

۱۷ - محمد بدیع الزمان مدرس

۱۸ - محمد حامد عفی عنہ مدرس و ناظم کتب خانہ

۱۹ - عبدالجلیل عفی عنہ مدرس

۲۰ - عبدالرزاق عفی عنہ مدرس

۲۱ - محمد عفی عنہ مدرس

۲۲ - عبدالقیوم عفی عنہ مدرس

۲۳ - محمد احمد مختار مدرس و معاون شعبہ دارالتصنیف

۲۴ - اکبر علی اسلام آبادی، دارالافتار مدرسہ عربیہ اسلامیہ

۲۵ - عبدالباقی عفی عنہ فریدی پوری سابق معاون دارالافتار۔

## علماء مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ

- ۲۶ - فاضل احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ  
 ۲۷ - ہدایت اللہ افغانی مدرس اول و ناظم تعلیمات  
 ۲۸ - محمد عبدالغنی غفرلہ مدرس  
 ۲۹ - محمد زکریا مدرس و ناظم دارالاقامہ

## علماء و مدرسہ احرار الاسلام لیاری

- ۳۰ - ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا  
 وہی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔ محمد عثمان مہتمم مدرسہ

## علماء اہل حدیث

### مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

- ۳۱ - میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشبہ  
 منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودھری غلام احمد پرویز اور اس کی  
 جماعت کافر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا  
 حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں  
 داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں  
 فوراً اس سے الگ ہو جائیں۔ بقولہ تعالیٰ ولا تترکوا الی الذین ظلموا  
 فتمسکوا النار۔ محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ و مفتی  
 ۳۲ - میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر تورات



من فرق بین کتاب اللہ و حدیث رسولہ فہو کافر مضل مبین  
 ہذا مالدی، واللہ اعلم۔ راقم الحروف عبد الجبار، مدرس خطیب ہوتی مسجد  
 ۳۳۔ جواب مذکور بلا ریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دائرہ اسلام  
 سے خارج ہیں۔ احقر عزیز الرحمن عفی عنہ مدرس۔

## درسہ دارالسلام

۳۴۔ الجواب لعون الوہاب۔ قرآن و حدیث دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں  
 دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز  
 صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین و تحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ  
 صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے ومن یمون امرہا فہو صال  
 مبتدع و متبع غیر سبیل المؤمنین لولہ ما توتی و نصلہ جہنم الخ  
 حررہ العاجز ابو محمد عبدالستار غفرلہ الفقار، مہتمم و خطیب مسجد محمدی  
 ۳۵۔ الجواب صحیح۔ احقر عبدالفقار سلفی۔ نائب مفسر مدرسہ۔

۳۶۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر ان کا کفر دہرا ہو جاتا ہے  
 حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں  
 عبدالخالق رحمانی عفا اللہ عنہ، خطیب مسجد صحرا، ماری پور

## علماء بریلوی

۳۷۔ محمد عبدالحماد القادری

۳۸۔ حامداً ومصلياً و مسلماً۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے عبداللہ  
 چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علماء کرام نے اس

فتنہ کو خاک میں ملا دیا، اب پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلا دیا، اس کے  
 نبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ  
 اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں مسلمان اس سے دور رہیں، حضور  
 اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی خبر دیدی ہے۔ حدیث شریف  
 میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک  
 شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث  
 میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس  
 فتنہ سے بچائے۔ کتبہ العبد المعتمد بذیل النبی الامی، عمر النعمی  
 احقر نے (علمائے امت کا متفقہ فتویٰ پر درجہ کافر ہے) دیکھا، مفتی  
 محمد شفیع صاحب نے جو تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا اتفاق ہے، مرید برکی  
 پرویز صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیات بیانات میں تلبیس ت  
 بھی کام لیا ہے تو مرد و کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو  
 غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہو سکتا  
 مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر گمراہ ہیں لقولہ تعالیٰ ما اتکم  
 الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فانتہوا، جو حیر ہمارے رسول (صلی اللہ  
 علیہ وسلم) دیں اس پر قائم رہ جاؤ اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے  
 رک جاؤ اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانون الہی میں مختار من جانب اللہ  
 ہیں ان کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے، ما دوسری جگہ فرمایا ومن یطع

الرسول فقد اطاع الله جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے  
 میری ہی اطاعت کی ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا و ما ينطق عن الهوى  
 ان هو الا وحى يوحى ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں  
 فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے، اس سے بنا ہر ہو گیا کہ  
 قرآن کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اسی کو اہل علم  
 حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی  
 رو سے کافر ہے لقولہ تعالیٰ ائتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون  
 ببعض۔ کیا تم بعض قرآن کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔  
 بہر حال پیرویز محرف بھی ہے، مفتن بھی ہے، مخرب  
 دین متین بھی ہے، مجد دین شیطانی بھی ہے، مرتد بھی ہے۔ مولیٰ  
 تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
 محمد منظر احمد غفرلہ دار الافتاء والقضاء

فریہ روڈ۔ کراچی

دار الافتاء  
کراچی

- ۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ بقلم قاضی  
 زین العابدین غفرلہ اللہ، مدرس مدرسہ منظریہ جامع مسجد آرام باغ۔
- ۴۱۔ پرویزی فتنے نے جو دراصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذباتِ ندہبی  
 میں جب قدر ٹھیس لگائی ہے اور شہزادہ اتحادِ اسلامی کو مستتر کیا، اہل دانش و  
 بینش سے پوشیدہ نہیں اس کا انسداد فرض اولیٰ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو  
 اس سے مامون و محفوظ رکھے محمد عید السلام قادری غفرلہ صدر مجلس امانت الاسلام  
 کراچی

## علماء شیعہ امامیہ

۲۲۔ پرویز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقائد رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

۲۳۔ سید محمد رضی آل نجم العلماء (بانی و مستقل صدر کل پاکستان حسینی ایجوکیشنل سوسائٹی کراچی) - باسمہ سبحانہ و تعالیٰ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو کج گراہ پر دیوبند زنجیر ہونے کے ساتھ بڑے شد و مد سے گمراہ کن

بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللہم ارزقنا توفیق الطاعة و بعد المعصية۔

ناچیز محمد تقی (مجتہد)

۲۴۔ باسمہ سبحانہ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از اسلام ہے اور کفر و ارتداد کا مرتکب ہے۔ احقر سید انیس الحسنین ممتاز الافاضل وغیرہ لکھنؤ لکچر ٹیچر سینیما سباح کالج ناظم آباد کراچی و بانی رضویہ کالونی کراچی مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۲ء

۲۵۔ غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آڑ میں کوئی

یا دین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرہ اسلام سے  
خارج ہے۔ سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶۔ باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المصیب، احقر الوری سید شیر علی بخاری  
مدرس جامعہ امامیہ کراچی

### بقیہ علماء کراچی

- ۴۷۔ عبد الجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی  
۴۸۔ فقیر اسد القادری، کان اللہ، نیو ٹاؤن کراچی  
۴۹۔ محمد شعیب برمی مسجد کراچی  
۵۰۔ عبد القیوم قادری، قادری مسجد کراچی  
۵۱۔ عبدالمقتدر عفی عنہ، صدیقی مسجد بمبئی بازار کراچی  
۵۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی (فاضل دیوبند)  
۵۳۔ محمد سلیم الدین شمس (فاضل مدرسہ لطیفہ علیگڑھ)

## توقیعات علماء سندھ

### سجاول ضلع ٹھٹہ

- ۵۴۔ نور محمد غفرلہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹہ  
۵۵۔ محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول  
۵۶۔ نور محمد، مہتمم و صدر مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول  
۵۷۔ عبداللہ، مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۸ - انی مع الصالحین: حاجی عبدالکبیر ٹاؤن کمیٹی سجاول

۵۹ - محمود، مدرس و خطیب جامع مسجد سجاول

۶۰ - عبدالغفور ناظم اعلیٰ، نظام العمار - سجاول

۶۱ - محمد عمر سجاول

۶۲ - محمد قاسم سجاول

۶۳ - محمد عثمان: عربی ٹیچر یائی اسکول، سجاول

۶۴ - حکیم عبدالاحد عثمانی ناظم مدرسہ دارالقیوض الہاشمیہ سجاول

### دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

۶۵ - احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ)

۶۶ - الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویزی فرقتہ الخوارج

اوکامتہم وکنہ جاوز الحد وارتکب الکحاد والترنقہ جہاراً

کالفرقتہ الباطنیۃ الملحدۃ فلاشک فی کفرہ وزندقہ والکاحارۃ

قالہ یھدیہ ویصلح بالہ۔ ظفر احمد عثمانی عقار اللہ عنہ

شیخ الحدیث بدارالعلوم الاسلامیہ بتندوالہ یار سندھ

۶۷ ما احسن ما اجاب واجاد الجواب صحیح بلامریتہ وھذا الراجل

کافر ملحد بلامریتہ۔ محمد وجیہ

خادم دارالافتاء والتدریس بدارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار

۶۸ - جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویزی کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ

قرآن، حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے

لہذا اس شخص کے کافر ذریعہ، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ اندرون  
دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ٹنڈوالہ یار سندھ

۶۹۔ المجیب مصیب۔ عبد الرحمن فرید پوری خادم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار

۷۰۔ الجواب صواب: وکفر من لعیت قد نلتک المعقداً صحیح واللہ اعلم وعلما تم وامل

محمد لطافت الرحمن کان اللہ لہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

۷۱۔ الجواب صحیح، مطلوب الرحمن عفا عنہ الرحمن

۷۲۔ الجواب صحیح۔ استفتا میں مندرجہ عبارات اور عقائد باطل اور شریعت

اسلامی کی صریح تحریف و توہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے  
متبعین اور اشاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور  
نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے  
کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام  
کے ساتھ اس قسم کا اشتعال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا  
اور اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط  
کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق۔ محمد محبوب الہی عفی عنہ

مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

۷۳۔ احقر محمد عبد المالك الكاندھلوی عفا اللہ عنہ خادم الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

### علماء شکار پور

۷۴۔ مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے

مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتب میں جمیع ارکان اسلام و جملہ شعائر دین

کی تبدیل و تحریف کی گئی ہے، جس کی بنا پر وہ دین جس کے داعی حضرت  
رسول کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب  
میں مارکس و لینن کی کمیونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو درج  
قریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کمیونزم کی خوب  
خدمت کی گئی ہے بنا بریں مسٹر پرویز کے دجال و کافر ہونے میں کوئی شک نہیں  
حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسمعیل العودی الشکار پوری غفی عنہ

۷۵۔ محمد فضل اللہ شکار پوری

۷۶۔ الہی بخش اعوان - شکار پور

۷۷۔ فضل احمد سرہندی - شکار پور

۷۸۔ لطف اللہ، شکار پور

۷۹۔ نثار احمد، شکار پور

مدرسہ عربیہ جامعہ ہاشمیہ قصیدہ نور محمد شجاع

شکار پور

ہم سب دستخط کنندگان ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں  
جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰۔ عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱۔ سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ

۸۲۔ گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ



## ضلع سکھر

۸۳ - محمد انور بن مولانا شبیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر

مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹھڑ ضلع دادو سندھ

۸۴ - مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ "پرویز کا خط اور اس کا جواب" میں درج ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اسلامی بنیادی اصول کا محرف۔ تکفیر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا موول بتا دے باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و موول بھی۔

احقر الانام عبد المتین غفرلہ ہزاروی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹھڑ ضلع دادو سندھ

مدرسہ عربیہ دارالعلوم اسلامیہ

اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع ٹھٹھار کر

۸۵ - مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور علماء ہندو پاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا بر موقعا اور بر محل ہے، ہم فتویٰ مذکور کی رو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر و تقریر کو خدا کے پیمبر کے تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

۸۶ - الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ ڈگری

- ۸۷ - الجواب صحیح - عبدالرؤف عفی عنہ صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ ڈگری۔  
 ۸۸ - محمد اکرام الحق اختر عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم ہذا  
 ۸۹ - محمد یعقوب عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہذا  
 ۹۰ - حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہذا

## توقیعات علماء بھاولپور

- ۹۱ - محمد صادق (مفتی و سابق ناظم امور مذہبی ریاست بھاولپور)  
 ۹۲ - محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بھاولپور)  
 ۹۳ - غلام مصطفیٰ عفی عنہ مبلغ ختم نبوت بھاولپور  
 ۹۴ - عبداللہ در خواستی دامیر جمعیتہ علماء اسلام)  
 ۹۵ - عبید اللہ - (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)  
 ۹۶ - فاروق احمد - (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

## علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اور اس کے  
 ہمتواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان  
 معتقدات باطلہ اور مزعومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے  
 خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقائد میں مسٹر پرویز کی موافقت  
 کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اعاذنا اللہ من الکفر والضللال۔  
 فقط تاریخ ۵ محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۹ جون ۱۹۶۲ء

- ۹۷ مفتی واحد بخش عفی عنہ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ
  - ۹۸ نذیر احمد خطیب مسجد قبة والی احمد پور شرقیہ
  - ۹۹ عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۰ اہلی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۱ محمد صادق عفی اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۲ محمد ابراہیم خطیب جامع اہلحدیث احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۳ محمد موسیٰ خطیب مسجد چوتڑہ احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۴ سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۵ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کٹرہ احمد خاں احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۶ غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۷ محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۸ عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
  - ۱۰۹ محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
  - ۱۱۰ عبدالعزیز عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
  - ۱۱۱ عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
  - ۱۱۲ فتح الرحمن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ
  - ۱۱۳ عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ
  - ۱۱۴ خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ
  - ۱۱۵ سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ
- نوٹ: فہرست ہذا میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تینوں مکاتب فکر کے علماء شامل ہیں۔

## مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع جہانگیر

مسٹر غلام احمد پروین نے اسلام کے بنیادی متنقہ اور مسلمہ اصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جسریہ تصویبیں تبدیل کر دیاتے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا التمجیہ والتسلیہ کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہذا ہم ان کے غیر مثبتہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعت رسول، منصب رسالت، مصداق ملائکہ و شیاطین میں لکھے ہوئے ہیں، خلاف عقائد اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی من لیم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون کافر کہتے ہیں

۱۱۶ حررہ خادم الشرع عبدالقدیر عفا اللہ عنہ من المدرستہ العربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۱۷ الجواب صحیح عبدالواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔

۱۱۸ بے شک ہمارے نزدیک پروین اس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام

کثر اللہ امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

۱۱۹ صدق ما کتب عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۲۰ المجیب مصیب، محمد عمر الدین صدیق مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۲۱ الجواب صحیح محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۲۲ الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۲۳ الجواب صحیح احقر محمد اسلم شاکر

۱۲۴ الجواب صحیح احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن  
ڈونگا بونگا۔ بھاولپور ڈونرین

۱۲۵۔ علمائے حق نے پرویز پرفکر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے  
خطرہ سے بچایا ہے۔ میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتوے دینے میں حق بجانب  
ہیں۔  
حررہ فقیر محمد سعید کان اللہ بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ)  
صدر عید گاہ ڈونگا بونگا ضلع بھاولنگر

## توقیعات علماء پنجاب ملتان

- ۱۲۶۔ شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان  
۱۲۷۔ عبداللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس ملتان۔  
۱۲۸۔ خیر محمد، مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔  
۱۲۹۔ محمد علی جالندھری ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان ملتان  
۱۳۰۔ غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان۔  
۱۳۱۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر  
۱۳۲۔ احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان  
۱۳۳۔ عبدالرحمن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان  
۱۳۴۔ محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم  
۱۳۵۔ عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موطل ملتان تحصیل

## دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو حرفِ دینِ متین ہے اور متبعِ غیر سبیل المؤمنین ہے جس کے کفر پر علماءِ حق کا اتفاق ہے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

۱۳۶ - محمد عبدالخالق عفی عنہ، مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم و سابق استاد دارالعلوم دہلی

۱۳۷ - علی محمد عفی عنہ، مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

۱۳۸ - عبدالمجید مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا

۱۳۹ - الجواب صحیح، محمد سرور عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا

۱۴۰ - الجواب صحیح، ظہور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا

۱۴۱ - الجواب صحیح، محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا

## خانہ نوال

۱۴۲ - دوست محمد غفرلہ، مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ ریلوے شید خانہ نوال

## منگمری

۱۴۳ - فاضل رشیدی جالندھری منگمری

۱۴۴ - عبداللہ رائے پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ منگمری

## جھنگ

۱۴۵ - الجواب صحیح - سید صادق حسین غفرلہ، مہتمم مدرسہ العلوم الشرعیہ و

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی صدر - جھنگ

۱۴۶ - محمد عبدالحکیم غفرلہ، جامعہ رحیمیہ جھنگ - صدر و خطیب جامع مسجد  
و محبر جمہوریہ جھنگ

## چینیوٹ

۱۴۷ - منظور احمد - صدر مدرس جامعہ عربیہ چینیوٹ

## اوکاڑہ

۱۴۸ - دوست محمد مدرس مدرسہ خفیفہ النور یہ اوکاڑہ

## میالوالی

۱۴۹ - محمد رمضان ہستم مدرسہ تبلیغ الاسلام میالوالی

## لاہور

۱۵۰ - ماکتبہ، فی الجواب مولانا البنوری هو الحق والحق الحق ان  
یتبع، وما قاله غلام احمد پیر ویز کلہ باطل و کفر - احمد علی عفی عنہ لاہور

۱۵۱ - من شک فیہ فقد کفر - فقط

غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور -

علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

۱۵۲ - الجواب حق و صواب و نعم الجواب - ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا

ہے بالکل حق اور درست ہے، ملحد مذکور تمام یہود و نصاریٰ سے تجرہ

الکلم عن مواضع میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو کچھ لکھا گیا ہے

وہ اس سے کہیں زیادہ کامستحق ہے - والسلام

محمد ادریس - کان اللہ - شیخ التفسیر والحديث جامعہ اشرفیہ

۱۵۳۔ والسلام علی من اتبع الهدی و نار اللہ الموقدۃ علی من اتبع الہدی

محمد رسول خاں محدث و مفسر جامعہ اشرفیہ

۱۵۴۔ الحجیب مصیب۔ غلام مصطفیٰ۔ کان اللہ لہ۔ مدرس

۱۵۵۔ الجواب صحیح۔ نور محمد غفرلہ مدرس

علماء و مدرک جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

۱۵۶۔ حامد عفی عنہ امیر انجمن جامعہ مدنیہ

۱۵۷۔ سید میرک شاہ اندرابی، شیخ الحدیث

۱۵۸۔ محمد ضیاء الحق کان اللہ لہ، مدرس

۱۵۹۔ لٹڈر الحجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدر الاسلام عفی عنہ مدرس

۱۶۰۔ فاضل حجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ فلنددرہ کریم اللہ غفرلہ مدرس

۱۶۱۔ الحجیب مصیب احقر محمد اجمل عفی عنہ۔ خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجرانگہ

۱۶۲۔ الجواب صحیح۔ محمد عبدالکریم قاسمی خطیب جامع گلبرگ و نائب ناظم

مدرسہ عربیہ خنقیہ بھاو لپورھاؤس۔ لاہور

۱۶۳۔ فتنہ پرو نیریت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد

از بس ضروری ہے۔ انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا

فتنہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے

الحجیب مصیب فیما قال۔ حررہ محمد علی خطیب سنہری مسجد لاہور

علماء حضرات اہل حدیث لاہور

۱۶۴۔ مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔



عبداللہ امرتسری روپری، مفتی

حافظ عبدالقادر روپری، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور  
فاضل مجیب نے پرویز کے جن عبارات اور عقائد کا ذکر کیا ہے اور حضرت  
اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل  
اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں  
اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام  
میں رہ سکے۔ فاضل مجیب نے بددرہ جو کچھ اس کے لئے حکم  
لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے۔ فقط

سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیت الحدیث مغربی پاکستان

### حضرات علماء شیعہ لاہور

۱۸ باسمہ غرثانہ۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ  
روح اسلامی کے منافی ہیں۔ ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں  
اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔

جعفر حسین مفتی

۱۹ باسمہ سبحانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر  
معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے  
حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

سید صفدر حسین نجفی مدرس جامع المنتظر۔ لاہور

۲۰ باسمہ تعالیٰ۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ جس شخص کے عقائد بیان کئے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد و بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے فقط۔ فداحسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ۔ لاہور۔

- ۱۷۰ محمد بہاؤ الحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور
- ۱۷۱ سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور الثبت روڈ
- ۱۷۲ سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی بوہ لاہور
- ۱۷۳ منظور احمد خطیب فرنگ
- ۱۷۴ جواب با صواب ہے محمد الیاس غفرلہ خطیب جامع مسجد تالیان لوی
- ۱۷۵ شفاعت احمد رضا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد قاسمی فیض باغ لاہور
- ۱۷۶ امین الحق عفی عنہ خطیب جامع مسجد شیخوپورہ
- ۱۷۷ محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور
- ۱۷۸ حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹاپور کھنی لاہور
- ۱۷۹ جواب با صواب ہے محمد حسین خطیب دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی
- ۱۸۰ احقر عبید اللہ انور مدیر سہفت روزہ خرام الدین لاہور
- جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ۔ لاہور

- ۱۸۱ ابو الحسین محمد عبدالجلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور
- ۱۸۲ ابو سعید محمد عبدالعلیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

- ۱۸۳ - ابو محمد عبدالرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ ٹیپل روڈ لاہور  
 ۱۸۴ - محمد عبدالکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ ٹیپل روڈ لاہور  
 ۱۸۵ - عبدالرؤف کامل پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ ٹیپل روڈ لاہور  
 ۱۸۶ - عبدالمالک لاہوری مدرس  
 ۱۸۷ - حافظ حسین احمد معین المدین

### علماء قصور

غلام احمد پیر ویزیر کا کفر اظہر من الشمس ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا  
 تحصیل حاصل ہے۔۔۔ اس طرف کے تمام علماء آپ کے ساتھ ہیں سیرت  
 یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

- ۱۸۸ - مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی مرٹضائی  
 ۱۸۹ - مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور  
 ۱۹۰ - مولانا نذر احمد صاحب نقشبندی  
 ۱۹۱ - مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور  
 ۱۹۲ - مولانا محمد طفیل صاحب  
 ۱۹۳ - مولانا علم دین صاحب  
 ۱۹۴ - مولانا عبدالرسول صاحب  
 ۱۹۵ - مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب  
 ۱۹۶ - مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب  
 ۱۹۷ - (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

## علماء گوجرانوالہ

۱۹۸- محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۱۹۹- فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلہ رتیا نوالہ

۲۰۰- محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

۲۰۱- پرویز کے الحاد میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ احقر محمد سراج

فاضل عربی خطیب جامع مسجد نبی بلاک گوجرانوالہ

۲۰۲- پرویز کا فرہونے کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی نہیں معلوم ہوتا۔

امان اللہ خاں عفی عنہ صدر مدرس دارالعلوم رحمانیہ شیخوپورہ گیت گوجرانوالہ

۲۰۳- احقر شمس الدین ناظم جامعہ صدیقیہ چوک قاصیانوالہ گوجرانوالہ

۲۰۴- معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکل اتفاق ہے۔

احقر العباد عبد القیوم مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۰۵- پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عبد الواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

۲۰۶- مسٹر غلام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرا بھرتا مل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ

جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کی ہیں اور مزید کرنے کا

ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے مخفی نہیں ہے غرضیکہ اس کا کافر

متردد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۹۶۲  
احقر العباد محمد زبیر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۵ صفر ۱۴۱۲ھ ۱۸ جولائی

۲۰۷- صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہذا

جو فتویٰ منکر حدیث پر پرویز لگایا گیا ہے اس سے مجھے بالکل اتفاق ہے۔

خلیل الرحمن بقلم خود عفی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ حنفیہ گوجرانوالہ

۲۰۸ - نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۲۰۹ - محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۲۱۰ - الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال، العبد ممتاز احمد تھانوی عفی عنہ

مدرس و خادم دار الافتاء، مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات

۲۱۱ - ولی اللہ بقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات

۲۱۲ - عبد الحمید بقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات

۲۱۳ - الجواب صحیح، محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبی نزادہ لاریان گجرات

### لاٹل پور

۲۱۴ - عبد الحمید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ "ای" لاٹل پور

۲۱۵ - عبد العلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی

۲۱۶ - دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیلز کالونی

۲۱۷ - محمد رفیق کشمیری غفرلہ صدر مدرس و مفتی دارالعلوم ربانیہ لاٹل پور

۲۱۸ - سیاح الدین کا کاخیل عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لاٹل پور

۲۱۹ - بندہ محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ماموں کانجن

### جامع مسجد ضلع لاٹل پور

مدرسہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد لاٹل پور

۲۲۰ - گزارش ہے کہ پروپری کفریات کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے

ہیں، اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکورہ کے جمیع مدرسین

بھی متفق ہیں، مزید توثیق کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں

ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالعزیز مہتمم مدرسہ ہذا

۲۲۱ - محمد انور کلیم صدر مدرس

۲۲۲ - عبدالغنی عفی عنہ

۲۲۳ - حافظ تاج محمد

۲۲۴ - نیاز مند بندہ عبدالستار نیازی

۲۲۵ - حافظ عبدالرحمن تعلیم خود

۲۲۶ - میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔

شبیر احمد، دارالعلوم فتحین عبداللہ پور لائل پور

۲۲۷ - معذرت خواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے

مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پر ویسی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث

۲۲۸ - جو فتویٰ علمائے کرام نے جو دہری غلام احمد پر ویزہ کے عقیدہ کے متعلق

شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔

احقر العباد اللہ دتہ عفی عنہ چک ۴۲۲ ضلع لائل پور

۲۲۹ - عبداللہ خطیب چک مذکور ضلع لائل پور

۲۳۰ - میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں، احقر غلام حسین از چک ۴۲۲ ضلع لائل پور

سرگودھا

۲۳۱ - جلیل الرحمن، مدینۃ العلوم سرگودھا

۲۳۲- الجواب صحیح، محمد عبدالکریم عفی عنہ مظاہری خطیب جامع مسجد شاہ پور<sup>مد</sup>  
ضلع سرگودھا مدرسہ دارالہدی چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

۲۳۳- مشر غلام احمد پوزیز پرفتوی کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع  
ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیرہ اس کی صحت  
کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔

العبد الضعیف قطب الدین مدرس دارالہدی

۲۳۴- احمد شاہ بخاری بقلم خود مدرس

۲۳۵- الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود مدرس

۲۳۶- مشر پوزیز محرف قرآن اور منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ  
نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گزرے ہیں۔  
محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

مدرسہ شبیریہ میانی ضلع سرگودھا

۲۳۷- مشر پوزیز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گزرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد  
قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث  
کا نام لیتا ہے ورنہ درپردہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام  
کے زمانہ سے لیکر آج تک تمام سلف صحابہ کھین کے مسلک کا انکار کر کے ایک  
نیا دین بنا رکھا ہے۔ . . . یہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔  
اور مرتد ہے۔ احقر لاشی محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا۔

۲۳۸- انجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیریہ میانی

۲۳۹- انجواب بالصواب، غلام حیدر

مدرسہ اشرف المدارس، لاہور

پرویز کے سلسلے میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے

۲۴۰- انجواب صحیح حق و باطل بعد الحق الا الضلال-

کتبہ ننگ اسلاف عبدالعظیم جالندھری

۲۴۱- محمد سبزی فاضل دیوبند، مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۲- غلام محمد قلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۳- ہبابت خاں قلم خود مدرس " " "

۲۴۴- عطاء الرحمن قلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۵- غلام حسین قلم خود " " "

ضلع مظفر گڑھ

۲۴۶- ہم نے علماء امت کا متفقہ فتویٰ تکفیر جو دہری غلام احمد پر نید لکھا۔ ا

فتویٰ سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔

عبدالحق قلم خود از ڈیر والہ شمالی ضلع مظفر گڑھ

۲۴۷- محمد عمر عفی عنہ صدر مدرس مہتمم مدرسہ اجیاء العلوم عید گاہ، مظفر گڑھ

۲۴۸- نظام الدین شاہ مدرس مدرسہ عربیہ " " "

۲۴۹- محمد صدیق مدرس مدرسہ عربیہ امراء العلوم محمود کوٹ شہر

۲۵۰- غلام حسین، دارالافتاء مدرسہ عربیہ محمود الاسلام فانی پور بنگالہ شہر



- ۲۵۱ - محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن خان گڑھ  
 ۲۵۲ - نعم، اقبال، سعید احمد غفرلہ، فاضل دارالعلوم دیوبند سکنہ جھگی والہ تنوئی۔  
 ۲۵۳ - محمد اکرم خطیب و متولی جامعہ دین پڑاہ "ضلع مظفر گڑھ  
 ۲۵۴ - احقر بشیر احمد نقلم خود  
 ۲۵۵ - صدر الدین خادم دینی درسگاہ خان گڑھ  
 ۲۵۶ - ابوالحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو  
 ۲۵۷ - احقر عبدالرحمن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب  
 ۲۵۸ - غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل ایف اے۔ سکنہ  
 علاقہ گوردانی مظفر گڑھ

- ۲۵۹ - عبدالرحیم عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور  
 ۲۶۰ - محمد مسعود صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو  
 ۲۶۱ - محمود الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عید گاہ۔ مظفر گڑھ

### جہلم

- غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علمائے اسلام نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتویٰ کی حرف بکرت تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علمائے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بروقت ادا کیا ہے۔  
 ۲۶۲ - قاضی عبداللطیف غفرلہ خطیب و مستم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبدی الجہلم  
 ۲۶۳ - محمد شریف عامر نقلم خود مدرس  
 ۲۶۵ - قاضی نصیر احمد نقلم خود مدرس

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پر وزیر پراس کی عبارات کی بنا پر جو  
کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے والسلام

۲۶۶- احقر مظہر حسین غفرلہ ہنتم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم

۲۶۷- الجواب صحیح، بدر عالم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

## سیالکوٹ

۲۶۸- الجواب حق لاریب فیہ۔ بشیر احمد خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ

تعلیم القرآن سرور ضلع سیالکوٹ۔

## کیمپلیور

۲۶۹- فضل الرحمن کان اللہ لہ ساکن بہبودی

۲۷۰- مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غور غشتی

۲۷۱- الجواب صحیح و صواب، بزدہ عبدالرحمن غفرلہ سابق صدر مدرس

مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور۔ یوپی۔

۲۷۲- نور محمد ہنتم و صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہولی راستہ چپ ضلع کیمپلیور

۲۷۳- صوفی عبداللطیف

## راولپنڈی

دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

۲۷۴- جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور بتابریں جو جواب تحریر

کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

۲۷۵ - غلام اللہ خاں ہنتم دارالعلوم تعلیم القرآن - راجہ بازار

۲۷۶ - محمد انور غفرلہ مدرس " " " " " "

۲۷۷ - احقرانہ بخش قریشی " " " " " "

۲۷۸ - الجواب صحیح وماذا بعد الحق الا الضلال

احقر محمد یسین خاں مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن - راجہ بازار

۲۷۹ - عبدالشکور غفرلہ مدرس " " " " " "

۲۸۰ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم

وچوب اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم - دائرہ اسلام سے خارج ہے

جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہم نوا ہو یا ان کی تحسین کرے

وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند و لکھنؤ، مدیر ہائنامہ

تعلیم القرآن - دارالعلوم تعلیم القرآن - راولپنڈی

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ درکشابی محلہ

۲۸۱ - عبدالنعمان ہنتم مدرسہ

۲۸۲ - الجواب صحیح - احقر محمد امین کان اللہ! خطیب و مدرس

۲۸۳ - الجواب صحیح والمجیب مصیب - ولی اللہ قریشی مدرس مدرسہ

۲۸۴ - سعید الرحمن خطیب جامعہ اشرفیہ دھوزی روڈ - راولپنڈی صدر

۲۸۵ - احقر عبدالہادی مدرس تعلیم القرآن -



ہو کر رہ جائے گا، لہذا حدیث کا ماتا ضروری ہے انکار کفر ہے۔  
 محمد اسرار الحق، مہتمم و بانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ۔ مری روڈ۔ راولپنڈی

### علمائے اہل حدیث راولپنڈی

۲۹۴۔ ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصول دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکر رسالت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویل نہیں بلکہ تخریفیں ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام ہے اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

حافظ محمد اسماعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی شہر

### ہزارہ

۲۹۵۔ امیر سرحدی۔ عقیل بانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

۲۹۶۔ الجواب صحیح والمخالف فیض، خویدم الانسا تذہ خلیل الرحمن غفانہ عنہ

(مہتمم و مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور

- ۲۹۷ - محمد ہمایوں مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس - سکندر پور - ہری پور  
 ۲۹۸ - عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد چوک  
 ۲۹۹ - الجواب صحیح والمجیب مصیب - محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد المحدث  
 محلہ تیلیاں - ہری پور -

۳۰۰ - رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی - ہزارہ

## ایبٹ آباد - ہزارہ

- ۳۰۱ - میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے -  
 محمد اسحاق مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد  
 ۳۰۲ - زاہد الحسنی پیر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد  
 ۳۰۳ - شفیق الرحمن خطیب جامع مسجد کمال ایبٹ آباد  
 ۳۰۴ - قاضی جن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں -  
 ۳۰۵ - حافظ فضل الرحمن خطیب جامع مسجد دور لنگرہ حویلیاں -

## توقیعات علماء برسرحد

### دارالعلوم حقانیہ - اکوڑہ خٹک

- ۳۰۶ - عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور  
 ۳۰۷ - عبدالحمیم عقی عنہ مدرس  
 ۳۰۸ - عبدالغنی عقی عنہ  
 ۳۰۹ - محمد علی عقی عنہ

- ۳۱۰ - محمد شفیع اللہ عفی عنہ مدرس العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور  
 ۳۱۱ - شیر علی شاہ عفی عنہ " " " " " "  
 ۳۱۲ - قاری انوار الدین غفرلہ " " " " " "  
 ۳۱۳ - سمیع اللہ غفرلہ " " " " " "

### جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

- ۳۱۴ - محمد یوسف کان امدلہ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک  
 ۳۱۵ - المجیب مصیب، محمد فہیم مدرس " " " "  
 ۳۱۶ - محمد فرید غفرلہ مدرس " " " "  
 ۳۱۷ - جواب بالکل صحیح ہے۔ عبد القیوم عفی عنہ مدرس " " " "  
 ۳۱۸ - عبدالاحد مدرس " " " "  
 ۳۱۹ - فضل محمود مدرس " " " "  
 ۳۲۰ - مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔

قاضی حبیب الرحمن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک

### پشاور

- ۳۲۱ - محمد ایوب غفرلہ ہتتم دارالعلوم سرحد پشاور شہر  
 ۳۲۲ - عبد القیوم پولپزی مفتی پشاور شہر  
 ۳۲۳ - حمید اللہ جان کتوزی ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور  
 ۳۲۴ - عزیز الرحمن کان امدلہ (فاضل دیوبند) امیر نظام العلماء ضلع پشاور و ہتتم مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

۳۲۵۔ شمس الحق مقام ریگی، تحصیل و ضلع پشاور

۳۲۶۔ محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر

۳۲۷۔ عبدالسلام۔ ضلع پشاور

۳۲۸۔ عبدالرشید غفرانہ ریگی ضلع پشاور

## زیارت کا صاحب

۳۲۹۔ پرویز میں اور گذشتہ زبارة میں بڑا فرق ہے، بہ سبیل تمثیل باطنیہ ای

الحاد و زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ کا آڑ لیتے تھے مثلاً انہوں نے ص

کو کتھان کے معنی میں لیا، صلوة و زکوٰۃ کے معنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ا

علی رضی اللہ عنہ کے لئے۔ طہارت سے مراد طہارت قلبی و غیر ذلک

کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا

تھا مگر پرویز تحریف قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے

اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے

پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جبل داؤد

کے معنی مرغی، جبل (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم

عہا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مت

ناگفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح کی د

باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم و صلوة کا

حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا و رسول سے انکار الغرض



ضروریاتِ دین و شعائرِ اسلام کا وہ بھی انکار نہ کر سکا۔ ضروریاتِ دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطلِ الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگانِ ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور لاکھوں مخلوق کی دل آزاری کا مرتکب ہے کیفرِ کردار تک پہنچا دے و با علی الرسول الا البلاغ۔ محمد عبدالحق (نافع) زیارت کا صاحب۔

۳۳ - محمد عبدالرب، زیارت کا صاحب

۳۳ - احقر حکمت شاہ کا کاخیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲ - انوار الحق زیارت کا صاحب

۳۳۳ - انجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کا صاحب

۳۳۴ - قاری حکیم اللہ

۳۳۵ - خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی)

۳۳۶ - حافظ ارشاد الدین

۳۳۷ - خلیل گل کا کاخیل (فاضل خیر المدارس)

۳۳۸ - میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب درہند

### نو شہرہ

۳۳۹ - محمد مجاہد خاں انجینی (فاضل دیوبند) نو شہرہ کلال

۳۴۰ - انجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نو شہرہ

### کوہاٹ

۳۴۱ - احمد حسین سابق مہتمم دارالعلوم عربیہ نل ضلع کوہاٹ

- ۳۴۶ - جیب گل صدر مجلس شوری دارالعلوم عربیہ <sup>محل ضلع گواٹ</sup>  
 ۳۴۳ - فدوی محمد امین گل شیخ الحدیث  
 ۳۴۴ - محمود شاہ نائب صدر مدرس  
 ۳۴۵ - بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ، ساکن کوٹ  
 ۳۴۶ - عبدالباری ساکن کنوزی  
 ۳۴۷ - محمد یوسف بہادر خیل

### مردان

- ۳۴۸ - سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء سرحد طور و ضلع مردان  
 ۳۴۹ - لطف الرحمن (فاضل دیوبند)  
 ۳۵۰ - عبد الرحمن  
 ۳۵۱ - عنایت اللہ  
 ۳۵۲ - پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد  
 ۳۵۳ - محمد عبدالرحمان عقی عنہ جہانگیر ضلع مردان  
 ۳۵۴ - سید الابرار عقی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان  
 ۳۵۵ - صاحب حق عبدالخالق قاضی گڑھی کمپورہ ضلع مردان  
 ۳۵۶ - صاحب حق سیف الرحمن شہباز گڑھ ضلع مردان  
 ۳۵۷ - لطف الرحمن  
 ۳۵۸ - الجواب صحیح، عبدالباری نقلم خود مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ  
 ۳۵۹ - عبدالہادی شاہ منصور ضلع مردان

- ۳۴ - اصحاب من اجاب ملا کو کا بقلم خود شاہ منصور ضلع مردان
- ۳۵ - اصحاب من اجاب محمد زاہد مدرس دارالعلوم شمس العلوم " " " "
- ۳۶ - عبدالرزاق ہستم " " " "
- ۳۶ - حافظ محمد ایوب ہوتی پار " " " "
- ۳۶ - عبدالقدوس غفرلہ بالا گڑھی " " " "
- ۳۶ - فدوی عبداللہ جان جلالیہ ضلع اٹک " " " "
- ۳۶ - محمد عبدالقیوم " " " "
- ۳۶ - ابجواب صحیح و کفر پر وزیر صریح بندہ فضل حق ممتاز عنی عنہ ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان۔
- ۳۶ - قاضی نور الرحمن طوروی عنی عنہ خطیب جامع مسجد ہوتی بانار ہوتی ضلع مردان
- مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان
- ۳۶ - بندہ کے نزدیک سٹریپر وزیر قطعاً کافر ہے۔
- محمد عنایت الرحمن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان
- ۳۷ - بندہ احمد عنی عنہ ہستم دارالعلوم " " " "
- ۳۷ - محمد عمر خاں مدرس " " " "
- ۳۷ - حبیب اللہ " " " "
- ۳۷ - محمد اکبر خاں " " " "
- ۳۷ - سلطان محمد " " " "

## ڈیرہ غازی خاں

۳۷۵ - محمد عبدالحق غفرلہ امیر نظام العلماء ڈیرہ غازی خاں و خطیب جامع مسجد

۳۷۶ - فیض اللہ خاں ٹانگ

۳۷۷ - عمار الدین غفرلہ مہتمم دارالعلوم نعمانیہ و خطیب جامع مسجد قدیمی

### ڈیرہ غازی خاں

۳۷۸ - خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر نذکر بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث

نبی علیہ السلام و اجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور

بلاشبہ کافر و مرتد ہے۔ عبید اللہ عفی عنہ مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و

صدر اہل سنت و مفتی ڈیرہ غازی خاں۔

۳۷۹ - انجواب صواب بلا ارتیاب۔ قادر بخش مدرس دارالعلوم عبیدیہ ڈیرہ غازی خاں

۳۸۰ - الحجیب مصیب شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازی خاں

### ڈیرہ اسماعیل خاں

۳۸۱ - عبدالکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خاں

### لکی مروت۔ ضلع بنوں

۳۸۲ - فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

۳۸۳ - طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گزریں، یقیناً ایسے عقیدہ و

شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی۔

سنائی ہیں اور ایسے عقائد والا جو نائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز

یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے

حررہ العبد الضعیف خان گل ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف  
لکی مروت ضلع بنوں۔

۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خان تعلیم خود

۳۸۵۔ این جواب با صواب است، بندہ جمعہ خان تعلیم خود نائب صدر مدرسہ مذکور

۳۸۶۔ بے شک ولقیناً این جواب در حق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔

بندہ محمد خان اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف۔

۳۸۷۔ سکندر خان تحصیل لکی ضلع بنوں۔

### چارسدہ

۳۸۸۔ واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء اہل سنت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۲۹ تک مشتمل نمونہ خروار

ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استفتاء

لور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔

حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی مجددی پڑانگ تحصیل چارسدہ

۳۸۹۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادة الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فقد

طلعت جل تالیفات الموحی الیہ وجدتہ مجنوناً اقطع الجنون

قبل ان یکون عارقاً من الدین لانه حرّف نصوصاً شرعیة القطعیة

وحجده واول ضروریات الدین صرح الکفر البواح کما قبل۔

وابان عن کفر بیوع بعصبة وسوء بالاعلال والاصفار

وانا عبد العاصی عبد الرؤف الترنادوی شیخ الحدیث دارالعلوم چارسدہ

۳۹۰ - عبدالغفور عفی عنہ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

۳۹۱ - بندہ عنایت اللہ مدرس

۳۹۲ - محمد حسین عفی عنہ مدرس

۳۹۳ - عبدالرحمن عفی عنہ

۳۹۴ - میاں محمد شفیع غفرلہ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم و ناظم تعلیمات

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

۳۹۵ - البر ویزالمعہود درجلہ ضلما اللہ علی علم، فمن ینہد یدہ یجد اللہ

کتبہ الاحقر ابوالحسن مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

۳۹۶ - بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ

۳۹۷ - جنت نکل عفی عنہ

۳۹۸ - قمر زمان عفی عنہ

۳۹۹ - احمد علی ساکن اتمان زئی

۴۰۰ - فضل عظیم عفی عنہ

۴۰۱ - محمد کریم غفرلہ

۴۰۲ - فضل دین بقلم خود مدرس دارالعلوم رحمانیہ پرائنگ تحصیل چارسدہ

۴۰۳ - جنت میر خطیب مسجد شوگر بلز چارسدہ

۴۰۴ - محمد اللہ عفی عنہ بقلم خود چارسدہ

۴۰۵ - محمد حسن جان پرائنگ تحصیل چارسدہ

۴۰۶ - الاحوج الی فیض ربہ انجلیل محمد عبدالنجیل چارسدہ

- ۴۰۷ - فضل احکم چھوٹا بازار جامع مسجد پرائنگ تحصیل چارسدہ
- ۴۰۸ - حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پرائنگ چارسدہ
- ۴۰۹ - المجیب مصیب و ہوا الحق الصریح ہولوی فضل صدیقی چارسدہ
- ۴۱۰ - فضل واحد مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی چارسدہ
- ۴۱۱ - الجواب المذکور الذی فی حق غلام احمد پرویز انزندیق و ملحد صحیحہ لاریب فیہ و ہوا الذی اتخذ الہمہ ہواء و اخلد الی الارض فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلہت او تترکہ یلہت - فائدہ جل ذکرہ ہدائی و ہدایۃ اللہ و سائر المسلمین -
- |   |                      |                 |
|---|----------------------|-----------------|
| محمد منیر عنی عنہ   | مدرس دارالعلوم عربیہ | رجٹ چارسدہ      |
| ۴۱۲ - غلام سرور   | " "                  | " " " " " " " " |
| ۴۱۳ - شاہزادہ صاحب صدر مدرس   | " "                  | " " " " " " " " |
| ۴۱۴ - محمد حسن  | مدرس                 | " " " " " " " " |
| ۴۱۵ - عبدالحمید   | عمرزئی               | " " " " " " " " |
| ۴۱۶ - فضل قدوس  | صدر مدرس             | " " " " " " " " |
| ۴۱۷ - الجواب حق و الحق الحق ان یتبع بندہ قاضی ابوالسعید الحاج       | تنگی                 | رجٹ             |
| ۴۱۸ - سعید الحق غفرلہ مدرس  |                      | رجٹ             |
| ۴۱۹ - بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عنی عنہ مقام پشاور تحصیل چارسدہ |                      |                 |
| ۴۲۰ - عبد الغفار فاضل حقانیہ  |                      | " "             |
| ۴۲۱ - سید رحمت گل عنی عنہ   |                      | " "             |

مقام پڑپاؤ۔ تحصیل چارسدہ

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

۴۲۲ - عبدالرزاق

۴۲۳ - عبدالوارث

۴۲۴ - عبدالرب

۴۲۵ - بندہ غلام نبی

۴۲۶ - صبح الدین ہتتم دارالعلوم عربیہ رجب

۴۲۷ - گل فقیر مدرس

۴۲۸ - غلام سرور مدرس

۴۲۹ - عبدالحق (فاضل دیوبند)

۴۳۰ - اسرار الدین

۴۳۱ - سمیع الحق

۴۳۲ - شیر علی عفی عنہ

۴۳۳ - روح الایمن غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی

۴۳۴ - صاحبزادہ محمد رفیق

۴۳۵ - عنایت الشرفاں

۴۳۶ - احمد جان

۴۳۷ - عبدالخالق

۴۳۸ - فضل

مدرس تعلیم القرآن

۴۳۹ - میراگل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم مجاہد آباد

۴۴۰ - عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ صالحہ عمرزئی



- تخصیص چار سده
- ۲۴۱ - عبدالصمد خطیب جامع مسجد چند
- ۲۴۲ - صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند) عمر زنی
- ۲۴۳ - عبدالرحیم مدرس دارالعلوم
- ۲۴۴ - مرزا علی
- ۲۴۵ - فضل منان
- ۲۴۶ - حبیب الرحمن (فاضل دیوبند)
- ۲۴۷ - عبدالقدوس فاضل اسلامیہ چار سده موضع لیٹریاؤ
- ۲۴۸ - بندہ کابل استاد سیریاؤ
- ۲۴۹ - بندہ نورالحسین ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی
- ۲۵۰ - مسکین عبدالرؤف مدرس
- ۲۵۱ - نورالحق خطیب جامع مسجد کا کا خیلان
- ۲۵۲ - محفوظ اللہ تنگی نصرت زنی
- ۲۵۳ - عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمن بادشاہ صاحب تنگی
- ۲۵۴ - محمد حبیب اللہ عنی عنہ جامعہ اسلامیہ
- ۲۵۵ - بندہ زبیر گل مدرسہ دارالعلوم
- ۲۵۶ - محمد امین ناظم جامعہ اسلامیہ
- ۲۵۷ - رحمت اللہ جان مدرس
- ۲۵۸ - محمد اکبر خطیب مسجد خان صاحب
- ۲۵۹ - عبدالقدوس خطیب مسجد خان بہادر

چار سده	تنگی	۲۶ - غلام محمد خطیب زادگان
"	"	۲۶۰ - فضل مولی خطیب مسجد فاتح خیل
"	"	۲۶۲ - فضل جلیل خطیب خواجہ خیل
"	"	۲۶۳ - محمد زکریا ساکن نواکلی
"	تنگی	۲۶۴ - عبد الجلیل خطیب مسجد خواجہ خیل
"	"	۲۶۵ - خلیل الرحمن ناظم جمعیتہ العلماء
"	"	۲۶۶ - محمد سعید فاضل دارالعلوم
دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی چار سده		
چار سده	دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی - چار سده	۲۶۷ - محمد اسرائیل ہبتم
"	"	۲۶۸ - روح اللہ عفی عنہ ناظم اعلیٰ
"	"	۲۶۹ - عبد الجلیل صدر مدرس
"	"	۲۷۰ - خلیل الرحمن مدرس
"	"	۲۷۱ - عبدالمنان عفا اللہ عنہ
"	"	۲۷۲ - عبدالسلام
"	"	۲۷۳ - عبدالبارک
"	"	۲۷۴ - حبیب الرحمن
"	"	۲۷۵ - عبدالحنان
"	"	۲۷۶ - محمد فاضل
"	"	۲۷۷ - جمیع الحق

# توقیعات علماء بلوچستان

کوئٹہ

۴۷۸ - مسٹر غلام احمد پیر وینز کی کفریات اور عقائد باطلہ روز روشن کی طرح سامنے آچکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک و شبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف، الف تجتہ و سلام سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ پیر وینز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے متفقہ فتویٰ سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں  
 عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروہی روڈ کوئٹہ

- ۴۷۹ - محمد جان غفرلہ صدر مدرس " " " "
- ۴۸۰ - محمد البکر غفرلہ مدرس " " " "
- ۴۸۱ - محمد عبدالحی " " " "
- ۴۸۲ - محمد اشرف " " " "
- ۴۸۳ - عبدالقادر " " " "
- ۴۸۴ - احتقر عبدالرحمن الکاشمیری مدرس " " " "
- ۴۸۵ - مفتی محمد امین اچکنئی مدرس " " " "
- ۴۸۶ - مفتی محمود حسن غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ یہ بلوے کالونی " " " "
- ۴۸۷ - بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ " " " "

۴۸۸ - نور البنی خطیب جامع مسجد مارکیٹ کوئٹہ

۴۸۹ - قاری غلام البنی صدر مدرس مدرسہ تجویز القرآن نونٹی روڈ کوئٹہ

۴۹۰ - کتابچہ متفقہ فتویٰ جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط و تصدیقات ہیں، ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا غلام احمد پرونیہ وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔

عبد الغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شمالی کوئٹہ۔

۴۹۱ - بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ خطیب سنہری مسجد

۴۹۲ - حبیب الرحمن غفرلہ مدرس مدرسہ فیض الاسلام

۴۹۳ - محمد عبداللہ اجیری کان اللہ (استاذ الاساتذہ شیخ المعقول والریاضی)

صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم شمالی کوئٹہ

۴۹۴ - بندہ نور محمد مدرس مدرسہ مظہر العلوم شمالی و پیش امام مسجد کباری

مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ۔

۴۹۵ - عبدالعزیز مہتمم مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ

۴۹۶ - دوست محمد صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد کوئٹہ

۴۹۷ - محمد عارف چشموی عفی عنہ مدرس

۴۹۸ - جلال الدین غوری

۴۹۹ - اختر محمد عفی عنہ

## مستونگ قلات ڈوئین

۵۰۰۔ غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آگئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور جو بھی ایسے عقائد باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشد  
احقر العباد عبدالغفور عفی عنہ ہتھم مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ۔

۵۰۱۔ خیر محمد عفی عنہ

۵۰۲۔ عبدالخالق عفی عنہ

۵۰۳۔ گل محمد غفرلہ، مدرسہ حفظ القرآن مستونگ

۵۰۴۔ احقر العباد امام الدین۔ ساکن مستونگ

۵۰۵۔ عبدالصمد بازاری (سابق قاضی القضاة ریاست قلات)

۵۰۶۔ احقر نور حبیب امام مسجد بازار قلات

۵۰۷۔ صالح محمد مدرسہ جمالیہ، نوشکی

۵۰۸۔ محمد صدیق از مدرسہ منقح العلوم

۵۰۹۔ احقر محمد یعقوب غفرلہ، ہتھم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ گرنیہ تحصیل مستونگ

۵۱۰۔ عبدالجلیم عفی عنہ

۵۱۱۔ عبدالرؤف (از علمائے سوات)

## توقیعات علماء مکران

۵۱۲۔ رحمت اللہ کان اللہ، ہتھم مدرسہ منقح العلوم سوہانچور ضلع مکران

۵۱۳۔ محمد عثمان صدر مدرس

۵۱۴ - عبد الجلیل کان اللہ لہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سور پور پنجگور مکران  
 ۵۱۵ - غلام احمد پیر ویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے  
 احقر العباد غلام مصطفیٰ قاضی

۵۱۶ - غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں - برکت اللہ

۵۱۷ - عبد الرحمن قاضی پنجگور

۵۱۸ - اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے

احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ منبع العلوم پنجگور

۵۱۹ - غلام احمد پیر ویز کافر ہے - احمد اللہ عفرلہ

۵۲۰ - عبد الحمید پنجگور ضلع مکران

۵۲۱ - خادم الاسلام عبدالواحد

## توقیعات علماء آزاد کشمیر

۵۲۲ - محمد امیر الزماں ، ناظم جمعیتہ العلماء اسلام آزاد کشمیر ضلع پوٹھو

۵۲۳ - مسٹر غلام احمد پیر ویز بلا شک مرتد ہے -

عبد القادر عقی عنہ مفتی دارالعلوم بلتستان موضع غواڑی ڈاکخانہ کرین سکوو

۵۲۴ - محمد خلیل الرحمن عقی عنہ مہتمم

۵۲۵ - عبد الرحیم مدرس

۵۲۶ - محمد یونس

۵۲۷ - مسٹر غلام احمد پیر ویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں -

محمد یونس اثری مہتمم دارالعلوم محمدیہ جامع الہدیث مظفر آباد (آزاد کشمیر)

## توفیقات علماء مشرقی پاکستان علمائے چالگام (حال بنگلہ دیش)

- ۵۲۸ - غلام احمد پرویز کے کفر اور الحاد اور زندگی میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے۔ وہ بلا شک کافر و زندیق ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات یقیناً کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔ بندہ فیض اللہ عنہ ہاتھ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان
- ۵۲۹ - ۱۔ حقراوری محمد ابو جعفر مدرس مدرسہ حامی السنہ میکھل۔ چالگام
- ۵۳۰ - الجواب صحیح نعم ما قال المفتی اعظم ہاتھ ہزاری۔ حررہ عبدالوہاب غفرلہ ہستم مدرسہ معین الاسلام ہاتھ ہزاری۔
- ۵۳۱ - عزیز اللہ عنہ مدرس مدرسہ حامی السنہ ہاتھ ہزاری
- ۵۳۲ - احمد شفیق غفرلہ السميع خادم مدرسہ معین الاسلام ہاتھ ہزاری
- ۵۳۳ - بندہ نادر الزمان۔ مدرس مدرسہ دارالعلوم معین الاسلام نیشنل یونیورسٹی برصغیر
- ۵۳۴ - اصحاب ما اجاب۔ عبدالقیوم غفرلہ۔ شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاتھ ہزاری
- ۵۳۵ - اصحاب ما اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہ خادم
- ۵۳۶ - احمد عتیق عفا اللہ عنہ
- ۵۳۷ - تا وقتیکہ وہ نائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا
- حقراوری احمد الحق عفا اللہ عنہ۔ نائب مفتی مدرسہ ہاتھ ہزاری
- ۵۳۸ - حقراوری محمد علی مدرس

۵۳۹ - لاشک فیما قالہ العلماء المحققون فی حق ذالک الملحد - فقط والسلام

نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہائے تہذیبی

۵۴۰ - محمد غلام الرحمن مہتمم مدرسہ منیر الاسلام - البورھاٹ

۵۴۱ - محمد اسماعیل " " ناصر الاسلام - فتحپور

۵۴۲ - فیض احمد صدر مدرس " "

۵۴۳ - عبدالرحیم غفرلہ مدرس و ناظم تعلیمات

۵۴۴ - محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ سرکاری - چالگام

۵۴۵ - محمد اسماعیل " " " " " "

۵۴۶ - محمد شفیق احمد پرنسپل مدرسہ عالیہ دارالعلوم " "

۵۴۷ - احقر محمد اسماعیل مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چالگام شہر

۵۴۸ - المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام محدث مدرسہ مظاہر العلوم چالگام

۵۴۹ - القول حق مقال العلماء - بندہ محمد لوئیس مدرسہ " "

۵۵۰ - لاریب فی کفرہ - محمد سعود الحق کان اللہ لہ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم

۵۵۱ - لاشک فی کفرہ - غلام احمد پرویز - احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ مدرسہ

۵۵۲ - المجیب مصیب - احقر عبدالرحمن عفی عنہ

۵۵۳ - الجواب صحیح - صدیق احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ فیض العلوم بریلی - چالگام



## مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ

- ۵۵۴ - خادم العلم والعلما، علی احمد الخلی الاسلام آبادی غفرلہ، استاذ المدرسہ
- ۵۵۵ - ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔  
محمد اسحاق غفرلہ، شیخ الحدیث والادب
- ۵۵۶ - احقر محمد لوہنس کان اللہلہ، مہتمم مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ
- ۵۵۷ - لاشک فی کفرہ، العبد محمد دانش خادم " " " "
- ۵۵۸ - بندہ امیر حسین شیخ الحدیث " " " "
- ۵۵۹ - غلام احمد پرویز کے کفر والحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تفریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب متعنا اللہ بطول بقائہ نے فرمائی ہے۔ اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان عطا فرمائے۔  
بندہ محمد ابراہیم غفرلہ، خادم دارالافتا مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ

- ۵۶۰ - احقر سلطان احمد غفرلہ، مدرسہ عبید یہ حافظ العلوم نانوپور
- ۵۶۱ - احقر نذیر سبحان " " " " " "
- ۵۶۲ - احقر سلطان احمد غفرلہ مدرسہ حمینیہ - راجکھانا ساؤکائیہ
- ۵۶۳ - احقر احمد حسن مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جیری چانگام
- ۵۶۴ - احقر الزماں محمد یعقوب غفرلہ مدرسہ انوار العلوم " "
- ۵۶۵ - احقر محمد عبدالمنان عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ دارالعلوم چانگام

- ۵۶۷ - احقر محمد یوسف غفرلہ اسلام آبادی مہتمم مدرسہ محمودیہ مدنیۃ العلوم ہاتھوہ
- ۵۶۸ - احقر العباد شفیق الرحمن مدرسہ تجوید القرآن فقیر ہاٹ
- ۵۶۹ - لاشک فی کفرہ - محمود احمد ظفر - چالگام
- ۵۷۰ - محمد یارون غفرلہ مہتمم مدرسہ عزیز العلوم بالونگرہ - چالگام
- ۵۷۱ - محمد حفاظت الرحمن غفرلہ مہتمم مدرسہ حسینیہ - راجگھانا
- ۵۷۲ - فضل احمد غفرلہ - خادم مدرسہ رشید آباد - بشارت نگر
- ۵۷۳ - احقر عبد القدوس مدرس مدرسہ معاون الاسلام - شرف بھانا
- ۵۷۴ - احقر اناس سید احمد عفا اللہ عنہ - مہتمم مدرسہ بحر العلوم درویش کانا
- ۵۷۵ - بندہ محمد حسن غفرلہ - مہتمم مدرسہ عالیہ ساتکانیہ
- ۵۷۶ - رشید احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ کنگرام
- ۵۷۷ - احمد الرحمن غفرلہ خادم مدرسہ عین الاسلام - فتح نگر

## سہٹ

- ۵۷۸ - عبدالکریم اسلام آبادی سہٹ
- ۵۷۹ - ریاست علی مہتمم مدرسہ رانا پنگ
- ۵۸۰ - عبدالرحیم
- ۵۸۱ - عبدالغفار
- ۵۸۲ - عبدالرحیم جیریار
- ۵۸۳ - مشاہد علی محدث (شیخ الحدیث کنای گھاٹ)
- ۵۸۴ - نصیب احمد صدر مدرس مدرسہ عالیہ جھنگ ہاٹ

- ۵۸۵- احمد حسینی مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری - سلہٹ
- ۵۸۶- عبداللطیف " " " " " " " " " " " "
- ۵۸۷- عبدالخالق " " " " " " " " " " " "
- ۵۸۸- عبدالرحیم مدرسہ امداد العلوم " " " " " " " " " " " "
- ۵۸۹- محمد یعقوب مدرسہ جامع العلوم کاسباری " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۰- ادریس احمد " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۱- شفیق الحق " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۲- عبدالغنی مفتی " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۳- عبدالحکیم فولباری مدرسہ " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۴- عبدالرحیم " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۵- جمشید علی " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۶- امجد علی مہتمم مدرسہ راجہ گنج " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۷- رحمت اللہ استاذ الحدیث مدرسہ رانا پنگ " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۸- منور علی " " " " " " " " " " " "
- ۵۹۹- جمشید علی " " " " " " " " " " " "
- ۶۰۰- سکندر علی " " " " " " " " " " " "
- ۶۰۱- محمد طاہر مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ " " " " " " " " " " " "
- ۶۰۲- عبدالرشید " " " " " " " " " " " "
- ۶۰۳- محمود الرحمن زکی گنج " " " " " " " " " " " "

سلیٹ	زکی گنج	۶۰۴ - عبیدالحق
"	درسہ باگھا	۶۰۵ - رضوان علی
"	"	۶۰۶ - اکبر علی
"	"	۶۰۷ - ابراہیم
"	"	۶۰۸ - عبدالواحد
"	"	۶۰۹ - عبدالمصور
"	"	۶۱۰ - محمد الیاس
"	"	۶۱۱ - مسعود
"	"	۶۱۲ - عبدالعزیز
"	"	۶۱۳ - عبداللطیف
"	پھولپاڑی	۶۱۴ - شمس الدین
"	"	۶۱۵ - لطف الرحمن درسہ
"	"	۶۱۶ - عبدالرحمن
"	"	۶۱۷ - اشرف علی دھومندل
"	"	۶۱۸ - مسیح الرحمن
"	بنیاچنگ	۶۱۹ - مظفر حسین
"	"	۶۲۰ - محمد اسماعیل
"	بنیاچنگ	۶۲۱ - برہان الدین
"	"	۶۲۲ - عبدالقدوس

سہیت	مدرسہ امام باڑی	۶۲۳ - عبدالشہید
"	مدرسہ میرپور	۶۲۴ - نور الحق
"	مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج	۶۲۵ - شریف الدین
"	"	۶۲۶ - خلیل الرحمن
"	"	۶۲۷ - مصباح الزماں
"		۶۲۸ - عبدالرحمان
"		۶۲۹ - مقدس علی
"		۶۳۰ - عبدالمومن
"		۶۳۱ - مطیع الاسلام
"		۶۳۲ - فیض الحسین لکھانی
"		۶۳۳ - عبدالرؤف
"		۶۳۴ - جمیل احمد
"		۶۳۵ - آفتاب الزماں
"		۶۳۶ - مطہر علی
"		۶۳۷ - عبدالحمید
"		۶۳۸ - ارشاد الرحمن
"		۶۳۹ - احمد علی
"	بانہ کوٹی	۶۴۰ - حسین احمد
"	مدرسہ بانگا	۶۴۱ - منظور احمد

- ۶۴۲- عبدالحلیم مدرسہ بانگا  
 ۶۴۳- لطف الرحمن برنوی  
 ۶۴۴- حبیب الرحمن  
 ۶۴۵- علی اکبر  
 ۶۴۶- عبدالحمید مدرسہ عالیہ  
 ۶۴۷- علاء الدین  
 ۶۴۸- فرخ حسین  
 ۶۴۹- رضی الدین سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گورنمنٹ  
 ۶۵۰- ہرماز اللہ سابق شیخ الحدیث  
 ۶۵۱- عبدالمتین چودھری پھولباری  
 ۶۵۲- عبدالمتان ہمتن پور  
 ۶۵۳- عبدالنور محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن  
 ۶۵۴- حبیب اللہ مدرس  
 ۶۵۵- عبدالرحمن  
 ۶۵۶- منیر الدین  
 ۶۵۷- عبدالسلام  
 ۶۵۸- عبدالباری پرنسپل مدرسہ عالیہ  
 ۶۵۹- سعد اللہ مدرس  
 ۶۶۰- شفیق الرحمن
- سلیمٹ  
 سلیمٹ شہر  
 سلیمٹ  
 سلیمٹ

- ۶۶۱ - عبدالغنی توری نالی ہوری مولوی بازار سلہٹ
- ۶۶۲ - عبدالمان صدر مدرس مدرسہ " " " "
- ۶۶۳ - عطار الرحمن مدرس " " " "
- ۶۶۴ - عبدالخالق صدر مدرس بھادگاؤں مدرسہ " " " "
- ۶۶۵ - رئیس الدین مدرس " " " "
- ۶۶۶ - عطار الرحمن کھیارگاؤں " " " "
- ۶۶۷ - عبدالباری آج منی " " " "
- ۶۶۸ - عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ شائستہ گنج " " " "
- ۶۶۹ - عرفان علی مدرس " " " "
- ۶۷۰ - عبدالعزیز " " " "
- ۶۷۱ - عبدالخالق " " " "
- ۶۷۲ - غلام یزدانی " " " "
- ۶۷۳ - روشن علی " " " "
- ۶۷۴ - تبارک علی ہتھم و صدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل " " " "
- ۶۷۵ - عبدالرحیم مدرس " " " "
- ۶۷۶ - عبدالباری علاپور " " " "
- ۶۷۷ - مصروف خاں بڑوئی اوری " " " "
- ۶۷۸ - امتیاز علی " " " "
- ۶۷۹ - بشیر الدین " کولاڈرا " مولوی بازار

سہیت	مولوی بازار	۶۸۰- احمد حسین
"	"	۶۸۱- عبدالحق
"	"	۶۸۲- سربانی
"	"	۶۸۳- عبدالصمد
"	"	۶۸۴- مسعود احمد
"	خانکال	۶۸۵- عبدالقادر
"	"	۶۸۶- صدیق احمد
"	دینار پور	۶۸۷- عبدالحق
"	"	۶۸۸- عبدالشہید
"	"	۶۸۹- عبدالمنان
"	"	۶۹۰- عبدالقادر مفتی
"	سنام گنج	۶۹۱- امین الدین
"	"	۶۹۲- عبدالحق
"	"	۶۹۳- شبیر احمد
"	"	۶۹۴- عبدالسبحان
"	"	۶۹۵- عبدالباری
"	"	۶۹۶- ساجد الرحمن
"	"	۶۹۷- مقبول علی
"	"	۶۹۸- عزیز الرحمن



سہیٹ	سنام گنج	۶۹۹ - عبدالرحمن
"	"	۷۰۰ - شمس الاسلام
"	"	۷۰۱ - عبدالمالک
"	مولوی بازار	۷۰۲ - اشرف علی
"	"	۷۰۳ - ریحان الدین
"	ٹاؤن	۷۰۴ - لطف الرحمن
"	رائے دھر	۷۰۵ - مخلص الرحمن
"	"	۷۰۶ - عبدالحی
"	"	۷۰۷ - عبداللطیف
"	"	۷۰۸ - تفضل حسین
"	گومارٹوا "باہوبل"	۷۰۹ - عبدالرزاق
"	"	۷۱۰ - تاج الاسلام
"	ساتپارٹیا	۷۱۱ - عبدالحالق
"	پوٹی جوڑی مدرسہ	۷۱۲ - صغیر الدین صدر مدرس
"	"	۷۱۳ - بایزید مدرس
"	"	۷۱۴ - شمس الدین
"	"	۷۱۵ - عبدالرشید
"	ایم ایم لکھائی	۷۱۶ - ریحان الدین
"	"	۷۱۷ - لطف الرحمن

سہیٹ	لکھائی	۷۱۸ - عبدالرحمن
"	"	۷۱۹ - اسماعیل
"	"	۷۲۰ - ابراہیم
"	زکی گنج	۷۲۱ - حبیب الرحمن
"	مغلہ بازار	۷۲۲ - بدرالعالم
"	"	۷۲۳ - یوسف
"	مغلہ بازار	۷۲۴ - عبدالواحد
"	گول گاؤں	۷۲۵ - عبدالرزاق
"	رسید پور	۷۲۶ - یوسف صاحب چودھری
"	ستیاجوڑی	۷۲۷ - عبدالمنان
"	"	۷۲۸ - ثمرالدین
"	ونیر پور	۷۲۹ - واحد الاسلام چودھری
"	"	۷۳۰ - عبدالنور
"	بنیاچنگ	۷۳۱ - عثمان
"	"	۷۳۲ - شفیق
"	"	۷۳۳ - غلام قدوس
"	"	۷۳۴ - غلام کریم
"	"	۷۳۵ - غلام رحمن
"	"	۷۳۶ - محرم

سہدک	بنیچنگ	۴۳۷ - امیر الزماں گونئی
"	"	۴۳۸ - مفتی احرار الزماں
"	"	۴۳۹ - عبدالمنان
"	"	۴۴۰ - صدیق الباری
"	"	۴۴۱ - رفیق رُصلیا
"	"	۴۴۲ - عبدالحلیم
"	"	۴۴۳ - عبدالمنان گونئی
"	"	۴۴۴ - عبدالواحد چودھری شاہ پور
"	باہوبل	۴۴۵ - شرف الدین
"	"	۴۴۶ - عبدالمجید شیبپاشہ
"	"	۴۴۷ - مقبول حسین ولوا
"	"	۴۴۸ - اشرف علی
"	"	۴۴۹ - عرفان علی
"	"	۴۵۰ - عبدالرشید باگدور
"	میرپور	۴۵۱ - عبدالجبار راعب پاشہ
"	"	۴۵۲ - عبدالرحمن
"	"	۴۵۳ - عبدالحق
"	"	۴۵۴ - فضل الرحمن
"	"	۴۵۵ - نورالحسین

سہیٹ	بھول تلی	۲۵۶ - عبداللطیف
"	ثالثہ گنج	۲۵۷ - اشرف علی
بنی گنج	پوران گاؤں	۲۵۸ - سراج الحق
"	"	۲۵۹ - عبدالرحمن
"	سریمیت پور	۲۶۰ - سراج الاسلام
"	"	۲۶۱ - عبدالنور
"	"	۲۶۲ - رمیض الدین
"	خواجہ خیر	۲۶۳ - عبدالمانان
"	صیا پور	۲۶۴ - عبدالمتین
"	"	۲۶۵ - علی اصغر نوری
حبیب گنج	"	۲۶۶ - سلیمان
"	"	۲۶۷ - رفیق الدین
"	"	۲۶۸ - عبدالباری
"	بھانو گانچ	۲۶۹ - سلیمان
"	"	۲۷۰ - منصف علی کرامتہ مدرسہ
بنی گنج	لہرچ پور	۲۷۱ - مصطفیٰ علی
سنام گنج	"	۲۷۲ - عزت علی قاطعہ مدرسہ
سہیٹ	گوہر پور	۲۷۳ - نور الدین محدث
"	"	۲۷۴ - نظیر احمد

سلیٹ	مولوی بازار	عثمان - ۷۷۵
"	"	حبیب الرحمن آپر کنگا بلا - ۷۷۶
"	دولت پور - حبیب گنج	محمد اسحاق - ۷۷۷
"	صادق پور	عبدالشہید خاں - ۷۷۸
"	مشہور چک	اکبر علی - ۷۷۹
کملاً (ضلع ترپورہ)		
برہمن بریا	شیخ التفسیر	سراج الاسلام - ۷۸۰
"	(مفتی و مدرس)	محمد ریاضت اللہ - ۷۸۱
"	ناظم	مطبع الرحمن - ۷۸۲
"	مدرس	نور اللہ ڈھا کوی - ۷۸۳
"	"	ارشاد الاسلام - ۷۸۴
"	"	عبدالنور - ۷۸۵
"	"	عبداللطیف - ۷۸۶
"	"	عبدالمجید - ۷۸۷
"	"	رستم - ۷۸۸
"	"	عبدالباری - ۷۸۹
"	مالیہ مدرسہ	مینیر الزماں - ۷۹۰
"	ناصرنگر	شمار اللہ - ۷۹۱
"	"	اشرف علی - ۷۹۲

برہمن بریا

تیلی نگر

۷۹۳ - عبدالرحیم

محمی الدین نگر

۷۹۴ - محمد اسماعیل

منقل

۷۹۵ - میزان الرحمن

بھوبن

۷۹۶ - سعید الرحمن

۷۹۷ - دلاور حسین (محدث)

۷۹۸ - عبدالباری صدر مدرس مدرسہ عالیہ تالشہر

سرائیل

۷۹۹ - عبدالرحمن

۸۰۰ - محمد علی

۸۰۱ - محمد تاج الاسلام (صدر مدرس مدرسہ برش پور سلہٹ)

(سلہٹ)

۸۰۲ - امین الاسلام (نوسلم) چھتیاں

(کٹلا)

بوالیا

۸۰۳ - محمد علی

۸۰۴ - اختر الزباں مدرسہ اسلامیہ پھاڑ پور

۸۰۵ - قربان علی محدث برودا مدرسہ کٹلا

## نواکھالی

۸۰۶ - محمد عبدالغنی محدث اول مدرسہ عالیہ اسلامیہ

۸۰۷ - محمد ابوالخیر غفرلہ شیخ التفسیر

۸۰۸ - محمد غلام سرور غفرلہ فادم

۸۰۹ - محمد قاسم غفرلہ محدث

۸۱۰ - محمد خورشید عالم محدث مدرسہ کرامتیہ عالیہ

- ۸۱۱ - احقر محمد عتیق اللہ خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ
- ۸۱۲ - محمد عبدالحق غفرلہ
- ۸۱۳ - محمد نور اللہ غفرلہ
- ۸۱۴ - محمد ناظم عفی عنہ
- ۸۱۵ - محمد عبدالرشید غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ
- ۸۱۶ - محمد ابوبکر صدیق مدرس
- ۸۱۷ - محمد مبارک اللہ غفرلہ مفتی
- ۸۱۸ - احقر محمد دلیل الرحمن مدرس
- ۸۱۹ - محمد عبدالسبحان غفرلہ خادم مدرسہ اسلامیہ
- ۸۲۰ - محمد ابوالمنصور غفرلہ
- ۸۲۱ - محمد عبدالرحمن غفرلہ
- ۸۲۲ - محمد بذل الرحمن غفرلہ
- ۸۲۳ - محمد نور اللہ عفی عنہ خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ و خطیب الجامع بالبلد
- ۸۲۴ - نورا احمد خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ
- ۸۲۵ - محمد فضل الرحمن
- ۸۲۶ - عبدالعزیز عفی عنہ متوطن تبتلی
- ۸۲۷ - عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ - اشرف المدارس تبتلی
- ۸۲۸ - محمد عبیدالحق عفی عنہ پرنسپل مدرسہ عالیہ فینی و ناظم جمعیتہ المدرسین مشرقی پاکستان
- ۸۲۹ - محمد عبدالمنان عفی عنہ محدث اول مدرسہ عالیہ فینی نواکھالی

۸۳۰ - محمد ابراہیم کتب خانہ اسلامیہ فینی

۸۳۱ - محمد ابراہیم ناظم مدرسہ عالیہ فینی و سابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان

۸۳۲ - محمد عبداللطیف مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ - سرسری

۸۳۳ - محمد ابراہیم غفرلہ

۸۳۴ - محمد نورا اسلام

۸۳۵ - محمد شمس الحق غفرلہ ہتتم

۸۳۶ - احقر محمد عبدالمتین خادم مدرسہ عزیزیا اسلامیہ نارائن پور

۸۳۷ - بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں۔

محمد عبدالملک ہتتم مدرسہ اشرفیہ - پھول غازی

## ڈھاکہ

۸۳۸ - عزیز الحق خادم حدیث جامعہ قرآنیہ

۸۳۹ - محمد عبدالرحیم (۱۳) کارکن باڈی لین

۸۴۰ - نور محمد اعظمی

۸۴۱ - شمس الحق پرنسپل جامعہ قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ

۸۴۲ - محمد علی اکبر غفرلہ - سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم

۸۴۳ - محمد عبدالمعز مفتی مدرسہ لال باغ

۸۴۴ - محمد عبدالکبیر خادم

۸۴۵ - احقر محمد اللہ غفرلہ محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ و خطیب شاہی مسجد

۸۴۶ - صلاح الدین جامعہ قرآنیہ



جامعہ قرآنیہ

۸۴۷- محمد ہارون

۸۴۸- ہدایت اللہ محدث

۸۴۹- حشمت اللہ

۸۵۰- عبدالمجید

۸۵۱- نور الحق قاسمی

۸۵۲- محمد معیار الدین نل گاؤں - ڈھاکہ

## میمن سنگھ

۸۵۳- اطہر علی صدر جامعہ امدادیہ کشور گنج

۸۵۴- احمد علی خاں مہتمم

۸۵۵- عبدالاحد قاسمی صدر مدرس

۸۵۶- محمد علی مفتی و محدث

۸۵۸- احسان الحق

۸۵۹- عبدالخالق پرنسپل مہیبت نگر عالیہ مدرسہ

۸۶۰- امین الحق محدث

۸۶۱- اسرائیل مدرس

۸۶۲- الطاف حسین

۸۶۳- میزان الرحمن

۸۶۴- منظور الحق مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم نتر و کونہ

- ۸۶۵۔ عبدالصمد محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ
- ۸۶۶۔ ضیاء الحق محدث مدرسہ غفوریہ دارالسلام اسلام پور
- ۸۶۷۔ عبدالقدوس مہتمم بانٹوان کبیر پور مدرسہ عالیہ
- ۸۶۸۔ انوار الرحمن مہتمم درگاہ پور مدرسہ
- ۸۶۹۔ منیر الدین ناظم انوار العلوم ناجورہ ہاتھ شیر گنج
- ۸۷۰۔ قطب الدین مدرس
- ۸۷۱۔ عبدالرحمن مدرس عراف العلوم کیمکوٹی
- ۸۷۲۔ احقر الناس، حسین احمد مدرسہ دارالسلام سہاگی
- ۸۷۳۔ احقر الناس، محمد واعظ الدین لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ
- ۸۷۴۔ محمد عبدالمطالب شام پور مدرسہ
- ۸۷۵۔ محمد نبی حسین غفرلہ دارالسلام مدرسہ رنگینگہ پور
- ۸۷۶۔ محمد غلام یاسین ناظم برادریہ صدیقیہ مدرسہ نانکائیل
- ۸۷۷۔ ریاض الدین احمد، مہتمم مدرسہ اسلامیہ تلوی ضلع مومن شاہی
- ۸۷۸۔ محمد ابوالہاشم غفرلہ مہتمم مدرسہ جامع حسینہ میرزا پور
- ۸۷۹۔ محمد سلامت اللہ غفرلہ قاسم العلوم بانسانی۔ بہونیا نربازار
- ۸۸۰۔ محمد عبدالجبار یورب دہولا۔ اکنڈ شریف
- ۸۸۱۔ محمد عبدالسلام مدرس باہتر جامعہ امدادیہ پوسٹ شاکوئی
- ۸۸۲۔ سید شبلی فرقانی مہتمم بازار تریار اسلامیہ مدرسہ۔ ڈاکخانہ نادینہ
- ۸۸۳۔ محمد ابراہیم مدرسہ اشرفیہ کیندوا۔

- ۸۸۳- محمد نیرالدین مدرسہ اشرفیہ کینڈوا
- ۸۸۵- محمد شمس الدین ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ - دتوکاون
- ۸۸۶- محمد سفیرالدین ناظم مدرسہ امداد العلوم پاکندیہ
- ۸۸۷- جعفر احمد ناظم مدرسہ دارالعلوم ندوی ایتل پوسٹ ننڈائیل
- ۸۸۸- محمد سعید الرحمن مہتمم مدرسہ مصلح العلوم مہی نند - بہا شکر خیل
- ۸۸۹- مظفر احمد مدرس
- ۸۹۰- عبد الجلیل
- ۸۹۱- آفتاب الدین
- ۸۹۲- عبد الحلیم
- ۸۹۳- محمد عبدالباطن سہاگی مدرسہ
- ۸۹۴- محمد سلیمان
- ۸۹۵- عبد الحکیم - ساکن جیکاتلا سہاگی
- ۸۹۶- محمد سلیمان ساکن گایوتا
- ۸۹۷- رفیق اللہ بریال
- ۸۹۸- مفیض الدین مہش پور
- ۸۹۹- محمد عبدالرشید مرلیس پور سہاگی
- ۹۰۰- محمد حسین علی خطیب جامع مسجد صاحب نگر
- ۹۰۱- محمد علی نانائیل روڈ
- ۹۰۲- احمد علی خطیب ناتور جامع مسجد - ڈاکخانہ کمارول

- ۹۰۳۔ شمس الہدی خطیب جریارہ جامع مسجد۔ ڈاک خانہ سہاکی
- ۹۰۴۔ عیال الدین ساکن سہاکی
- ۹۰۵۔ عبدالحجارساکن بکاپونا
- ۹۰۶۔ اشرف علی ساکن فانور
- ۹۰۷۔ محمد ابوالحسین ساکن جریارہ
- ۹۰۸۔ محمد سعد اللہ ساکن بتاجور
- ۹۰۹۔ عبدالحلیل ساکن بکاپونا
- ۹۱۰۔ عبدالرحمن فقیر ساکن ہاروا
- ۹۱۱۔ حسین علی خطیب شرشیرہ جامع مسجد
- ۹۱۲۔ شاہد علی بہتم فرقانیہ مدرسہ ڈاکورا شریہ
- ۹۱۳۔ عبدالحی خطیب جامع مسجد ہیش پور
- ۹۱۴۔ رئیس الدین خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول
- ۹۱۵۔ مجیب الرحمن مدرس اول ماتزکھاین مدرسہ۔ ڈاکخانہ نیل گنج
- ۹۱۶۔ عبدالرشید خاں
- ۹۱۷۔ عبدالرزاق
- ۹۱۸۔ نور الدین ناظم مدرسہ دارالعلوم مین سنگھ شہر
- ۹۱۹۔ میان حسین محدث
- ۹۲۰۔ اختر الدین مدرس
- ۹۲۱۔ وقاص علی

۹۲۲- اکبر حسین محدث مدرسہ دارالعلوم مبین سنگھ شہر

۹۲۳- یونس مدرسہ

۹۲۴- مجیب الرحمن جتیم

۹۲۵- عبدالحمید بیٹا مولوی شام گنج اسکول

۹۲۶- محمد عمران بیویاں جتیم مدرسہ اسلامیہ دہرا

۹۲۷- سلطان احمد ناظم کواٹل مدرسہ

۹۲۸- نور محمد ساکن تانگورا

۹۲۹- عبدالغفور

۹۳۰- محمد ظاہر الدین دارالعلوم مدرسہ شہلا

۹۳۱- محمد امان اللہ

۹۳۲- محمد نعمان اسلام پور مدرسہ

۹۳۳- محمد مختار الدین ہولہ اسلامیہ مدرسہ

۹۳۴- شمس الدین

۹۳۵- عبدالغفور

۹۳۶- رستم علی

۹۳۷- حسین احمد

۹۳۸- عبدالرب

۹۳۹- محمد علی چودھری پروفیسر نصیر آباد کالج

۹۴۰- ابوالکلام جلال الدین

۹۴۱ - فیض الدین امام بڑی مسجد

۹۴۲ - محب الرحمن محدث مکتا کاجھ عالیہ مدرسہ

۹۴۳ - حبیب الرحمن مدرس

۹۴۴ - انیس الرحمن

۹۴۵ - محمد عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم سہاکی

۹۴۶ - محی الدین

۹۴۷ - عبدالاول

۹۴۸ - زین العابدین

۹۴۹ - عبدالحکیم

۹۵۰ - عبدالغفور

۹۵۱ - عبدالغنی

۹۵۲ - محمد شمس الدین القاسمی مدرسہ دارالسلام

## بریسال ضلع

۹۵۳ - محمد یاسین عفی عنہ - عباد اللہ مسجد شہر بریسال

۹۵۴ - محمد بشیر اللہ اٹھری امام جامع مسجد

۹۵۵ - محمد نور الزماں بریسالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند

۹۵۶ - محمد عبداللطیف خادم مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

۹۵۷ - محمد یونس

۹۵۸ - عبدالمتین

۹۵۹- عبدالقادر خادم مدرسہ محمودیہ بریال شہر

۹۶۰- عبدالمنان

۹۶۱- ممتاز الدین مہتمم مدرسہ ناظر پور

۹۶۲- حاتم احمد

## علماء جس

۹۶۳- قاضی سخاوت حسین امام جامع مسجد جس

۹۶۴- شمس العالم مدرسہ دارالعلوم

۹۶۵- عبدالخلیم

۹۶۶- امجد حسین

۹۶۷- زکین الزیاد

۹۶۸- عبدالرؤف

۹۶۹- عبدالرزاق

۹۷۰- ابوالحسن محدث

۹۷۱- شمس الرحمان

۹۷۲- جلال الدین

۹۷۳- عیسیٰ روح اللہ

۹۷۴- انوار اللہ

۹۷۵- مقبول احمد

۹۷۶- محمد قاسم

جسر شہر

۹۷۷۔ منصور احمد

## فرید پور

- ۹۷۸۔ عبدالعلی خطیب کوٹ مسجد فرید پور  
 ۹۷۹۔ حسین احمد امام جامع مسجد گوپال غنچ ضلع فرید پور  
 ۹۸۰۔ محمد عبدالحمید کوہ رازک مدرسہ خادم العلوم یات کاتی  
 ۹۸۱۔ محمد عبدالستار غفرلہ استاد  
 ۹۸۲۔ شفیق اللہ  
 ۹۸۳۔ عبدالمقتدر احمد  
 ۹۸۴۔ عبدالمنان  
 ۹۸۵۔ محمد نور الحق  
 ۹۸۶۔ محمد عبدالباری  
 ۹۸۷۔ محمد شرف حسین عفی عنہ مدرس  
 ۹۸۸۔ محمد اشرف علی مدرس

## مدرسہ محی الاسلام جسر

- ۹۸۹۔ محمد انور مدرسہ محی الاسلام جسر  
 ۹۹۰۔ عبدالستار  
 ۹۹۱۔ علی احمد  
 ۹۹۲۔ محمد یونس  
 ۹۹۳۔ جلال الدین



مدیر مدرسہ نجی الاسلام جسسر

۹۹۴- عبد المنان

۹۹۵- عبد الملک

۹۹۶- عبد المقتت

۹۹۷- خواجہ عبد المجید

۹۹۸- عتیق الرحمن

## کھلنا

۹۹۹- عزیز الرحمن مہتمم مدرسہ ادیپور

۱۰۰۰- خلیل احمد

۱۰۰۱- فہیم الدین

مدیر عالیہ کھلنا شہر

۱۰۰۲- عبد القادر

۱۰۰۳- محمد اسحاق مفتی

۱۰۰۴- عبد الستار

۱۰۰۵- عبد الرحمن

۱۰۰۶- محمد شوکت علی

۱۰۰۷- عبد اللطیف مہتمم مدرسہ اسلامیہ

۱۰۰۸- عبد العزیز امام جامع مسجد کھلنا

۱۰۰۹- عبد الاول

۱۰۱۰- نذکر الباری

۱۰۱۱- حسین احمد

## بقیہ مکلا ضلع

- ۱۰۱۲- محمد عبدالحق خطیب جامع مسجد پوران بازار چاند پور  
 " ۱۰۱۳- محمد وحید الدین ناظم مدرسہ قاسم العلوم  
 " ۱۰۱۴- اختر محمد علی مفتی  
 " ۱۰۱۵- ابوالفیض  
 " ۱۰۱۶- قاری ابوالخیر  
 " ۱۰۱۷- اختر الانام تاج الاسلام مدرسہ برہن باڈیہ ضلع مکلا  
 " ۱۰۱۸- اختر غلام رسول استاذ "

## مومن شاہی

- ۱۰۱۹- مقبول احمد مدرسہ عالیہ قتلہ شین  
 " ۱۰۲۰- آفتاب خادم  
 " ۱۰۲۱- محمد یوسف  
 " ۱۰۲۲- محمد مہراب علی  
 " ۱۰۲۳- نور الاسلام  
 " ۱۰۲۴- علیم الدین  
 " ۱۰۲۵- عبدالقادر  
 " ۱۰۲۶- حشمت اللہ  
 " ۱۰۲۷- عبدالرشید

علماء ممالک اسلامیہ سے جو استفقاء کیا گیا تھا

اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## الاستفتاء

كان ظهر في الهند (المتحدة الغير المنقسمة) رجل يدعى المرزا  
 غلام احمد القادياني، وادعى النبوة، وامورا من الكفر والاحاد، فانفق  
 علماء الاسلام على كفره شرقا وغربا، مجها وعربا، وقد عرف حاله،  
 وشرقت انباءه وغربت. وظهر اليوم رجل في هذه البلاد سميه بلدي  
 يدعى غلام احمد ويلقب "پرويز" ذلك اللقب المجوسي الذي كان يلقب به  
 كل من ملك بلاد فارس والفرس في القرون الخالية. وقد ابدى اشياء  
 غريبة مدهشة حتى سبق سميه المتنبى السابق في عقائده الصلابة وافكاره  
 الخمسة، واره الفاجرة. وهو وان لم يدع النبوة مثل بلديه وسميه،  
 ولكن لم يعاد شيئا من عقائد الدين المحمدي، واحكام الشريعة الاسلامية  
 الطاهرة، الا وقد احدث فيها وحرفها تحريفات شنيعا منكر حتى انكر ضروريات  
 الدين كلها كما سيأتي بيان ذلك قريبا. ثم لم يقتنع بها بل سرعان ما  
 اصبح داعية لشرتك المعتقدات الاثيمة الصلابة في الناشئة الجديدة التي  
 صلها بالدين في غاية الوهن، ومعرفتها به في غاية السطحية. واصدر

مجله سماها "طلوع اسلام" واتخذها منبراً لاذاعة تلك الافكار المنكرة  
 بأسلوب يلبس الحقائق، وألف تأليف عديدة، شخنها بكل ما يمكن له  
 من تسويل وتلبيس والتحاد يتم سمي كل ذلك اسلاماً حقيقياً حقيقياً لقبول  
 والاذعان، وسمى الاسلام الراجح بين المسلمين الكاوي على عبارات طاعات  
 ومعتقدات طاهرة مجوسية ومكيدة ضد الاسلام. وبالمجلة فلم يغادر اسامياً  
 للدين الاسلامي الا وقد زعزعه، واورث شكوكاً وشبهات في جميع  
 المتواترات المقطوعة وضروريات الدين، حتى تفاقم الامر وبلغ السيل  
 الزبي، ولم يبق وجه للسكوت ولا رخصة للاعراض والتغافل عن اظهار  
 الحق الصريح، فقام رجال اولو علم وذو اقلام والسنة للدفاع عن الدين  
 والرد على الحادة وكفرة وضلاله بتأليف وصحف ومقالات ومجلات غير  
 انها كانت جهوداً فردية غير كافية بالمقصود لاستئصال هذه الشجرة الخبيثة  
 فكانت المصالح الدينية تستدعي الى ان يجمع نبيذ من كفرة والحادة لكي تكون  
 الامة على جليلة من امره على ما يستحق به الكفار، وفعلاً قد جمع ذلك  
 وقدم للعلماء في بلاد الهند والباكستان الشرقية والغربية، فاتفقت كلمتهم  
 على الحكم بكفرة وارتدادة وخروجه عن دائرة الاسلام، ولم يتخلف احد  
 من المشاهير وكبار العلماء والمشائخ عن الافتاء بكفرة حتى اتفق علماء السنة  
 وعلماء الشيعة وطوائف اهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفرة. وقد  
 طبعت هذه الفتاوى والتوقيعات في صورة رسالة خاصة سميت "علماء  
 امت كما تنقده فتوى بروينز كافرهم" وشاعت هذه الرسالة باللغة

الارضية ولاقت اقبالاً من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات  
والصحف بنقلها وتلخيصها وتشرحها، فكان اخرا لدرء الكي، وقطعت  
جبهة قول كل خطيب. واجبنا ان نقدم الان اشياء من ضلالا لآلة لعلماء  
الاسلام في الممالك الاسلامية جزيرة العرب والحرمين الشريفين والحجاز  
ونجد والشام والقدس والقاهرة والجزائر وتونس وغيرها ونقدم منها ما  
لا يتحمل تاويلاً بحيث لا يخلص لقائلها غير التوبة، والرجوع الى الاسلام!  
فدوكم ايها العلماء والفضلاء اباد بلاد الاسلام، واقد اذ بلاد العرب. نبذاً  
من افكاره ومعتقداته - والله يقول الحق وهو يهدي السبيل -

## غلام احمد پرويز ونبذ من تنقداته

### الاحكام القرآنية ليست ابدية

۱- يقول: ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الصدقات والتورث  
وما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك موقت تدريجي انما يدرج  
به الى دور مستقل يسمى به هو نظام الريوبية، فاذا جاء ذلك الوقت  
تنتهي هذه الاحكام لانها كانت موقتة غير مستقلة "نظام ريوبية"

ص ۱۶۷ و ۱۶۸ و "سليم كے نام" ج ۱ ص ۲۲ و ص ۱۸۰

### لكل عصر شريعة

۲- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين معه قد استنبطوا من القرآن  
احكاماً فكانت شريعة وهكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورا بيئية

لحکومت مرکزی، لہم ان یستنبطوا احکاماً من القرآن، فتكون تلك  
 الاحكام شریعة ذلك العصر، لیسوا مکلفین بتلك الشریعة السابقة  
 لا تختص تلك بیاب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها  
 یرى فیہ ذلك، ومن اجل ذلك القرآن لم یعین تفصیلات العبادات۔  
 (مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱ و ص ۲۲۴)

### اطاعة الله ورسوله هي اطاعة الحكومة

۳۔ قوله تعالى: "واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" ان  
 المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مركز الملة۔ اي الحكومة  
 المركزية۔ والمراد "باولي الامر" الجمعيات التي تتخذ تحتها۔ فالحكومة  
 المركزية تستقل بالتشريع، وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القرآن  
 الكريم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه، فكل حكومة مركزية قامت  
 بعد عهد الرسالة منصبها منصب الرسول، فاطاعة الله والرسول  
 انما هي اطاعة تلك الحكومة۔ والرسول كان مطاعاً من جهة انه كان  
 اميراً واماناً للحكومة المركزية والحكومة المركزية هي المطاعة۔

ومعارف القرآن ج ۴ ص ۶۱۶ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۸ و  
 ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۸۶۔ اسلامي نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱۔ مقام حدیث ج ۱

ص ۱۹۔ سليم کے نام ج ۱ ص ۱۷۵

### ليس الرسول مطاعاً

۴۔ قد صرح القرآن الكريم: بأنه لا يستحق الرسول ان يكون مطاعاً،

وليس له ان يأمرهم بالطاعة، وليس المراد من اطاعة الله واطاعة  
رسوله الا اطاعة مركز نظام الدين الذي يتخذ احكام القرآن فقط  
(معارف القرآن ج ٤ ص ٦١٦، اسلامي نظام ص ٨٦)

### الايان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

٥- المراد بالملائكة القوى المودعة في الكائنات، ومعنى الايمان بها ان  
يسخرها الانسان ويذعن الانسان تلك القوى. ومعنى سجود الملائكة  
لادم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص  
خاص، وانما يريد به الانسان، وادم وحواء عبارة عن زوجين للنسل  
الانساني (لغات القرآن ص ٢١٤)

وقصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الانسانية (لغات القرآن ج ١ ص ٢١٥)

### الجنة والنار

٦- ليس المراد بالجنة والنار امكنة خاصة بل هي كينيات للانسان.  
(لغات القرآن ج ١ ص ٤٤٨)

### الصلاة

٧- الصلوة التي يصلها المسلمون اخذوها من الجوس وليست هي صلاة  
في القرآن، والقران انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هي اقامة  
اسس لاصلاح الافراد على وفق ما يقتضيه النظام رجلة "طلوع اسلام"  
لشهر يونيو سنة ١٩٥٠ ص ٤٧ - قرآني نظام ربوبيت ص ٨٧)

٨- كل من كان نائبا عن الرسول له ان يغير صورة الصلاة المعروفة

على ما يقتضيه ذلك العصر - (قرآني فيصلي ص ۱۴ و ۱۵)

### الصلواتان في القرآن

۹ - لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء، فلم يثبت الاجتماع

في عهد النبوة للصلاة الا في هذين الوقتين (لغات القرآن ج ۳ ص ۱۰۴)

### الزكاة وصدقة الفطر

۱۰ - الزكاة كل جباية مالية تكون من جهة الحكومة، فاذا لم تكن حكومة

اسلامية لم تجب الزكاة - وصدقة الفطر وغيرها من الصدقات

انما هي جبايات وقتية يلزمها الحكومة لحاجات خاصة، ونواب

واردة - (قرآني فيصلي ص ۳۵ و ۳۷ و ۵۲)

### الحج

۱۱ - ليس الحج عند عبادة خاصة، وانما هو مؤتمر عالمي، ويستعمله

عبادة في كتابه (معارف القرآن ج ۴ ص ۳۹۲)

### الاضحية

۱۲ - حقيقتها ذبح الحيوانات للذين يشتركون في ذلك المؤتمر العالمي - اى

ليست عبادة خاصة في غير ذلك المؤتمر - (رسالة قرباني ص ۳)

### المعجزات

۱۳ - لم يصد من الرسول معجزة غير القرآن (رسالة قرباني ص ۳۶)

### الدين الاسلامي

۱۴ - الدين الاسلامي الرابع بين الامة المسلمة اليوم ليس دين القرآن



وانما هو مركب مما راجع بين المجوسيين، ومن رسوم اليهود، وتصوف  
النصارى وافلاطون. (قرآني نظام ربوبيت ص ٤٥)

### تدوين الحديث

١٥- تدوين الروايات الحديثية انما هي اول مكيدة - ضد الاسلام،  
فاورثت عقيدة في المسلمين بان مع القران الكريم وحى اخرجه  
ر مقام حديث ج ١ ص ٤٢١ وج ٢ ص ٣٩ و ٤٠)

### الوحى غير المتلو

١٦- الذى يسمونه الوحى الغير المتلو كلها اكاذيب ومفتريات وهذه  
الاكاذيب اصحت مذهباً للمسلمين (مقام حديث ج ٢ ص ١٣٢)

### امهات الحديث

١٧- صحيح البخارى ومسلم واملوطا وسند احمد وسنن ابى داود والترمذى  
والنسائى والبيهقى من الكتب الموثوقة عندهم، وهذه الكتب ما دامت  
معتبرة عندهم فى اصول الدين لم يكن للامت الاسلامية ان تخرج من كبريتها  
وهذه مكيدة عجيبة اشتمت بها من الاسلام (مقام حديث ج ٢ ص ١٣٤)

### القدرة الالهية

١٨- القدرة الالهية ربما تظهر ثم اتها بعد ملايين السنوات، وجرثومة  
واحدة تطرى مراحلها الارتقاوية فى ملايين السنين حتى تصبح انساناً  
ولكن اذا ساعدت يد الانسان القدرة الالهية تظهر نتائجها فى  
اسرع مدة وفى اجمل صورة - (من ويزدان ص ١١)

## الایمان بالقدر

۱۹- الایمان بالقدر خیر و شره مکیده مجوسیه جعلتها عقیده  
للمسلمین. (قرآنی فیصلے ص ۱۹۰)

## الشریعة القرآنیة

۲۰- ان الرسول والذین معه قد کونوا شریعة تحت ضوء اصول القرآن

وفصلوا تلك الجزئیات الشریعیة التي لم یصرح بها القرآن

فكذلك كل حكومة واعضاؤها الشوریة لهم ان یكونوا

جزئیات تطابق عصرهم وتكون هی شریعة ذلك العصر.

(مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱)

هذه قطرات من تلك الطامات التي شخنت به تألیفه و

مجلته وكتاباتہ قد مناها كالنموذج من افكاره ومعتقداته وآراءه

فيا علماء البلاد الاسلامیة ویا علماء الحرمین الشریفین والحجاز المقدس

والجزیرة العربیة وغیرها ما ذا حکم الشریعة المحمدیة المظہرة فی هذه

المعتقدات؟ وما ذا حکم من اعتنق بها واعتقدها ودعا الیها بكل وسیلة

افتونا ما جورین ابقاکم الله ذخراً لحفظ الدین وسدوداً منیعة

حصینة دون قتن یا جوجیة موقین لا ظہار الحق اطمین.

المستفتی محمد یوسف البنوری

مدیر المدیسة العربیة الاسلامیة وشیخ الحدیث بها

کراچی رقمہ پاکستان

# الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دیتے ہیں ان کا صحیح متن حسب ذیل ہے  
 ، صورة ماكتبه الاستاذ الكبير الشيخ يحيى امان الحنفى،  
 نائب رئيس المحكمة العليا بمكة (قاضى لقضاة)

بسم الله الرحمن الرحيم - وبه نستعين

الجواب عن القول الاول وهو ان كل ما ورد في القرآن موقت  
 يدعى :- هو انه لاحكام ولا مشرع الا الله سبحانه ، فلا تشريع ولا توقيت  
 لله سبحانه وتعالى وكون شرعه ابدى او موقتا انما يستفاد من الشارح  
 حكيم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه ابدى سرورى الى قيام الساعة وان  
 يبرم وقت فاستند هذا الكاذب في دعواه والنسخ قد يعترى لبعض الاحكام  
 لشرعية القابلية للنسخ في زمن النبى صلى الله عليه وسلم وبعد موت النبى  
 صلى الله عليه وسلم صارت الاحكام كلها محكمة لا تقبل النسخ ولا التغيير و  
 لا التبديل لان الناسخ كان ينزل على النبى صلى الله عليه وسلم ليبلغ الامم به  
 قال علماء الاصول الخطاب الشفاهى الوارد فى زمنه صلى الله عليه وسلم كقوله تعالى:  
 "اقموا الصلوة واتوا الزكاة" "ولله على الناس حج البيت" "وكتب عليكم الصيام"  
 "وحرمت عليكم الميتة" "يؤصيكم الله فى اولادكم" "لذكروا مثل حفظ  
 الا نثيين" "ولا تأكلوا الربا" "ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق"  
 ونحو ذلك هو خطاب لمن كان موجودا فى ذلك الزمن متصفا بصفات

التكليف، والمعدومون وقت الخطاب - هذه الخطابات متعلقة بهم  
تعلقاً معنوياً بمعنى أنهم اذا وجدوا وتصفوا بصفات التكليف تتوجه  
تلك الخطابات السابقة ولم يوجد من الشارع شريعة اخرى متجددة خوطب  
بها من كان معدوماً حين الخطابات حتى يقال ان ذلك كان مؤقتاً والادلة  
على ما قلناه كثيرة من الكتاب والسنة ليس هذا موضع بسطها - ويكفي في  
ذلك الاجماع والتواتر القولي والعملي -

جواب الثاني: ان الاستنباط استخراج حكم من الاحكام الشرعية  
من الكتاب او السنة فالحكم المستنبط موجود في كتاب الله او سنة رسوله  
صلى الله عليه وسلم الا انه يختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب ومن له ملكة  
الاستنباط يحق له ان يستنبط ومن لا فلا فالاستنباط لم يات بحكم شرع  
جديد من عند بل اظهر الحكم الكائن في النصوص كالقياس فان القياس  
مظهر للحكم الشرعي لا مثبت، بل المثبت للاحكام الشرعية هو الله  
وحداه -

ومن الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعى الاجتهاد في  
اكل لحم الخنزير من قوله تعالى "الا ما ذكيتكم" وقال انما حرم اكله لعلته وهو  
شبهه ببراشيم نبيه سمع عن رجل اكله لكنه اذا غلى الماء غلياً ناشداً او  
وصل في الحرارة الى درجة كذا ثم القى فيه الخنزير ذهببت تلك الجراثيم المانعة  
عن حل اكله فيحل اكله وهو داخل في قوله تعالى "الا ما ذكيتكم" وما درى المسكين  
ان السياق والسياق يمتنع هذا وان الزكاة الشرعية انما تعمل في محل يقبلها

وهو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة  
ثم هذا القائل لم يفرق بين قوله زكى وذكى - فان الاول معناه الطهارة و  
الثاني معناه الذبح الشرعي من الاهل في المحل القابل للزكاة. ومن  
الاستنباطات العجيبة استنباط امرأة تدعى الاجتهادان النساء افضل من  
الرجال من قوله تعالى "اصطفى البنات على البنين" وهذا دليل على جهل الجمل  
المركب وانها لا تعرف هزمة الانكار وهزمة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق  
بينها. ومن الاستنباطات العجيبة استنباط من يدعى ان فقه الفقهاء  
حال بين الناس وبين القرآن. ان الربا اثم محرم اذا كان اضعافاً مضاعفة  
اما اذا كان ضعفاً واحداً فيجوز وما درى المسكين عن حديث الذكوب  
بالذهب والفضة والفضل ربا الحديث، ولا شك ان الفضل يشمل الضعف  
والاضعاف، واما هذا الرجل الكاذب الذي يتمشdq بالاستنباط بعد  
شرعاً جديداً للمستنبط الموجود في جماعته فهو في جهل الجاهلين واجهل من  
الدواب وما جزاء الا الايلام بالضرب الشديد بالعصى والنعال...  
ثم قلنا اراحة العالم من شره المستطير خصوصاً في هذا الزمان  
الذي كثرت فيه المحن والازل... والقن وحكمة كله يا طل في نفسه  
يشترك في معرفة بطلانه الصبيان والبله والمغفلون والباطل هو الذاهب  
فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه وليكن ان يؤثر في اناس يعيشون في شواهد  
جهال لا يعرفون شيئاً من الدين اصلاً وهذا الرجل لو سمع اهل السوق  
بجرائته الذين يعرفون اركان الاسلام يقول: الصلاة التي يصليها

المسلمون اخذوها عن المجوس لا وجعوه ضرباً حتى قضوا عليه حيث  
ان بطلان الباطل هو كوز في ادمغة الناس، فاجواب قائله الر عليه  
باللسان بل الطعن باللسان -

جواب الثالث :- قوله ومن اجل ذلك ظاهر ان اسم الاشارة  
يرجع الى ما ذكره من ان رسول الله ومن معه استنبطوا من القران فكانت  
شريعة يعنى خاصة بهم دون من بعدهم كذلك القران لم يعين تفصيل  
العبادات يعنى فله وكمثاله من اجملة التجاران يستنبطوا من القران ان  
شواهم خاصة بهم وبزمنهم فعلى هذه الشرائع تتعد ويتعد الالهام والقرون  
وهكذا يتلاعبون بكتاب ويفسرون الصلاة وغيرها بما شاؤوا وبما يوحى اليهم  
شيطاً تصد وتقول الصلاة والزكاة والصوم والحج وردت في القران كلها  
مجملة ولكنها بينها كلها السنة النبوية بياناً شافياً كافياً وافياً وكتب  
السنة كلها طائفة بذلك البيان وقد قال عليه الصلاة والسلام: الا انى  
اوتيت القران ومثله معه، وبيان النبي صلى الله عليه وسلم هو بيان الله  
لكلامه وجهه لان الكل من عند الله تعالى. قال تعالى: وما ينطق عن  
اللهوى ان الاوحى يوحى "وقد تحمل بذلك المسلمون في جميع الاقطار  
تواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
الى زمانه هذا وسيستمر ذلك كله الى قيام الساعة. والله سبحانه وتعالى  
لم يغير مما شرعه من الاحكام فالعمل والقول بالشرعية مستمر لو حصل  
تغير شئ مما شرعه اظهر وتواتر نقله. وشرعيته صالحة لجميع الامة

المحدية من اولها الى آخرها وكل زمان ومكان  
ان الحكومة اذا كانت مؤمنة متقادة لاوامر الله ومجتتة لتواهيه  
يجب اطاعتها لامر الله بذلك حيث قال: "واطيعوا الله والرسول واولى  
الامر منكم" واما اذا كانت تامر بالمعاصي والتناهي فلا تجب طاعتها بل  
تكرم لانها لا طاعة للمخلوق في معصية الخالق. وقد قال امير المؤمنين ابو بكر  
الصديق لاصحابه بعد ان دلى الخلافة، (لا خير فيكم اذ لم تقولوا ولا  
خير في اذ لم استمع فقالوا له: لو رأينا فيك اخرجنا للقوصاة بسيفنا)  
وجواب الرابع: قد صرح القرآن بوجوب طاعة الرسول فقال  
تعالى: "واطيعوا الله والرسول واولى الامر منكم" وقال تعالى "ومن يطع الله  
ورسوله يدخله جنات تجري من تحتها الانهار" وهناك آيات واحاديث كثيرة دالة  
على وجوب طاعة الرسول

وجواب الخامس: الملائكة هم اجسام نورانية فادرة على التشكل  
بالصورة الحسنة والحوار الذي وقع منهم بينهم وبين ربه دال على فهم  
عقلاء وليسوا بقوى وقد رأى النبي صلى الله عليه وسلم جبريل وجناحه  
وقدمه الاثني ورجلاه في تخوم الارض والسبحود معناه اللغوي معروف  
وسبحود الملائكة لادم سجد تحية لاجادة والمراد بادم شخص معين و  
قصتها حقيقية كما قصه القرآن.

وجواب السادس: ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبر خالقها  
بانها امكنة خاصة والعلم بكونها امكنة خاصة يعلم من اخبار

خالقها بذكراك من مخلوق مثلها ومن اصدق من الله قبلا - ومن اصدق من الله حديثا -

وجواب السابع: ان الصلوة التي يصليها المسلمون واردة عن الله في كتابه العزيز في غير موضع وكيفيةها قد تولى الله بيانها على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفيةها وعلم بها الناس وعملوها ولا يزال العمل بها جاريا الى قيام الساعة بكيفيةاتها واوضاعها السابقة وهذا القائل يجب قتله قتلة شتعاء -

وجواب الثامن: النائب الذي عد نفسه نائبا يستحق الصدم والضرب والقتل، والنائب نيابة صحيحة يقول كل ما اتى به الرسول صلى الله عليه وسلم فحقه التسليم والقبول لان يحرف ربه او يغيره  
جواب التاسع: ان قوله تعالى: اقم الصلوة لدول والشمس الى غسق الليل - يشمل اربع صلوات الظهر، والمغرب، والمغرب والعشاء، وقوله تعالى "وقرآن الفجر" هي صلاة الفجر فشملت الآية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلك بيانا شافيا

وجواب العاشر: لم يذكر هذا الجواب

وجواب الحادي عشر: الحج عبادة بالاجماع وكذا الاصلحية ومنها ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر -

وجواب الثاني عشر: غير مذكور -

وجواب الثالث عشر: وصحبات النبي كثيرة غير منهن



اعظمها نزول القرآن عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين  
الاصابع وقد شهد ذلك جمع عظيم يستحيل تواطؤهم على الكذب والباطل  
جميعه انكار من هذا الشخص لما علم من الدين بالضرورة وكذا ما سبق  
وفاعله يستحق عليه القتل والاجواب له غير ذلك والسلام ختام

كتبه الراجي عفوريه

١٧/١٢/١٣٨١هـ

الحنان المنان محمد يحيى امان

صورة ما كتبه فضيلة الشيخ

(٢)

محمد العربي المالكي التباتي

بسم الله الرحمن الرحيم

أحمد لله الهادي عبادة الى الصراط المستقيم والصلاة والسلام  
على الميئين للناس مما نزل اليهم من آيات الله والذكر الحكيم، وعلى  
آله واصحابه الراغبين لواء الاسلام لكل ظالمين ومقيم. اما بعد :-  
فاقول ان العشرين مسألة التي ذكرها المستفتي العلامة الشيخ  
محمد يوسف البنوري من مؤسس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها  
تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته وافتراءه على الله تبارك و  
تعالى وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم كما تدل دلالة صريحة على انه  
من اذئاب الملاحدة الاباحيين الكرمية والباطنية والبرهانية  
والبابية اعداء الاسلام والمسلمين.

والله متم نوره ولو كره الكافرون -

حبره وكتبه خادم العلم عبد رسته الفلاح والمحرم المكي

محمد العربي بن التباقي الجزائري - يوم الثلاثاء

الموافق ١٨ في ذي الحجة الحرام عام ١٣٨١

(٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد علوى المالكى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادى الى سبيل الرشاد، والقاصع اهل الزيغ و

الكفر الاحاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد الداعى الى الصراط

المستقيم وعلى اله واصحابه والتابعين لهم باحسان - اوابعد

فقد اطلعت على السؤال المقدم من فضيلة الشيخ العلامة

الاستاذ محمد يوسف البنورى عن حكم من اعجم الرجل الهندى المدعو

غلام احمد "فرويز" وقتنته التى قام بها فى الهند على نسق الدجال الاول

القاديانى الكذاب، الذى تسمى باسمه - وجرى على ضلاله ورسمه فذلك

ادعى النبوة جراءة وبيعتانا، وهذا حرف والحد وانكروا دعاه الى الضلال

والشرك وكفروا وانكروا عقائد الدين وليس الحقائق على الجاهلين حتى

اخذوا ناشروا جديدة عقولها مخيفة وصلتها بالدين ضعيفة، ومن

عادة هؤلاء الدجالين المايجورين خدمة الاستعمار وبأشئ ضماؤهم

الذين يتسمون بالمسلمين، والاسلام منهم براء. ان يأتوا بالشكوك

والشبهات حتى في المتواترات والضروريات ليجهدوا اسس الاسلام  
ويهاجموا عقائد الاسلام الصافية المحمكة النقية، ويأبى الله الا ان  
يتم نوره ولو كره الكافرون - وهؤلاء الا بالسة الدجاجة سماسة الكفر و  
دعاة الاكحاد وائمة الضلال، اتخذوا الصحافة والاذاعة والخطب في  
الوادى والمجتمعات والسفر من قطر الى قطر، اتخذوا ذلك كله لمحاربة  
الاسلام والنيل منه وتأدية رسالة سادا لهم وشياطينهم (وان  
الشياطين ليوحون الى اولياهم ليجادوكم وان اطعتموهما بنكم  
لمشركون) حتى انتشر الشر وتفاقم الامر وبلغ السيل الذبي تسلسلت  
المكائد ضد الاسلام فلذا اصار الواجب على اهل العلم ودعاة الخير  
واائمة الهدى ان يهبوا لتحذير العوام والتاشئة من هذه المعتقدات  
الاثيمة الضالة - بل ان طامة واحدة من افكاره ومعتقداته تكفى  
لتقريب كفره، فكيف ببقية الطامات والافكار؟ فلا رجة للسكوت على  
مثل هذا - وجزى الله رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة  
الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدين، واقامة السدود  
المبيغة، والحصون القوية للحيلولة بين هذا الدجال واضرابه وبين  
العوام الغافلين، فليت لتاسيف الفارق ليظهر الارض من امثال  
هؤلاء الدجالين الا فاكين الماجورين الاعداء الباطنيين الذين هم  
اشد ضرراً وأكثر خطراً علينا من الكفار احرىيين، فمعتقداتهم باطلة  
واراؤهم فاسدة واستنباطهم فلسفية وجرأهم على الله وعلى

رسوله تقشع منها قلوب المتقين وتشمأز من جدها أفئدة المؤمنين  
فنعوذ بالله ونلتجى إليه من هذا الداء الميئس، وأسه يقول الحق وهو  
يهدى السبيل إلا وان الرجال المذكور احقر من ان تنقض اقواله  
لقواعد اصولية او نصوص نقلية فان ذلك معلوم سيما وقد قام  
به كثير من علماء الدين جزامهم الله خيرا الجزاء. ومن المعلوم ان الشريعة  
المحمدية ناسخة لجميع الشرائع واحكامها باقية مستمرة الى يوم القيامة  
لانها خاتمة الشرائع والنبي صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين. وقد  
تبينت العبادات في الكتاب والسنة. والسنة بيان للقران من الله  
على لسان رسوله قال تعالى روا نزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل  
اليهم وهؤلاء المهملون للسنة يريدون ان يقر قوايين الله ورسوله  
ويقولون نعمن ببعض ونكفر ببعض. يريدون ان يتخذ بين ذلك  
سبيلا. اولئك هم الكافرون حقا. والتارك للسنة في الحقيقة تارك  
للقران القائل (وما انا كما الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا)  
ولاشك ان الحج عبادة روحية بديلة مألوفة هذه المسائل التي  
خالف فيها البرويون المسكين الاجماع وسلك فيها مسلك الكفر والابتداع  
كلها تنزل على هوسه زندقته والحادة وتبين بهذا انه من الدجاجلة الذين يظهر  
بين يدي الساعة اعازنا الله من شرورهم ورد كيدهم في نحورهم وفيما ذكرناه من التحذير  
والتلويح من الشرح والتوضيح كفاية والله اعلم. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته  
كتبه الفقير الى الله المددس بالمسجد الحرام علوي بن السيد عباس لما لى

(۴) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد امين الكتبي  
 الحمد لله رب العالمين: قد اجاد شيخنا (محمد يحيى امان نائب  
 رئيس محكمة العليا بمكة) واقاد فخره اه الله خيرا -  
 محمد امين كتبي المدرس بالمسجد الحرام

(۵) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكي  
 بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لدنا رحمة  
 انك انت الوهاب

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله  
 والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة للعالمين بشرعية واضحة  
 محكمة باقية الى يوم الدين، وعلى امة وصحبه اجمعين والتابعين لهم  
 باحسان الى يوم الدين - اما بعد :-

فاني قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذكور فوجدتها و  
 ما تضمنته من العقيدة الاولى الى تمام العشرين تنقيدها كلها ضلال و  
 كفر ومن اعتقدها او اعتقد شيئا منها فهو كافر حلال الدم، ومن دعا  
 اليها او الى شيء منها فهو ضال مضل عليه اثم ذلك و اثم من تبعه لا يتقص  
 من اثمهم شيئا - هذا ما نعتقد و ندين به ونسأل الله تعالى الهداية و  
 الثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على تعاليمه ونعوذ يا الله

من مضلات الفتن ما حيننا ونسأل الله الموت على دين الاسلام في لطف  
عافية و صلواته وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين -  
كتبه الفقير الى مولاه تعالى حسن محمد مشاط  
تجاه بيت الله الحرام ۱۳۸۱/۱۲/۱۸

(۶) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل حملة هذا الدين من كل خلف عدوله ينفون  
عنتهم الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلية والصلاة والسلا  
على اشرف المرسلين سيدنا محمد النبى العربى الهاشمى الامين الذى ختم  
الله به النبيين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين (اما بعد  
فاقول مستمداً من الله الترفيق والهدى ايتى لا قوم طريق ان بعض ما جاء  
هذا الاستفتاء من بيان ضلالات "غلام احمد بروني" كاف اتم الكفاية  
فى الحكم عليه بالكفر والزندقة والاكحاد وانه مباح الدم والمال لاخلاص  
من ذلك الا بالرجوع الى الاسلام فكيف بها مجتمعة وكيف بها منضمة  
جميع طاماتة التى تحتها تليق ومجلته وكتاباته كما اشير الى ذلك  
الاستفتاء المذكور وهذا المارق الملحود وان كان باطله مكشوقاً وخرجه  
مفضوحاً لا يعدم ان يجد له من الملاحدة المتخيلين الاباجيين من  
يستعد ب مشربه وينساق وراءه فاذا زُيِّت بمرجه وازهق باطله

لم يجد هو ولا انصاره مجالاً للدس والتشغيب - ولا بأس ان نشير الى  
 تفنيد بعض هذا المزاعم الكافرة ومن يعلم تفنيد الباقي فنقول وبالله المستعان  
 (١) زعم عدو الله ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الصدقات  
 والتوريت موقت الخ مما هدى به واقول دحضاً باطله ان الشريعة الاسلامية  
 بجميع ما فيها من احكام مالية واعتقادات قلبية وعبادات بدنية و  
 انكحة ومعاملات وحدود وجنایات وغير ذلك من احكامها كلها واحدة  
 لا تتجزأ شريعة خالدة الى يوم الدين خلود كتابها المبين المعجز للعالمين:  
 قال الله تعالى "اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت  
 لكم الاسلام ديناً" وقال تعالى "ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل  
 منه وهو في الآخرة من الخاسرين" واخرج الحاكم من حديث ابى هريرة  
 رضى الله تعالى عنه انه قال "خطب النبي صلى الله عليه وآله وسلم في حجة  
 الوداع فقال: تركت فيكم شيئين لن تضلوا بعد هما كتاب الله وسنتي ولن  
 يتفرقا حتى يردا على الحوض" فمن زعم كهذا المارق المأفون ان بعضها  
 وقتي فهو مرتد كافر حلال المال والدم -

(٢) ادعى عدو الله ان اهل كل عصر بعد عصر النبي صلى الله  
 تعالى عليه وآله وسلم لهم ان يستنبطوا احكاماً جديدة تكون شريعة  
 لعصرهم وليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة وان ذلك لا يختص بياب  
 واحد وان من اجل ذلك لم يعين القرآن تفصيل العبادات واقول هل  
 ادل على زندقة هذا الباطني المحدث من هذه الدعوى فاضاً تحت الدين

من اصله وزعمه ان القرآن لم يعين تفصيل العبادات "الحاد مكشوف"  
 بل عينها اتم تعيين حيث عهد الى المنزل اليه صلى الله تعالى عليه وآله  
 وسلم ببيان ذلك اذ يقول عز وجل: "وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس  
 ما نزل اليهم". فبينها صلوات الله وسلامه عليه وآله واصحابها بقوله و  
 افعاله حتى صارت معارضة من الدين بالضرورة على توالي الاعصار بحيث  
 يكفر بما حدها فسحقاً لهذا المارق سخفاً

(٣) افتري عدو الله على الله ورسوله حيث زعم "ان المراد من قوله  
 تعالى: "اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" اطاعة مركز الملة  
 اى الحكومة المركزية والمراد "باولى الامر" الجمعيات التى تتخذ تحتها و  
 الحكومة المركزية تستقل بالتشريع وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه  
 القرآن الكريم ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه واقول ان هذا النزديق  
 صاهت ينتحل الباطل ويروج له فان اطاعة الله هى اطاعة كتابه والاقياد  
 لاحكامه اطاعة الرسول صلى الله تعالى عليه وآله وسلم هى اتباع سنته والعمل  
 بشريعته وهاتان الاطاعتان واجبتان مطلقاً اما اطاعة اولى الامر  
 على الخلاف بين المفسرين فى المراد بهم هل هم العلماء واولى الامر فمقيده  
 بان تكون فى غير معصية لما فى الحديث الصحيح من قوله صلى الله عليه وآله  
 وسلم: لا طاعة لخلق فى معصية الخالق:

(٤) زعم عدو الله انه قد صرح القرآن الكريم - بان لا يستحق  
 الرسول ان يكون مطاعاً وليس له ان يامرهم بطاعة الخ هذا يانه" واقول



لعنة الله على الكاذبين فان القرآن الكريم طافح بالآيات البينات في وجوب  
 طاعة الرسول صلى الله تعالى عليه واله وسلم بل اخبر سبحانه في شان رسوله  
 صلى الله تعالى عليه واله وسلم بما هو اعظم من ذلك حيث جعل طاعته  
 رسوله طاعته له اذ يقول: "من يطع الرسول فقد اطاع الله" فليخفأ  
 عدو الله ولميت غيظا وكمدًا.

(هـ) زعم عدو الله ان المراد بالملائكة القوى المودعة في الكائنات الخ  
 سخافة وقرهانة واقول: ان عدو الله له سلف من الملاحدة والزنادقة  
 سبقوه الى هذا الهراء فزعموا ان الملائكة والجن قوى مودعة في الكائنات  
 وان كتاب الله تعالى الذي لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه  
 يورد عليهم ابلغ الرد ولقيد من اعلمهم اعظم التقيد. فقوله تعالى اخبارا عن  
 مخاطبة للملائكة حيث يقول "واذ قال ربك للملائكة اني جاعل في  
 الارض خليفة" واجابتهم له بقولهم "قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها  
 الاية" دليل واضح على انهم اجسام ذوو عقول وبيان يحتاجون ويحيون  
 وذلك ينافي كونهم قوى اذ القوى امور معنوية لا وجود لها في الخارج ولا يتصور  
 فيها ذلك وقوله تعالى ايضا في حقهم "واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم  
 فسجدوا الا ابليس" برهان ظاهر على انهم اجسام يعون الخطاب و  
 يسجدون واين ذلك من القوى المعنوية. وقوله تعالى في شأنهم "جاعل  
 الملائكة رسلا اولى اجنحة مثنى وثلاث ورباع" حجة قاصمة لظهور  
 من يزعمون انهم قوى معنوية وورد في صحيح مسلم في تفسير قوله تعالى

"لقد رأى من آيات ربه الكبرى" قال رأى جبريل في صورته له ستماثة  
 جناح والآيات والاحاديث الواردة في حق الجن ايضاً، وانهم اجسام  
 كثيرة يطول سردها. اما ما جاء في المواد الباقية من رقم ١٦ الى رقم ٢٠  
 فزيغها اظهر من ان يخفى تعدد الرقم ١٨ فيه ما يشير به عدو الله الى  
 معتقد سلفه الملحد الافاك داروين الزاعم ان اصل الانسان يرجع الى  
 القرد وانه لم ينزل يترقى حتى وصل الى ما وصل اليه وهذا امصادم  
 للواقع ولنصوص القران الكريم الدال على ان خلق البشر كله من آدم و  
 زوجة على الكيفية التي بيدها الله تعالى في كتابه الكريم والى هنا انتهى ما اردت  
 تعليقه على باطل ذلك الملحد المارق الزنديق الكافر المافون المباح المال  
 والدم قطع ان دابرة وسلبه مدد الامهال وسلط عليه نعمة تجعله عبرة  
 على مدى الاجيال وختاماً نسأل الله سبحانه وتعالى ان يتصرف به ويجمع  
 شمل المسلمين على طاعة ويجعلهم يداً واحدة على من سواهم و  
 صلوات الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تحريراً في يوم الجمعة الحادي  
 والعشرين من ذي الحجة الحرام عام احدى وثمانين بعد الثلاثمائة و  
 الالف من هجرة من خلقه الله على امل وصف صلى الله تعالى وسلم عليه  
 وعلى آله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين

وكتبه العبد الفقير الى الله تعالى خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام  
 ومدرسة الفلاح

محمد فريد سيف بن هلال عفا الله عنه  
 ووالديه واشياخه والمسلمين

١٣٨١ / ١٣ / ٢١

(١٧٧) صورة فآكتبه فضيلة الشيخ القاضى محمد بن على الحرکان  
رئيس المحكمة الكبرى بجدة وفضيلة الاستاذ  
الشيخ عبد الرحمن الصنيع مدير مكتبة الحرم المكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده اصابه فقد  
اطلعتا على الاستفتاء الموجه من فضيلة الشيخ محمد يوسف البنورى مدير  
المدرسة العربية الاسلامية بكرا تشى وشيخ الحديث بها الى علماء البلاد  
الاسلامية وعلماء الحرمين الشريفين عن الرجل الذى ظهر حديثا فى بلاد  
الصند المدعو غلام احمد پرويز وعن البند من معتقدات هذا الرجل التى  
اوضحها فضيلة السائل فى استفتاءه المشرىح اعلاه كما اطلعتا على الجواب  
الذى اجاب به فضيلة السيد علوى بن عباس المالكي المذكور يعاليه وقد  
وجدنا ان فضيلته قد اجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لان جميع ما جاء  
فى التبد الموضحة فى هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هي كفر بالله ورسوله  
وردة عن الاسلام باجماع المسلمين وانكار وتخرىف لما هو معلوم بالضرورة من  
دين الاسلام ولا يخالف فى كفره من لدنى المام بالاسلام ونشر العدة قد قال  
الله تعالى (من يهد الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له وليا مرشدا) والله يهدك  
ممن يشاء برحمته يضل من يشاء بحكمته صلى الله على سيدنا ونبينا محمد وعلى اله وصحبه وسلم.

محمد بن على الحرکان - رئيس المحكمة الشريفة الكبرى بجدة - ١٢٧٢ هـ الحرم المكي

سليمان بن عبد الرحمن الصنيع فى طلبة العلم بالمسجد الحرام

(۹) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ

السيد محمود الطرازي (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عبادة الذين اصطفى. اما بعد: فقد قرأت  
هذا الاستفتاء المبارك من اوله الى آخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات  
مخالفا للعقائد الاسلامية الصحيحة التي يكفر من خالفها باجماع المسلمين  
فلم اتوقف في شأنه اى في كفره وعدم ايمانه وكفر من صشى خلفه من اخوانه  
وتابعه في خسرانه اعاذنا الله من مثل هذه الفتن.

المجيب الجيد العاجز السيد محمود الطرازي

المدرس باكرم النبوى الشريف عفى عنه

(۱۰) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ قاسم الاندلسي (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى في كتابه الكريم: ودا كثير من اهل الكتاب لو يردونكم  
من بعد ايمانكم كفارا حسدا من عند انفسهم من بعد ما تبين لهم الحق  
(۱۹/۲) ووالو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم

اولياء (۱۹/۴)

تمتم يهدروا على ان يردوا المسلمين على اعتقادهم بل تشاؤوا  
امتد يدعون الى الخير ويأمرن بالمعروف ونشر وادينهم الاسلام

على ارجاء المعسورة وصفهم الله تعالى بقوله "اولئك هم المفلحون" -  
 فيسوا عن ردهم على اعقابهم قاموا من بعد ذلك قومة واحدة في قتال  
 المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب  
 حتى سنة وكان علماء المسيحيين قد حرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة  
 وهذه الحروب هي الحروب الصليبية ثم نشأت الدهرية ضد اهل  
 الكتابين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعناق الناس  
 بلا حق وليسوا على حق في شئ وقد قاسوا الدين الاسلامي على اهل الديانتين  
 فقاموا صده كما قام غلام مستون في انكلترا فصاح في برلمانها: ما دام  
 هذا القرآن موجودا في ايدي الناس فلا سلام بينهم فاعلموا على الاسلام  
 حربا شعواء لاهوادة يها مرة ثانية ولكن بالدسائس فانشا الانجليز  
 بفلوسها في الهند القاديانية فقامت الرجل الذي باع دينه يد نيا  
 انجليز وهو غلام احمد القادياني حتى قامت بهذه الوسيلة فتت عميله  
 تضلل الناس الجهال يردونهم عن دينهم وهو يدعي النبوة في الدين  
 الاسلامي يحسبون انهم يحسنون صنعا اولئك الذين حبطت اعمالهم  
 فلا نقيم لهم يوم القيا متوزنا.

ثم قام في هذه الاوتة من تلامذة المستشرقين المطبشرين رجل  
 باسم غلام احمد (پرويز) فكتب كتاب معارف القرآن في اربع مجلدات  
 يصدق ما قاله في الاستنقاء وجعل النشأة والارتقاء معيا سرا  
 لتفسيره وجعل قصة سيدنا آدم عليه السلام قصة تمثيلية غير

حقيقتة وغير الحقائق وهو من أضله الله على علم وختم على سمعه وقلبه  
 وجعل على بصره عشاوة فمن يهديه من بعد الله فانما هو وامثال  
 دهر يون كفار لا بسون لباس الاسلام حتى يقوموا بين الجهال يضلونهم  
 فلا يجوز لاحد في ان يشك في كفرهم وكفر من اتبع هواهم - وقالوا  
 ما هي الا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وما يهلكنا الا الدهر وما لهم بذلك  
 من علم ان هم الا يظنون - وكان نتي من جن ابليس فارتقى به  
 الحال حتى صار ابليس من جنه -

السيد قاسم الاندجاني

( ١١ ) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ

ابراهيم بن الملا سعد الله المحتق

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي علمنا البيان ونزل لنا الفرقان - والصلاة والسلام  
 على خير خلقه سيدنا محمد الذي بين لنا ما نزل الينا ولم يترك محالا  
 لذي افتراء ومجتان وعلى اله وصحبه وعلما امته الدايين في كل  
 زمان ومكان - اما بعد :-

فقد طالعت صورة الاستفتاء عن هذا الضال المصلح المفسد  
 في الارض غلام احمد الثاني الذي ظهر الان وطغى في بنجاب فلقب نفسه  
 بلقب ملوك الجوس برويز مفتخر ابيه فطالعتها بمقدمتها وبما اشتملت

عليه من المسائل العشرين التي اختارها كالا نموذج فضيلة المستفتي  
العالم الثقة الامين مصرحاً بما نقل كل واحدة عنهما من مجلات ورسائل  
هذا الملحد الزنديق ومعينا صحائفها واجزائها قلم يبق عندي ريب  
وتردد في شأنه وجزمته بانه مرتد وملحد وزنديق وكذا كل من اتبعه  
ووافقه في زيغه والحادة بل يكفي كل واحدة من تلك المسائل العشرين  
التي ذكرت واختيرت في الاستفتاء في الحكم بكفرة وارتدادة وزندقته وكذا  
بارتداد كل من وافقه واتبعه وهذا ابدعي وظاهر لا يحتاج الى اقامة الادلة  
حتى ان المسلم العاقل لا ينبغي ان يتردد في الحكم بكفرة وارتدادة و  
زندقته فضلاً عن عالم باصول الدين وقروعه فيجب على اولى الامر وعلى  
حكام تلك البلاد ايدهم الله تعالى ونصرهم نصراً موزراً ان يستتيبوهم  
فان لم يقبلوا التوبة الصادقة يجب عليهم ان يقتلوهم ويقطعو اذانهم  
فانهم مفسدون في الارض وهم خطر على الاسلام وعلى الحكومة  
المحلية لازلت متصورة موقفة والله هو حافظ دينه القويم وهو  
الموفق لما يحب ويرضاه - والله هو الملهم للصواب

كتبه المحيى الراجى الطاف ربه الكريم الرحيم -

محمد ابراهيم بن ملا سعد الله الفضلى الختتى ثم المدنى

كان الله تعالى معه وله ولاه لاسلام اجمعين

( ٢ ) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير

مولانا محمد بد عالم المهاجر المديني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى الحق والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
المبعوث له عوة الحق واله وصحبه اما بعد :-

فالذي ما زلت اعلم من اتحاد الرجل الآخر ومن معتقداته  
استاذة محمد سليم الذي مضى لسبيله كلها اتباع اليهود شيرا بشيرا و  
ذراعا بدراعا وتحريف الكلم عن مواضعه ومن بعد مواضعه لو استطاع  
ان يحرف كلام الله لم يتأخر عنه ولكنه خاب وخسر لان القدرة الاذلية  
قد تكفل بحفاظته وكذلك تقدم على الباطنية والترادفة في تحريف  
حقائق الشريعة ولم يكتف بذلك حق اسس ديناً جديداً سماه  
بالاسلام الذي سول له قريته وقتم لهذه المقاصد الكفرية بآيات جديدة  
وهو انكار الاحاديث النبوية وان كان قد سبقه الى هذا الكفر كثير من  
اخوانه، ولكنه اختار من هجاء آخر لكفرة فتارة يجعله تاريخاً اذا وافق رأيه  
وهوارة وتارة يجعله افتراء اذا خالف رأيه ولكن الحمد لله الذي سبق  
قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذه الدين  
منا كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين و  
تاويل الجاهلين فقام العلماء الربانيون لاستيصال هذه الفتنة وجرى  
مولانا السيد محمد يوسف البتوري حيث قام بمكافحة هذه الفتنة الدهماء



وحزى الله هؤلاء العلماء حيث يبذلون جهودهم في دفع تلك الفتن التي  
 ظهرت ضد الاسلام ووقفهم لخذ متالدين والذب عن الدين المحمد  
 اللهم انصر من سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين  
 سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم سبحان رب العزة عما يصفون و  
 سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين -

العبد محمد بن ر عالم عفا الله عنه

شهر الحرام سنة ١٣٨٢هـ

نزيل المدينة المنورة

ببعض بنين بنين

رسم صورة ما كتبه فضيلة الشيخ

محمد حامد الفرغاني (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى  
 آله وصحبه اجمعين وظيفته علماء الاسلام حفظ الدين عن تحريف المحرفين  
 وقيامهم في الذب عنه غاية طاقهم لانهم الوارثون علوم النبي صلى الله  
 تعالى عليه وآله وصحبه وسلم المأمورون بحفظها بلا زيادة ولا نقص فمن  
 اراد قلب حقائق الدين وتبديل معالمه وشعائره يجب عليهم حرجه واظهار  
 شيطنته ووساوسه ونفقاته في غوغاء الناس من النشوة والمخفلين كما  
 فعل الصديق رضي الله تعالى عنه في مسيلة وغيره والصحابه ومن بعدهم  
 رضي الله تعالى عنهم من اهل الحق وقاسوا من الحق والشهداء في

اطفاء نار لفتن كالا امام احمد وغيره من الائمة رحمهم الله تعالى ففى هذا  
الزمان الذى ظهر فيه الدجالون والمغيرون بتأكد قيام من قدر على  
الذنب عن الدين بقدر وسعه كفضيلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء  
شكر الله سبحانه وتعالى سعيهم وجعلهم من الذين ورحمهم فى حقهم ومن  
احسن قولا ممن دعا الى الله الاية - فمن خرج من الدرجة فى الرهد  
غلام احمد الثانى المذكور فى الاستفتاء وقول هذا المارق ان جميع ما ورد فى  
القران الكريم من الاحكام تنتهى الى باطل وزندقة وتكذيب بداهة الشريعة  
الى القراض الدنيا -

وقوله ولكل عصر شريعة هذا انكار للدين وخروج منه لقوله سبحانه  
وتعالى ما كان لهم الخيرة -

وقوله اطاعة الله ورسوله هى اطاعة الحكومة افتراء وتخريف و  
تبديل للدين -

وقوله : ليس الرسول مطاعا تكذيب لقوله سبحانه وتعالى  
فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم الاية - ونحوها من الايات -

قوله المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات هذا اتكذيب  
لامثال قوله سبحانه وتعالى : كل من امن بالله وملائكته الاية - وتأويله ادمر  
عليه السلام وحواء رضى الله تعالى عنها وسجود الملائكة مروق عن الدين  
لتركه ظاهر القران

وقوله : ليس المراد بالجنة امكنة خاصة الخ كفر بواحد لا نكراه الضروريات

وقوله: الصلوة التي يصليها المسلمون الخ هذا تكذيب للمقطوعات.

وقوله: لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء هذا اتهام

سنة وكفر بقوله سبحانه وتعالى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى -

قوله: الزكوة كل جباية فالية الخ انكار بما ثبت في مواضع عديدة من

القران المجيد -

قوله: في الحج انما هو مؤتمرا سلاهي عالمي الخ انكار بما ثبت من اعماله و

مناسكه ما ليس للعقل مدخل فيه في القرآن الكريم والاحاديث -

قوله: حقيقة الاضحية ذبح الحيوانات للذين يشتركون في ذلك

المؤتمرا سلاهي هذا تضاد من الحق الذي ثبت عن النبي صلى الله تعالى

عليه وعلى اله وصحبه وسلم -

قوله: لم يصد من الرسول معجزة غير القرآن وهذا يدل على انه

من الذين ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة -

قوله الدين الاسلامي الراجح بين الامة المسلمة ليس دين

القران هذا انكار للمتواتر وهذا بيان منه -

قوله: تدوين الروايات الخدثية انما هي اول مكيدة ضد الاسلام

هذا تحقير للاحاديث وتضليل كحلتها فهو كفر محض -

قوله الذين يسمونه الوحي الغير المتلو كلها اكاذيب الخ وهذا يدل

على انه من الذين ورد في القرآن المجيد: ارايت من اتخذ الهه هواه

وامنله الله على علم وختم على قلبه وجعل على بصره غشاوة - فمن

يهديه من بعد الله - الآية

قوله: صحيح البخاري انه تكذيب للاحاديث قال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم الا قليلا يبلغ الشاهد الغائب، ونضر الله امرأ سمع مقالتي فوعاها وادها كما سمع فرب حامل فقه ليس بفقيه الى من هو افقه منه او كما قال -

قوله: ان الرسول والذين معه قد كونوا شريعة الله هذه اشريك في التشريع واختصاصه صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم. معلوم من الدين بالضرورة فهذه امرق الدين -

فهذه المارقة والطاغية قد تكبر وتجب واستهزأ بالدين وهاول شيئاً لا يناله ابد اولو كان جميع الناس معه - ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال يخرج من الدين خروجا يينا فيستتاب فان تاب الا يقتل - قال القاضي عياض في او اخر الشفا وكذا لك نقطع بتكفير كل من كذب وانكر قاعدة من قواعد الشرع وما عرف يقيناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه من انكر وجوب لصلوات الخمس الخمس والخم وكذا لك اجمع على تكفير من قال لصلوة طرفي النهار وعلى تكفير الباطنية في قولهم ان الفرائض اسماء رجال الخ ومن انكر صفة الحج - وكذا لك يكفر اذا جوز على جميع الائمة الوهم والغلط الخ وكذا لك من انكر الجنة او النار فهو كافر باجماع الخ ملتقطاً -

كتبه العاجز الفقير المولوي حامداً لمهاجر الفرغاني المتوطن في المدة المنو  
على صايفها الف صلاة وتحت

# توقيعات علماء الشام وجمعية العلماء بخمساء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه  
والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اطلعنا على صورة الاستفتاء  
التي نشرتموها في البلاد الاسلامية جمعاء عن غلام احمد الجديد كماله من الطاهات التي  
تأتي على الاسلام من اصوله، فان له من الاجتهادات والتاويلات والتفسيرات  
في الدين الاسلامي مصادرة ما لا يبقى ذرة مما هو معلوم من الدين بالضرورة،  
فقد طعن بركان الايمان والاسلام كلها والعياذ بالله تعالى، وجعلها من اعمال  
المجوس وامثالهم، فكل نبذة من معتقداته وافكاره كقيلة لاخراج من الاسلام  
كلياً، دون وجود اي احتمال ببقائه على الاسلام، فنشكركم ونشكرا خواتكم  
اهل العلم في الهند والباكستان وغيرهم ممن يعارون على الاسلام ويديقون  
عنه ويذودون عن جياضه وهذه ايات وكده قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق - والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

١٠ ربيع الاوّل سنة ١٣٨٢ هـ مفق حياء رئيس جمعية العلماء بخمساء

محمد سعيد محمد توفيق الصباغ ١٩٦٢/٨

محمد علي المراد نائب رئيس جمعية العلماء

محمد الحامد

## فغانِ قرآن

لہروں پہ اڑایا جاتا ہوں جب نشتر کرایا جاتا ہوں  
 آغاز مجھ ہی سے ہوتا ہے پھر خوب بہلایا جاتا ہوں  
 اب کالج دیونیورسٹی میں معنوں سے پڑھایا جاتا ہوں  
 جبرئیل امین لائے نہ جسے مضمون بتایا جاتا ہوں  
 اسرار و معارف کے ایسے زینہ پہ چڑھایا جاتا ہوں  
 اب تو بنی کو جھٹلانے کے کام میں لایا جاتا ہوں  
 تائید کرانے کو اسکی فوراً میں بلایا جاتا ہوں  
 اکٹوخ سے دکھایا جاتا ہوں اکٹوخ سے چھپایا جاتا ہوں  
 اک بار جھگایا جاتا ہوں اک بار سلایا جاتا ہوں

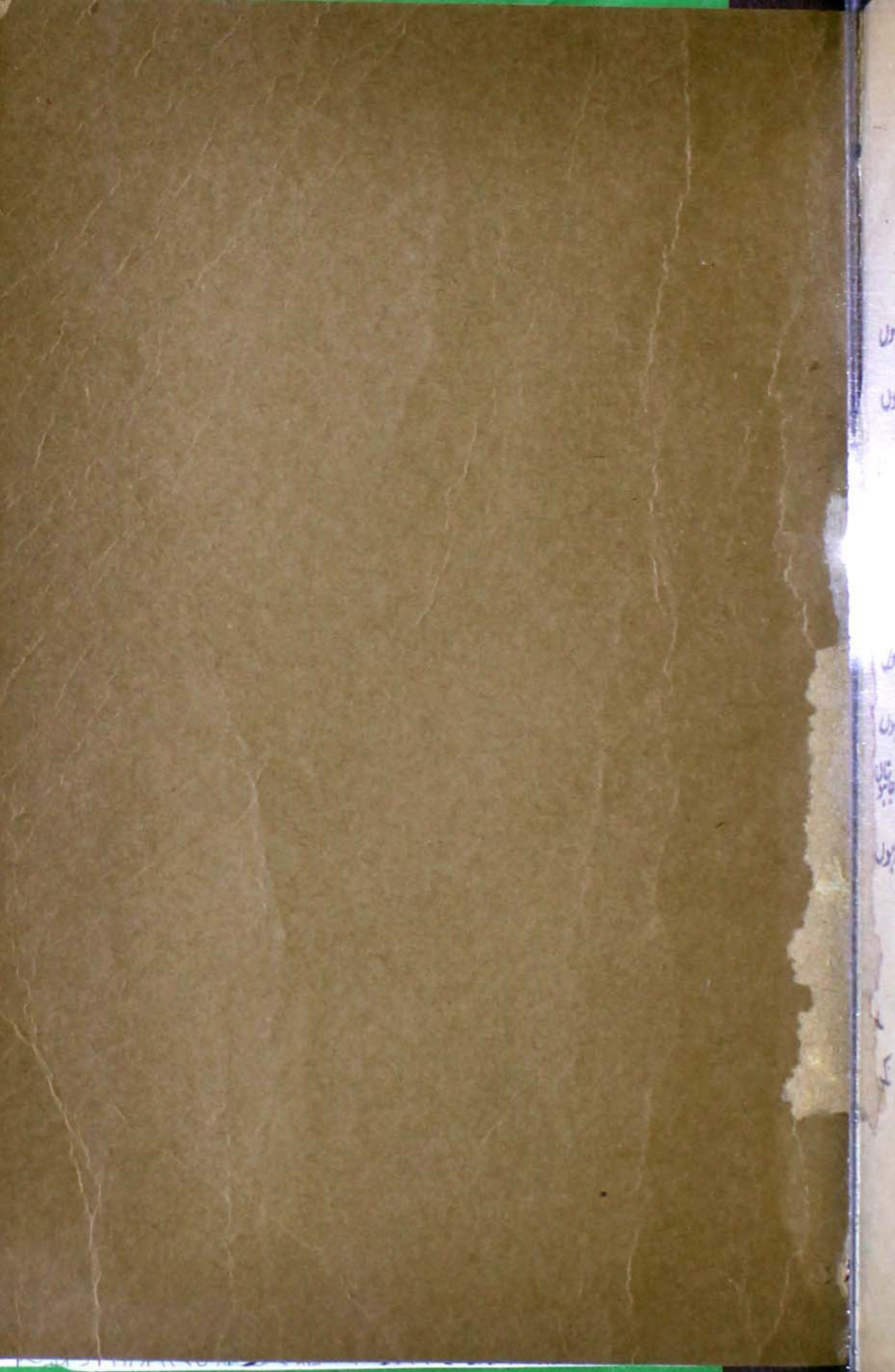
بلسو میں سنایا جاتا ہوں ٹیپوں میں بجایا جاتا ہوں  
 تقریب کوئی جب ہوتی ہے وہ دین کی ہو یا دنیا کی  
 مکتب ہی تلک محدود نہیں تعلیم مری تدیس مری  
 الفاظ کو میرے علامہ پہناتے ہیں کچھ ایسے معنی  
 بو بکرو عمر سمجھے نہ جسے عثمان دعلی پہنچے نہ جہاں  
 تصدیق رسولِ برحق کی مقصد تھا مرا غایت تھی مری  
 جب کوئی مفکر مغرب کا دنیا سے زالی بات کہے  
 جو اپنے من کو بھاتی ہیں پڑھتے ہیں ہی آیات مری  
 امداد تو مجھ سے لیتے ہیں ہر یہ نہیں کیر چھا جاد

قرآن عزیز اس طرح کرے فریاد و فغان الشاہد

عرقِ ندامتِ عرقِ ندامت میں تو سنھایا جاتا ہوں

اصلاح مولوی عزیز الحق عزیز صاحب











وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الْعَلِيمَ  
صدق

اور جو دے تم کو رسول سونے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

# فتنہ انکار حدیث

○ غلام احمد پرویز کا انکار حدیث اور کفر خود انکی تحریر کی روشنی میں تنقیحات  
کی صورت میں!

○ ہر تنقیح پر بحیث قرآن کریم اور دوسرے آدہ سے منکر پرویزی  
کا ابطال!

○ پرویز اور دیگر منکرین حدیث کے بارے میں مختلف مسالک کے علماء کرام کا  
متفقہ فیصلہ

-: تالیف :-

شیخ الحدیث و مفتی اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی مد فیضہ

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ نبوری ٹاؤن کراچی

ناشر:- المعین پرنٹرسٹ - کراچی